PakDigestsNovel
Blogspot.Com
PakDigestsNovel
Blogspot.Com
ہر مرتبہ تو چاہیے--
ازقلم انا الیاس
PakDigestsNovel.Blogspot.Com

ہر مرتبہ توچاہیے

مکمل ناول

انا الیاس

وہ کب سے کمرے میں ادھر سے ادھر پھر رہی تھی۔ بے چینی، غصہ، بے بسی نجانے کون کون سے جذبے یکدم حملہ آور ہوئے تھے۔

پھر سے ایک بے بیکار کوشش کرنے کے لئے دروازے کی جانب بڑھی۔

مماپلیز دروازہ کھول دیں۔ "حلق کے بل چلائی مگر باہر سے کوئی آواز نہیں آئی۔ مقفل دروازے کو زور زور سے پیٹا پھر بھی کسی کو اس پر رحم" نہیں آیا۔

ہار تو میں بھی نہیں ماننے والی۔ جتنے دروازے بند کر سکتے ہیں کرلیں۔ دیواریں اونچی کروالیں یا چاہے پہرے بٹھادیں۔ میں بھی پیچھے ہٹنے" والوں میں سے نہیں" پھولا چہرے لئے وہ ایک عزم لئے کمرے کی کھڑکیوں کا از سر نو جائزہ لینے لگی۔ بڑبڑاہٹ عروج پر تھی۔

کھڑکیاں سختی سے بند تھیں۔ ان کے سامنے لگی جالی میں موجود گرل میں ذرا سی بھی جگہ نہیں تھی کہ وہ انہیں پار کر سکتی۔

کمرے میں بند ہوئے ایک پورا دن گزر چکا تھا۔ مگر وہ پھر بھی اپنے عزائم پر ڈٹی ہوئی تھی۔

اسکی یہی ہٹ دھرمی صائقہ کو ہولائے دے رہے تھی۔

نجانے کون سی وہ منحوس گھڑی تھی جب انہوں نے اسے رپورٹر بننے دیا۔

کچھ عرصہ تو بخیر وخوبی گزر گیا۔

مگر وقت کے ساتھ ساتھ وہ اپنے شعبے میں جنون کی حد تک گھس چکی تھی کہ عام رپورٹنگ سے ہٹ کر اب وہ بڑے بڑے عہدے داروں کے جرائم کو بے نقاب کرنے کی جانب آچکی تھی۔

کچھ عرصہ تو صائقہ، شیراز اور گھر کے باقی بڑوں نے اسے اس کام سے الگ رہنے کی تلقین پیار محبت سے کی مگر اسکے بڑھتے ہوئے جنون کو دیکھ کر اب انہیں سختی کرنی پڑی۔

آجکل فرال کی توجہ کا مرکز کوئی بہت بڑا سیاستدان تھا جس کے کچھ کالے کرتوتوں کا سراغ وہ پا چکی تھی اور انہیں بے نقاب کرنے چلی تھی۔

قسمت سے ایک رات پہلے جب وہ فون پر اس شخص کو دھمکیاں دے رہی تھی تب نہال (اسکی چھوٹی بہن) نے سن لیا اور لمحہ بھی ضائع کئے بنا صائقہ (ماں) کو بتادیا۔

بس پھر صبح جس لمحے وہ سو کر اٹھی تب سے اب تک وہ کمرے میں ہی بند تھی کیونکہ صائقہ نے اسکے کمرے کو لاک لگادیا تھا۔ اس کا کھانا، چائے

پانی سب اسکے کمرے میں موجود ایک کھڑکی کی مدد سے اسے ملتے رہے جو باہر کاریڈور میں کھلتی تھی۔
سارا دن ہو چکا تھا اسے جھنجھلاتے مگر کوئی اسکی فریاد سننے کو تیار نہیں تھا۔
جس لمحے صائقہ اسے دوپہر کا کھانا دینے آئیں۔ صبح کا ناشتہ اس نے غصے میں ویسے ہی رکھ چھوڑا تھا اسے ہاتھ تک نہ لگایا تھا۔
تم یہ سب کر کے میرے سر پر کوئی احسان نہیں کر رہیں۔بی پی لو کر کے بھی تم اس کمرے سے باہر نہیں نکل سکتیں جب تک تم اس جاب" سے ریزائن لکھ کر نہیں دو گیمیں تمہیں یہاں سے ایک قدم بھی باہر نکلنے نہیں دوں گی" ایک چکور چھوٹی سی کھڑکی دیوار میں نسب تھی۔
جس میں سر کیئے صائقہ اس سے مخاطب تھیں۔انہوں نے اس کھڑکی تک پہ تالا ڈالا ہوا تھا۔
فرال اس کھڑکی کے قریب ہی منہ پھلائے بیٹھی تھی۔
جس وقت آپ لوگوں نے مجھے جرنلزم پڑھنے کو کہا تھا تب یہ سب نہیں پتہ تھا آپکو۔ایسی فیلڈ میں جانے ہی کیوں دیا مجھے" وہ ناراضگی سے" انہیں دیکھ رہی تھی۔
ٹرے ابھی تک نہیں پکڑی تھی۔جو انہوں نے تھوڑا سا ہاتھ لمبا کر کے فرش پر اسکے قریب رکھ دی تھی۔
تب مجھے اندازہ نہیں تھا تم اس پروفیشن کو کس جانب لے جاؤ گی۔ذرا سا بھی شک ہوتا تو کبھی بھی تمہیں اس فیلڈ کی جانب آنے نہ دیتی۔""" انکے اطمینان میں کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔
مما یہ آپ لوگ اچھا نہیں کر رہے" اسکی خفگی برقرار تھی۔ "
میں ماں ہوں لہذا اولاد کی تکلیف تم سے زیادہ جانتی ہوں۔جب تم ماں بنو گی تب پتہ چلے گا کہ اولاد پر آنے والی ہلکی سی خراش ماں کو کس قدر" تکلیف سے دوچار کرتی ہے۔اور اس فیلڈ میں سوائے تکلیف کے اور کچھ نہیں۔تم لڑکی ذات ہو لوگ لڑکوں کو نہیں چھوڑتے تو تم تو پھر۔۔۔۔ فرال پلیز بیٹا میں تمہیں کسی مشکل اور تکلیف میں نہیں دیکھ سکتی۔میرے حال پر رحم کرو۔میں اولاد کا دکھ برداشت نہیں کر سکتی۔اس قدر خطرناک لوگ ہیں وہ اور تم ان سے بھڑنے چلی ہو۔ارے جنہیں یہاں کی ایجنسیاں نہیں قابو کر سکیں۔تمہارے بے نقاب کرنے پر کیا وہ آرام سے بیٹھیں گے۔نہیں فرال دنیا بہت بری ہے اور میں اس بری دنیا کی نذر اپنی اولاد کو ہرگز نہیں کر سکتی" انہوں نے ایک آخری کوشش کے تحت اسے سمجھانا چاہا۔
ٹھیک ہے آپ مجھے انکی نذرمت کریں۔مگر انکے کالے کرتوتوں سے جو اتنے گھر برباد ہو رہے ہیں۔نجانے کتنوں کے بچوں کو اغوا کر کے وہ" انکے گردے نکال چکے ہیں۔کیا ہم پر ان کا کوئی حق نہیں۔کیا انکی تکلیف پر ہم بس تماشا دیکھیں۔یہ سوچ کر کہ بس اپنی اپنی اولاد کی حفاظت کریں۔انکو کیا اپنی اولاد آپکے جتنی پیاری نہیں۔اور کیا پتہ ان کا اگلا نشانہ آپکی اولاد بنے۔تو کیا تب بھی آپ چپ کر کے تماشا دیکھیں گی" وہ تلخ لہجے میں بولی۔مگر اسکے الفاظ کی تلخی ماں کا گداز دل سہہ نہ سکا
فرال" کانپتی آواز نے اسے ٹوکا۔ "

مما مجھے چپ کروا کر آپ گھر بٹھالیں گی۔ مگر میرے وطن کے لوگوں سے غداری کرنے والوں کو کون سزا دلوائے گا۔ صرف یہی نہیں۔ "
میرے وطن کے سراغوں کو ادھر ادھر بھیجنے والوں کو بھی کیا ہم کھلی چھوٹ دے دیں۔ تاکہ کل کو یہ بم دھماکے جو آج بازاروں میں ہوتے ہیں وہ کل کو ہماری گلیوں اور پھر ہمارے گھروں میں ہونے لگیں۔

" "خاموش ہو جاؤ فرال اب۔۔۔۔ میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا"

اسے خاموش کروا کر وہ پھر سے کھڑکی بند کر کے چلی گئیں۔

باہر نکلنے کے سب راستے بند ہو چکے تھے۔ وہ سر تھامے بیٹھی تھی۔ آج رات جو مشن اس نے کرنا تھا وہ سب سے زیادہ اہم تھا مگر اسے نکلنے کی راہ سجھائی نہیں دے رہی تھی۔

اکتا کر اٹھی بیڈ پر پڑا موبائل اٹھایا۔

دیکھا تو یامین کی ڈھیروں کالز آئی ہوئیں تھیں۔ فون سائیلنٹ پہ ہونے کے سبب اسے پتہ نہیں چل سکا۔

فورا کال بیک کی۔

شکر میں سمجھا چچی نے تختہ دار پر بھی لٹکا دیا ہے۔" گھمبیر آواز میں شرارت گھلی ہوئی تھی۔ "

ہاں ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آپ تو شکرادا کریں گے کہ جان چھوٹی۔" وہ پہلے ہی سب کے رویے کے باعث دلبرداشتہ تھی۔ یامین کے" منہ سے ایسی بات سن کر رونے والی ہو گئی۔

ارے یار میں تو چچا اور چچی پر ابھی اپنی بیوی کو حبس بے جا میں رکھنے پر کیس کروانے نکلا ہوں" اسکا لہجہ ابھی بھی غیر سنجیدہ تھا مگر فرال اپنی" پریشانی میں اتنا غور نہیں کر پائی۔

کیا کر رہے ہیں۔ دماغ خراب ہو گیا ہے کیا" وہ مارے حیرت کے چلائی۔ "

آہستہ یار۔۔۔ میری اطلاع کے مطابق تو آپ نے صبح سے کچھ نہیں کھایا پھر بھی اتنی انرجیٹک چیخ مارنے پر آپ داد کی مستحق ہیں" ڈرائیو" کرتے وہ مسلسل اسے تنگ کر کے اسکی پریشانی زائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ صبح ہی نہال کا فون آ گیا تھا اس نے ساری سچویشن اسے بتادی تھی۔

وہ تو سن کر ہی تڑپ اٹھا کہ اسکی جان سے پیاری منکوحہ کے ساتھ یہ سلوک ہو رہا ہے۔ تب سے اسے فون پر فون کر رہا تھا مگر اس اللہ کی بندی نے بھی شام کے سائے پڑنے پر فون چیک کیا تھا۔

فرال نہ صرف یامین کے چچا کی بیٹی تھی بلکہ اسکی منکوحہ بھی تھی۔ بچپن سے ہی طوفانی قسم کا عشق تھا جو وقت کے ساتھ ساتھ پروان چڑھا۔ فرال اسکے جذبوں سے اگر بہت باخبر نہیں تھی تو اسکی پسندیدگی سے اتنی بے خبر بھی نہیں تھی۔

اسکا اپنے گھر آنا جانا، خاندان کی گیدر نگز میں بھی ہر بار ملنے پر یامین کا عجیب سے انداز میں اسے دیکھنا، فرال کو ہر مرتبہ کچھ انوکھا ہونے کا احساس دلاتا تھا۔

مگر وہ اپنی ازلی لیے دیئے والی عادت کے سبب کچھ بھی محسوس نہیں کرنا چاہتی تھی۔

میل کزنز سے وہ ویسے بھی ہمیشہ فاصلہ رکھ کر ملتی تھی۔

یامین سے اس کا چھ سال کا ایج ڈیفرنس تھا مگر اسکے باوجود دونوں کی پسند ناپسند بے حد ملتی جلتی تھی۔

تائی جان (یامین کی والدہ) کو شروع سے فرال اپنی سنجیدہ اور ذمہ دار طبیعت کے باعث بے حد پسند تھی۔

عام لڑکیوں کی طرح چلبلاتی طبیعت نہیں تھی اسکی۔

اسی لئے چند ماہ پہلے جب یامین کو محسوس ہوا کہ اب وہ ایک اور وجود کی ذمہ داری اٹھانے کے قابل ہے تب اس نے فرال کا نام ماں کے گوش گزار کیا۔

یامین اور منتہی دو ہی بہن بھائی تھے۔ منتہی اور فرال دونوں ہم عمر تھیں۔

ثمین (یامین کی والدہ) نے یامین کی پسند کو فوراً" قبولیت بخشی تھی۔ ذکا (یامین کے والد) اور منتہی کو بھی کوئی اعتراض نہ تھا۔

یامین اور فرال دونوں کا پیشہ بھی ایک جیسا تھا دونوں ہی رپورٹرز تھے۔ لہذا سب کے باہمی مشورے کے بعد دونوں کا جلد ہی رشتہ نہ صرف طے پایا بلکہ یامین کے اصرار پر نکاح بھی ہو گیا۔

رخصتی کے لئے دونوں نے کچھ ماہ کا وقت مانگا تھا۔

دونوں کزنز ہونے کے باوجود ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہی تھے۔

اس رشتے کے حوالے سے یامین کو تو نہیں ہاں فرال کو یامین کے مزاج سے آشنا ہونے کے لئے زیادہ وقت درکار تھا۔

چند ماہ بعد رخصتی کا گیپ بھی اسی نے رکھوایا تھا۔

کچھ یامین کے ایک کورس کی وجہ سے بھی اسے ٹائم مل گیا۔

نکاح کے چند دن بعد ہی یامین جرمنی ایک کورس کے سلسلے میں چلا گیا تھا جس کا دورانیہ چھ ماہ تھا۔

اس تمام عرصے میں یامین نے بڑوں کی اجازت سے فرال سے ٹیلوفونک گفتگو جاری رکھنے کی اجازت مانگی جو باآسانی اسے مل گئ۔

زبیری صاحب (فرال کے والد) ویسے بھی یامین سے شروع سے اپنے باقی بہن بھائیوں کے بچوں کی نسبت زیادہ پیار کرتے تھے۔

ان دونوں کے مابین قائم ہونے والے رابطے کی وجہ سے اتنا ضرور ہوا کہ فرال جو اس تعلق کے جڑنے پر کچھ گھبرائی ہوئی تھی۔

یامین کی شخصیت کی نرم مزاجی کے سبب کافی حد تک ریلیکس ہو گئ تھی۔

حالانکہ اس کی شوخ طبیعت کبھی کبھی اسے بہت بھاری بھی پڑ جاتی تھی مگر پھر بھی ایک عجیب سا تعلق اس کا یامین سے بن چکا تھا۔

لگتا تھا اب وہ سب سے زیادہ دل کے قریب ہے۔

کچھ ہفتے پہلے ہی وہ واپس آیا تھا۔

اس نے ایک ٹیم بنا رکھی تھی جو غلط لوگوں کے کالے کرتوتوں کو نہ صرف بے نقاب کرتا تھا بلکہ انہیں سزا دلوانے کے لئے آخری حد تک جاتا تھا۔

فرال اسکی ٹیم کا حصہ بننا چاہتی تھی۔

لہذا اپنا رشتہ قائم ہونے کے شروع دنوں میں ہی اس نے یامین سے اپنی خواہش کا اظہار کر دیا تھا۔

جسے کسی بھی پس و پیش کے بنا یامین نے قبول کر لیا تھا۔

اسے نڈر شریک سفر ہی پسند تھا۔اور فرال ویسی ہی تھی۔

اچھا اب سنو۔۔"گاڑی چلاتے چلاتے اس کا دماغ بھی اتنی ہی تیزی سے چل رہا تھا۔ "

بتائیں"خفا سا لہجہ یامین کو مسکرانے پر مجبور کر گیا۔ "

آپکے واش روم میں جو ونڈو ہے اسکی سلائیڈ کو کھولیں۔اور جو جالی ہے اسے کسی بھی اسکریو سے ہلکا ہلکا گھما کر نکالیں تو با آسانی وہ پوری جالی نکل جائے گی۔۔۔کیونکہ اب وہ کافی کمزور ہو چکی ہے۔ لہذا آسانی سے اپنی جگہ چھوڑ دے گی۔

وہاں سے آپ آسانی سے پچھلے حصے کی جانب جو گیراج کی دیوار ہے اس پر جمپ لگا سکتی ہو۔اور پھر وہاں سے سیدھے ہاتھ پر جو امرود کا درخت لگا ہے اسکی ایک ٹہنی سے آپ نیچے لان میں چھلانگ لگانا۔آہستہ سے چل کر پچھلے گیٹ سے باہر آجانا میں گاڑی میں آپکا انتظار کر رہا ہوں" یامین نے جلدی سے اسے وہاں سے نکلنے کا طریقہ سمجھایا۔

آپکو کیسے پتہ میرے واش روم کی کھڑکی کی جالی کمزور ہو چکی ہے" جلدی جلدی کپڑے نکالتے ہوئے بھی اس نے یامین کی بات پکڑے ہوئے مشکوک لہجے میں پوچھا۔

باقی کی ساری ہدایت تو دماغ میں حفظ کر لی تھی۔

ہاہاہاہا" یامین کا قہقہہ گونجا"

وہ سیکرٹ ہے" گھمبیر لہجہ فرال کا دل دھڑکا گیا۔ "

مجھے بتائیں" وہ یامین کے سر ہوئی۔ "

یہ تو شادی کے دن ہی بتاؤں گا۔۔اس سے پہلے میں اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی نہیں مارنا چاہتا"اس نے بتانے سے صاف انکار کیا۔ "

ٹھیک ہے پھر میں بھی نہیں آرہی۔۔اسی کمرے میں بند رہوں گی۔ پھر دیکھتی ہوں کیسے اپنے مشن میں کامیاب ہوتے ہیں" وہ جانتی تھی" آج یامین سے کچھ بھی منوایا جاسکتا تھا۔

آخر انکے آج رات کے پلین کا اہم مہرہ ہی فرال تھی۔

آہاں بلیک میلنگ "وہ بھی کہاں ہاتھ آنے والوں میں سے تھا۔ "

اچھا جلدی سے نکل کر آؤ پھر گاڑی میں بتادوں گا" یامین کو مانتے ہی بنی۔"

سوچ لیں۔۔بعد میں مکرنا نہیں "ہاتھ روک کر بولی۔ "

اچھا نا یار۔۔۔میں تو مفت میں مارا گیا ہوں۔آپکو اپنی ٹیم میں شامل کر کے "موڑ کاٹتے ہوئے وہ جھنجھلا کر بولا۔ "

ہاہاہا۔۔۔کہیں بھی جان نہیں چھوڑنی میں نے آپکی" بلیو جینز، وائٹ لانگ شرٹ اور بلیک جیکٹ کو بیڈ پر رکھ کر دیکھتے مزے سے بولی۔ "

کون کافر جان چھڑانا چاہتا ہے۔اچھا میں پہنچ گیا ہوں۔دس منٹ میں میری ٹیکنیک کو فالو کر کے یہاں پہنچو" یامین نے گاڑی روکتے "

ہوئے۔فون بند کیا۔

یہ جگہ نسبتاً سنسان تھی لہذا وہ آرام سے نہ صرف کھڑا ہو کر فرال کا انتظار کر سکتا تھا بلکہ کسی کی نظر میں آنے کا کوئی ڈر بھی نہیں تھا۔

فرال نے جلدی سے ہاتھ چلا کر کپڑے پہنے۔جاگرز بند کر کے بیگ تھامے یامین کے بتائے ہوئے طریقے پر عمل پیرا ہوتے وہ ٹھیک دس منٹ بعد پچھلے گیٹ سے باہر نکل کر یامین کی گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔

اف اتنی مشکل سے آئی ہوں" جیسے ہی وہ گاڑی میں بیٹھی۔یامین نے گاڑی سٹارٹ کر دی۔ "

انہی پتھروں پر چل کر آسکو تو آجاؤ۔۔"

میرے گاڑی کے راستے میں کئی دشمن ہیں" یامین نے شعر کی ہر ٹانگ توڑتے بڑے فخر سے پڑھا۔

اف ایک تو آپ پلیز شعر نہ پڑھا کریں بیڑہ غرق کر کے رکھ دیتے ہیں" فرال اسکے شعر کا یہ حال کرنے پر صدمے اور غم سے کراہ اٹھی۔ "

ارے یار آپکو سمجھ آگئی نا۔۔بس یہی کافی ہے" وہ کہاں اپنی غلطی ماننے والوں میں سے تھا۔ "

کسی نے دیکھا تو نہیں "گاڑی مین روڈ پر لاتے ہوئے ایک نظر فرال کے چہرے پر ڈالی۔ "

خوبصورت سے شولڈر تک آتے بالوں کو پونی ٹیل میں جکڑے سر کو نفی میں ہلاتے وہ ہمیشہ کی طرح یامین کو دل کے قریب محسوس ہوئی۔

کانوں میں یامین کے گفٹ کئے ہوئے شیمپین کے نگوں والے چھوٹے سے ٹاپس پہن رکھے تھے۔

اپنے ٹام بوائے حلیے میں بھی وہ ہمیشہ بے حد پر وقار لگتی تھی۔

اب جلدی سے وہ بات بتائیں جسے گاڑی میں بیٹھ کر بتانے کا وعدہ کیا تھا" یامین کی جانب دیکھے بنا بھی وہ جانتی تھی کہ وہ گاہے بگاہے اسکا "

جائزہ لینے میں مگن ہے۔

یامین کی ہیزل براؤن آنکھوں کی چمک اور ان میں موجود محبت کے ٹھاٹھے مارتے سمندر سے وہ ہمیشہ خائف رہتی تھی۔

یامین بھی یہ بات اچھے سے جانتا تھا۔

اسی لئے جہاں وہ کوئی بات نہیں مانتی تھی۔ یامین خاموشی سے بس گہری نظروں سے اسے دیکھنا شروع کر دیتا تھا اور وہیں فرال کی سب ضدیں اور سارا اعتماد دم توڑ جاتا تھا۔

اسی لئے انکے نکاح کے بعد کی ہونے والی ملاقاتوں میں وہ ہمیشہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے سے اجتناب برتتی تھی۔

اور یامین اسکے حافظے سے خائف رہتا تھا۔ وہ کبھی بات بھولتی نہیں تھی۔

اب بھی وہ برا پھنسا تھا۔

بتا رہے ہیں کہ نہیں "اب کی بار اس نے غصے سے ایک نظر گاڑی چلاتے یامین کو دیکھا۔ "

جس کی نظریں ونڈ اسکرین کے اس پار مرکوز تھیں۔

یار وہ ایسا ہے کہ اس کھڑکی کے راستے میں بہت بار آپکے روم میں آیا ہوں۔ اور اسکی جالی کو میں نے ہی کھول کھول کر ڈھیلا کر دیا ہے"""

یامین کے انکشاف پر حیرت کی زیادتی کے باعث فرال کا منہ کھل گیا۔

او۔۔او۔۔۔اور کل رات بھی آپ میرے کمرے میں آئے تھے "فرال نے اپنے شک کی تصدیق کرنی چاہی۔ "

یامین نے فخر سے مسکراتے سر اثبات میں ہلایا۔

کل رات نجانے کیوں رات میں سوتے اسے ایسا محسوس ہوا تھا کہ یامین اسکے پاس کمرے میں موجود ہو۔

اپنے ماتھے پر اسکا لمس ابھی اس لمحے پھر سے تازہ ہوا۔

وہ جو وہم سمجھی تھی۔ اب یہ جان کر کہ کل رات یامین اسکے کمرے میں آیا تھا بے اختیار چہرہ ہاتھون میں چھپا گئی۔

پھر غصے سے ہاتھ چہرے سے ہٹاتے یامین کو گھورا۔

وہ۔۔کیا ہے کہ۔۔۔جب سے واپس آیا تھا آپکو ڈھنگ سے دیکھا تک نہیں تھا تو بس اسی لئے "یامین ایک ہاتھ سے گدی سہلاتے" مسکراہٹ دبا کر بولا۔

شرم تو نہیں آتی آپکو۔۔یا اللہ۔۔کوئی آجائے اگر اس وقت میرے کمرے میں تو؟۔۔اور پھر میں سو رہی ہوتی ہوں۔۔۔اور۔۔۔یوں" رات کے وقت کسی لڑکی کے کمرے میں آنا۔۔۔اف کتنے بے شرم انسان ہیں آپ "فرال کو سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کر ڈالے۔

کسی لڑکی کے نہیں۔ اپنی بیوی کے کمرے میں آتا ہوں "وہ شرمندہ ہوئے بغیر اسکی تصحیح کر کے بولا۔ "

نظروں کا رخ ابھی بھی خود کو گھورتی فرال کی جانب نہیں کیا تھا۔

اسی لئے کہا تھا شادی والے دن بتاؤں گا۔ مگر آپ کو بھی کہاں چین ہے "سارا الزام اس پر ڈال کر خود بری الذمہ ہو گیا۔ "

ماشاءاللہ۔۔۔۔بجائے غلطی ماننے کے مجھے قصوروار ٹھہرا رہے ہیں "اسکے بازو پر مکہ مار کر اس نے دانت پیسے۔ "

کیا کر رہی ہو یار گاڑی چلا رہا ہوں۔ ٹھیک ہے کہ آپ کے ساتھ جینے مرنے کا عہد کیا ہے۔ لیکن شادی سے پہلے ابھی میرا آپکے ساتھ بھی"
مرنے کا کوئی ارادہ نہیں" یامین کی شرارتیں عروج پر تھیں۔

آج واپس جاتے ہی کھڑکی پر تالا لگواؤں گی۔ وہ بھی اتنا بڑا" سیدھے ہو کر بیٹھتے وہ دھمکی آمیز لہجے میں بولی۔ "
ہاتھوں کو اچھا خاصا کھول کر تالے کا سائز بتایا۔

اتنا بڑا تالا سو سال بعد بھی نہیں ملنا۔" یامین مذاق اڑانے والے لہجے میں بولا۔ "

اگر تالا نہ ملا تو ابا کو بتا دوں گی" فرال بچپن سے یامین کے دیکھا دیکھی اسکے والد کو اسی کی طرح ابا ہی کہتی تھی۔ "
اس وقت بھی ان کا حوالہ دے کر ڈرایا۔

یہ تو اور بھی اچھی بات ہے ابا کو جلال آئے گا اور رخصتی جلدی ہو گی" یامین کے اس قدر غیر سنجیدہ انداز سے کہیں سے نہیں لگ رہا تھا کہ "
انتہائی اہم مشن کے لئے جا رہے ہیں۔

یامین کی زبان کو بریک گاڑی کی بریک کے ساتھ ہی لگے۔

وہ لوگ اپنے مخصوص اڈے پر پہنچ چکے تھے۔

جہاں انکے علاوہ پانچ اور بندے موجود تھے۔

سب یامین کے انتظار میں تھے تاکہ اس سے بریفنگ لیتے۔

گاڑی رکتے ہی وہ دونوں اپنی اپنی طرف کا دروازہ کھول کر اس سنگل سٹوری گھر کی جانب بڑھے جہاں وہ اپنی سب میٹنگز کرتے تھے۔

گاڑی سے اتر کر اندر جانے تک جو سنجیدگی یامین کے چہرے کا احاطہ کر چکی تھی اس کو دیکھ کر کہیں سے ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ یہ کچھ دیر پہلے والا شرارتی سا یامین ہے جس نے فرال کو زچ کر رکھا تھا۔

یامین یہ کیا مذاق ہے۔۔اسے کیوں لے آئے" لاؤنج میں داخل ہوتے ہی ماحد کی آواز یامین کے کانوں میں پڑی۔ "
فرال کو دیکھ کر اس کا یہ ری ایکشن بنتا تھا۔

یہ اس وقت تمہاری بہن نہیں میری بیوی کی حیثیت سے یہاں موجود ہے۔ لہذا کوئی کسی قسم کا سوال نہیں اٹھائے گا" یامین نے اسے تنبیہہ "
کی۔

گھر میں پتہ ہے سب کو" ماحد نے خشمگیں نظروں سے بہن کو دیکھا۔ "

مجھے دیکھ کر بات کرو" یامین ماحد اور فرال کے بیچ آتے ہوئے بولا۔ ایسے کہ فرال اسکے پیچھے چھپ گئی۔ "

اور یہ سب کیا دھرا بھی تمہارا ہے۔ کس نے کہا تھا آجکے کام کے حوالے سے گھر میں سب ڈسکس کرو" یامین کی توپوں کا رخ اب ماحد کی "
جانب تھا۔

حمنہ، مراد اور فاتح خاموشی سے ان کو بحث کرتا دیکھ رہے تھے۔
میں نے کچھ نہیں بتایا۔ یہ اپنی بھونپوں نما آواز سے کاریڈور میں کھڑی حمنہ کے ساتھ سارا پلین ڈسکس کر رہی تھی جب چھوٹی نے سن لیا"
"اور سیدھا اماں کو رپورٹ کی۔
اب جو بھی ہو گیا۔ ہمارے پاس وقت نہیں کہ یہ سب ڈسکس کریں۔ اپنے کام کی طرف فوکس کرو۔ بعد میں جو بھی ہو گا میں دیکھ لوں گا"""
یامین نے معاملہ رفع دفع کرتے ان سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔
کچھ ہی دیر بعد یامین، ماحد، اور فاتح بیروں والے گیٹ اپ میں تھے۔
کسی کے منہ پر داڑھی اور کسی کہ منہ پر بڑی بڑی مونچھیں تھیں۔
جبکہ حمنہ اور فرال نے سٹائلش سے پارٹی وئیر ڈریسز پہن رکھے تھے۔
اور فاتح اپنے پہلے والے حلیے میں ہی تھا۔
دو گاڑیوں میں یہ قافلہ ملک کے مشہور اور نامی گرامی وزیر پاشا کے گھر کی جانب رواں دواں تھا۔
جہاں آج کی رات بہت اہم شخصیات کو دعوت دی گئ تھی۔
ان کا مقصد اس دعوت کو انجوائے کرنا نہیں بلکہ کچھ اور ہی تھا۔
چھوٹے چھوٹے ائیر فونز سب کے کانوں میں موجود تھے۔ تاکہ سب ایک دوسرے سے رابطے میں رہیں۔
آج کی رات اس کیس کے لئے بے حد اہم تھی۔
کیونکہ وہ لوگ اس فنکشن میں کچھ ثبوت چرانے جا رہے تھے۔ تاکہ مجرم کو بے نقاب کیا جائے۔ وہ مجرم جو بہت سے ملک دشمنوں کا ایک گروہ چلانے کا ذمہ دار تھا۔
نہ صرف یہ بلکہ اگلے کچھ دنوں میں پیاری دھرتی کو بہت سے نقصان پہنچانے کا ارادہ کیئے ہوئے تھا۔
جس میں سب سے زیادہ اہم نقصان ملک کے راز دوسرے ممالک میں بیچنے والا تھا۔
فرال اور حمنہ بحیثیت رپورٹر ہی اس فنکشن کی کوریج کرنے گئ تھیں۔
لہذا انہیں پاشا کی رہائش گاہ کے اندر جانے کا مسئلہ نہیں تھا۔
اصل مسئلہ ان سب کا بیروں کے روپ میں جانے کا تھا۔
مگر وہ بھی یامین پہلے سے حل کر چکا تھا۔
پاشا کی رہائشگاہ کے کچھ ملازمین کو پیسے دے کر۔
جو لوگ حرام کا پیسہ کھانے والوں کے نوکر ہوں وہ پھر حرام کے ہی عادی ہو جاتے ہیں۔

PakDigest.org Blogspot.com

نمک حلالی کی الف ب سے بھی وہ ناواقف ہوتے ہیں۔

اسی لئے یامین نے باآسانی انہیں پیسے دے کر گھر کے اندر آنے کا راستہ ہموار کر لیا تھا لیا تھا۔

کسی لڑکے کے پاس کھڑی آپ مجھے نظر نہ آؤ اور یہ جو سامنے کھڑوس منسٹر کا بیٹا کھڑا ہے اس سے تو سو قدموں کے فاصلے پر رہنا۔" یامین کی" ہدایات کس کے لئے تھیں۔۔۔ وہ سب اچھے سے جانتے تھے۔

سامنے کھڑے منسٹر وہاب سے باتیں کرتے ہوئے فرال نے بائیں جانب سوئمنگ پول سے پرے ایک پلر کے ساتھ کھڑے یامین کو گھور کر دیکھا۔

جو ہاتھوں میں مشروب کی ٹرے لئے کھڑا تھا۔

اتنی دور سے بھی وہ یامین کی نظروں سے نکلنے والی چنگاریوں کو اچھی طرح محسوس کر سکتی تھی۔

مسکراہٹ دبائے رخ واپس وہاب کی جانب کیا۔

سب لوگ خوش گپیوں میں مصروف تھے۔

میں واش روم جانے کے بہانے اندر رہائشی حصے کی جانب جا رہا ہوں۔ ماحد تم تھوڑی دیر بعد سیڑھیوں سے اوپر آؤ گے۔ اور میں واش روم" سے نکل کر پاشا کے روم میں جاؤں گا۔

حمنہ تم نے نظر رکھنی ہے کے رہائشی حصے کی جانب کوئی نہ آئے۔ جیسے ہی کوئی اندر داخل ہوتا نظر آیا۔

تم نے مجھے انفارم کرنا ہے۔

اور ماحد تم نے سیڑھیوں کے پاس کھڑے رہنا ہے۔

کوئی پوچھ گچھ کرے تو بے شک پھڑکا دینا۔

فرال آپ نے پاشا کو اندر کی جانب آنے نہیں دینا۔ سب پر نظر رکھنی ہے۔

اسے باتوں میں الجھائے رکھنا ہے۔ مراد تم نے کچن کی جانب متوجہ رہنا ہے۔ کوئی ملازم وہاں سے اندر کی جانب بڑھنے نہیں پائے۔

"ہمارے پاس صرف دس منٹ ہیں مجھے وہ ضروری دستاویزات انہی چند منٹوں میں یہاں سے اڑانی ہیں۔

یامین سب کو ہدایات دیتا ہوا۔ اندر کی جانب بڑھا۔

ملازم سے وہ پہلے ہی واش روم کا پوچھ چکا تھا۔ نہ بھی پوچھتا تو پچھلے دنوں اس گھر کا نقشہ خفیہ طور پر وہ حاصل کر چکا تھا۔

یہاں کے ہر ٹھکانے سے وہ سب اچھے سے واقف تھے۔

سب اپنی اپنی پوزیشنز سنبھال چکے تھے۔

وہ ٹرانسمیٹر جو کچھ دن پہلے پاشا کا انٹرویو لینے کے بہانے اسکے گھر آ کر یامین نسب کر کے گیا تھا۔ انکی مدد سے وہ جان چکا تھا کہ وہ دستاویزات

کہاں پر موجود ہیں۔

جو پاشا کو بآسانی بے نقاب کر سکتے ہیں۔

یامین نے پچھلے دنوں ہی ایک پروگرام شروع کیا تھا جس میں کسی بھی سیاسی شخصیت کے گھر آ کر اس کا انٹرویو کیا جاتا اور پھر اسکی زندگی کے حوالے سے بہت سے سوالات کرنے کے ساتھ ساتھ اسکے سارے گھر کا وزٹ کر کے لوگوں کو دکھایا جاتا کہ اس شخص کا گھر کس طرح کا ہے۔

یامین کا اس پروگرام شروع کرنے کا مقصد ہی ایسے لوگوں کی نجی زندگی معلوم کرتے کرتے ان کو ٹریپ کر کے ان کے کالے کرتوتوں کو منظر عام پر لانا تھا۔

اس سے پہلے یامین کا گروپ دو اور سیاستدانوں کے متعلق معلومات لے کر ایجنسیوں کو دے چکے تھے۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ ان سب کے ایجنسیوں کے ساتھ اتنے مضبوط تعلقات ہیں۔

دس منٹ کے اندر ہی وہ تمام کام کر چکا تھا۔

ماحد تم میرے نیچے آنے کے بعد پچھلی جانب بنے ہوئے سرونٹ کوارٹرز کی جانب آ جانا میں بھی وہیں جا رہا ہوں۔ "

وہاں سے ہم دونوں دیوار پھلانگ کر باہر نکل جائیں گے۔

حمنہ، فرال اور مراد تم تینوں نے بھی پانچ منٹ بعد باہر نکل آنا ہے۔ خاص طور پر حمنہ اور فرال۔ اس سے زیادہ یہاں نہیں رکنا" یامین کی یہ تنبیہہ کس کے لئے تھی وہ سب اچھی طرح جانتے تھے۔

جی" تینوں نے اپنے اپنے ائیر پیس میں جی کہا۔ "

پانچ منٹ بعد وہ سب فاتح کے پاس موجود تھے۔

دوسری گاڑی بھی وہیں موجود تھی جسے فرال ڈرائیور کر رہی تھی۔

اسکی گاڑی میں حمنہ اور مراد تھے۔ جبکہ فاتح کی گاڑی میں ماحد اور یامین۔

اپنے مخصوص اڈے پر پہنچ کر وہ سب گاڑیوں سے اتر کر اندر کی جانب بڑھے۔

یہ تمام کاغذات ماحد تم نے صبح یہاں سے لے کر لاکر میں رکھوانے ہیں۔ "

بھٹی صاحب کو شام میں میں یہ سب دے آؤں گا تب تک یہ لاکر میں ہی سیف رہیں گے" لاؤنج میں پہنچتے ساتھ ہی یامین نے ماحد کے ذمہ کام لگایا۔

اوکے" ماحد نے ڈاکومنٹس یامین سے لے کر اپنے پاس رکھے بیگ میں رکھے۔ "

باقی سب مختلف کمروں میں جا چکے تھے کپڑے بدل کر سب ایک مرتبہ پھر اپنے پہلے والے حلیوں میں موجود تھے۔

تمہارے خیال میں ان کاغذات کے غائب ہونے کے بعد پاشا اپنے ملازموں کو لائن حاضر نہیں کرے گا۔اور ان کے ذریعے وہ بآسانی ہم تک پہنچ نہیں سکتا۔" ماحد صوفے پر ریلیکس انداز میں بیٹھا سامنے بیٹھے ماحد سے گویا ہوا۔

یار اس بندے کو میں پہلے ہی ٹھکانے لگوا چکا ہوں جسے ہم نے پیسے دے کر اندر جانے کی اجازت مانگی تھی۔ "

میرے ذہن میں بھی یہ پوائنٹ تھا اسی لئے پاشا کی رہائش گاہ سے نکلتے وقت میں اس بندے کو بے ہوش کر کے پاس جھاڑیوں میں رکھ آیا تھا۔

فیاض کو فون کر کے کہہ دیا تھا کہ اپنے دو بندے بھیج کر اسے کچھ دنوں کے لئے روپوش کروا دو" یامین نے اپنے ایک دوست کا بتایا۔جو کہ پولیس میں تھا۔اور اکثر و بیشتر ان کے گروپ کے لئے خفیہ کام کرواتا تھا۔

گریٹ" ان سب نے یامین کو سراہتی نظروں سے دیکھا۔ "

چلو اب نکلیں" یامین سب کی جانب دیکھ کر صوفے سے اٹھا۔"

تم اسے جیسے لائے تھے ویسے ہی گھر پہنچاؤ۔مجھے اماں اور بابا کی جوتیاں نہیں کھانیں" ماحد نے بہن کو دیکھتے یامین کو خشمگیں نگاہوں سے" دیکھا۔

ارے یار بہن کے لئے اتنا سا کام نہیں کر سکتا" یامیں پھر سے پہلے والی ٹون میں واپس آ چکا تھا۔ "

میرے خیال میں آپ دونوں زحمت مت کریں میں خود چلی جاؤں گی۔۔۔ہمم ڈرپوک" فرال دونوں کو دیکھ کر ناراض نظروں سے" بولی۔

چلو میں لے چلتا ہوں" یامین کو اور کیا چاہیئے تھا۔ "

فرال کا خفا چہرہ دیکھ کر اس نے فوراً اسے لے جانے کی حامی بھری۔

یار اور کوئی بات نہیں ہے۔واپسی پر مجھے یہ پیپرز بینک میں رکھوانے ہیں۔اور میں نہیں چاہتا کہ تم میرے ساتھ بینک تک جاؤ" ماحد نے" اسے نہ لے جانے کی اصل وجہ بتائی۔

رہنے دیں آپ" فرال ہنوز خفا تھی۔ "

کر دیا نا میری بیوی کو ناراض" یامین مصنوعی خفگی سے ماحد کو دیکھتا یکدم فرال کا ہاتھ تھامے باہر کی جانب بڑھا۔ "

باقی سب ان کی باتوں سے محظوظ ہو رہے تھے۔

تم نے جان کر یہ سب کہا ہے تا کہ تمہیں فرال کے ساتھ جانے کا موقع ملے۔" فاتح نے مسکراتے ہوئے پیچھے سے ہانک لگائی۔ "

کیا مسئلہ ہے۔۔۔ہاتھ چھوڑیں میرا" فرال اسے غصے سے گھور کر بولی "

سب کے سامنے وہ یامین سے بالکل بھی بے تکلفی کا کوئی مظاہرہ نہیں کرتی تھی بلکہ ہمیشہ دور دور رہتی تھی۔

اسے یہ سب باتیں پسند نہیں تھی۔ ٹھیک ہے کہ وہ اسکے نکاح میں تھی۔ لیکن دوسروں کے سامنے چیپ حرکتیں کر کے اپنے رشتے کا اشتہار لگانا اسے پسند نہیں تھا۔

گاڑی میں بیٹھو چھوڑ دوں گا" یامین نے دھیمی آواز میں کہا۔ "

باقیوں کو پیچھے آتا دیکھ کر وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئ۔

یامین گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ پر آیا۔

باقی سب بھی اپنی اپنی گاڑیوں میں اپنی منزلوں کی جانب چل پڑے۔

میں نے آپکو کتنی بار کہا ہے۔ کہ کسی کے سامنے مجھ سے اتنی بے تکلفی کے مظاہرے مت کیا کریں" وہ خفگی سے باہر بھاگتے دوڑتے نظاروں " کو دیکھ کر بولی۔

یامین کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ نمودار ہوئ۔

سارا مسئلہ ہی یہی ہے نہ دوسروں کے سامنے بے تکلف ہوں نا اکیلے میں۔ لڑکی میں بہت رومینٹک بندہ ہوں۔ مگر آپکی حد بندیوں نے مجھے " چغد بنا دیا ہے" یامین نے منہ بنا کر بولا

اچھی بات ہے اپنی انرجیز بس اپنے پروفیشن کے لئے مختص کر دیں" اب کی بار فرال اسے چڑانے والے انداز میں بولی۔ "

تیس مار خان بن کر مجھے چھوڑنے تو چل پڑے ہیں۔ اندر تک کیسے پہنچائیں گے۔ وہ بھی ایسے کہ ڈانٹ نہ پڑے" فرال نے اسکی جانب دیکھ کر " سوال کیا۔

جیسے وہاں سے نکالا تھا ویسے ہی پہنچاؤں گا۔ پہلے آپ اکیلی آئ تھی اب اسی راستے پر آپکی راہنمائ میں کروں گا تاکہ اگر پکڑے جائیں بھی تو " " اکٹھے۔

اور پھر جوتیاں پڑیں تو وہ بھی اکٹھے" فرال نے لقمہ دیا۔ "

نہیں پھر جلدی شادی ہو جائے گی" آجکل یامین کی تان بس اسی ایک بات پر ختم ہوتی تھی۔ "

آپکو کیا شوق چڑھا ہوا ہے شادی کا" فرال نے جھنجھلا کر پوچھا۔ "

باقی سب جن تو چڑھا لئے ہیں۔ ایک یہ بھی چڑھا کر دیکھ لیں کیسا لگتا ہے" مجال ہے کسی سوال کا کبھی سیدھا جواب دے دے۔ "

اور بائ داوے آپکو کیا شوق چڑھا ہوا ہے شادی نہ کرنے کا" اب کی بار یامین نے گاڑی چلاتے پل بھر کو اسکے صبیح چہرے کو دیکھا۔ "

آپکو پتہ ہے مجھ میں لڑکیوں والی حس نہیں ہے۔ مجھے ابھی تک یہی نہیں سمجھ آئ آپ اتنے سال مجھے پسند کس بات پر کرتے رہے۔ کہ " شادی تک کا فیصلہ کر لیا" فرال نے سادہ سے لہجے میں دل کی بات بتائ۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

وہ ایسی ہی تھی سادہ اور سیدھی بات کرنے والی۔

اسی لئے یامین کو بے حد پسند تھی۔

اسی لئے کہہ رہا ہوں شادی ہو جانے دیں۔ سب سمجھا دوں گا" یامین کا آنچ دیتا لہجہ فرال کو نظریں چرانے پر مجبور کر گیا۔ "

چپ کر کے گاڑی چلائیں" فرال کو آخر یامین کو ٹوکنا پڑا۔ "

اسے ویسے ہی یامین کے سامنے شرمانا بہت برا لگتا تھا اور وہ بھی کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتا تھا۔

جو حکم سرکار کا" یامین نے مسکراہٹ چھپائی۔ "

اسکی گھبراہٹ یامین سے ڈھکی چھپی نہیں تھی۔

گھر کے پچھلی جانب گاڑی روک کر اب کی بار یامین اسی راستے سے فرال کو اسکے کمرے تک چھوڑ کر آیا۔

چلیں اب آپ واپس جائیں" فرال واش روم کے راستے جیسے ہی کمرے میں آئی دروازے کا لاک گھما کر اطمینان کیا کہ وہ لاک تھا۔ "

مڑ کر یامین کو دیکھا جو اسکے بیڈ پر نیم دراز ہو چکا تھا۔

جلدی سے اسے بھگانے کا سوچا۔

ارے ایسے کیسے۔ بندہ کوئی چائے پانی ہی پوچھ لیتا ہے" وہ جو تکیے کے سہارے کمر سیدھی کر رہا تھا اٹھ کر حیران ہوتا اونچی آواز میں بولا۔ "

آہستہ بولیں۔ کورٹ مارشل کروا کر رہیں گے کیا؟" فرال بھینچی ہوئی آواز میں دانت پیس کر بولی۔ "

یار بندہ کوئی چائے پانی پوچھ لیتا ہے میاں کو۔۔۔ اتنے دنوں بعد آیا ہوں" فرال نے اسے غصے سے گھورا جو معاملے کی نزاکت کو یا تو سمجھ نہیں " رہا تھا یا پھر جان بوجھ کر اگنور کر رہا تھا۔

میں یہاں لاک ہوں۔ اپنی پیاری چچی کو کال کریں کہ میں اپنی بیوی کے کمرے میں بیٹھا ہوں چائے پانی لا دیں۔ زہر لا کر دیں گی "

"وہ۔۔۔ حد ہو گئی ہے

چچی آپکے جیسی بے مروت نہیں ہیں۔ پتہ نہیں بیٹی کس پر چلی گئی" یامین بڑبڑا کر بولا۔ "

جائیں اب" فرال مجبوراً اسکی باتوں کو اگنور کر کے تحمل آمیز لہجے میں بولی۔ اکڑ جاتا تو کون اسے اپنی بات سے ہٹا سکتا تھا۔ "

معاوضہ؟" یامین کی بات پر فرال نے ناسمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔ "

آپکو یہاں بخیر و عافیت پہنچانے کا" اس نے وضاحت کی مگر چہرے پر موجود شرارت فرال کے غصے کا گراف بلند کر رہی تھی۔ "

کیا مسئلہ ہے آپکا کیوں مجھے مروانے پر تلے ہیں۔۔ جائیں بس" لجاجت بھرے انداز میں بولی۔ "

نائٹ بلب کی روشنی میں جھنجھلائی ہوئی فرال یامین کا امتحان لینے پر تلی تھی۔

ایک وعدہ کرو پھر جاؤں گا" وہ جو بیڈ کے پاس کھڑی تھی۔ یامین کو بیڈ سے اٹھ کر اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر تھوڑا سا گھبرائی۔ "

"کیساوعدہ" اپنے سے دو قدم کے فاصلے پر کھڑے یامین سے نظریں چراتے بمشکل بولی۔

"ٹھیک ایک ماہ بعد رخصتی کا" یامین نے اسکے سامنے ہاتھ پھیلایا۔

"یامین پلیز اتنی جلدی نہیں" اسکے ہاتھ کو نظرانداز کر کے نظریں جھکائے بولی۔

"ٹھیک ہے پھر آج رات میں یہیں پر ہوں" یامین نے ہاتھ پیچھے کر کے جینز کی جیبوں میں ڈالتے ہوئے کندھے اچکا کر کہا۔

"آپ کیوں اس بات کہ پیچھے پڑھ گ ئے ہیں۔ابھی میں تیار نہیں ہوں" وہ بے چارگی سے بولی۔

"آپ نے مجھے کورس پر جانے سے پہلے کہا تھا کورس سے آجائیں پھر رخصتی کروالینا اور اب جب سے آیا ہوں۔ مجھ سے نہ صرف چھپتی پھر رہی ہو۔ بلکہ سامنے بھی نہیں آرہیں کہ کہیں میں یابات ہی نہ کر لوں" یامین اسکی چوری پکڑتے ہوئے بولا۔

"جب اتنا سمجھتے ہیں تو یہ کیوں نہیں سمجھتے کہ میں ابھی اس سب کے لئے تیار نہیں" وہ مسکراتے ہوئے یامین کے جاذب نظر چہرے کو دیکھ کر بولی۔

کچھ پل وہ اسے دیکھتا رہا۔

پھر نظریں موڑ لیں۔

"اوکے" کہتے ساتھ ہی واپسی کی جانب قدم بڑھائے۔

فرال کو لگا وہ ناراض ہو گیا ہے۔

"ناراض ہو گ ئے ہیں؟" اس سے پہلے کہ یامین فاصلے پر جاتا فرال نے اسکے بازو پر ہولے سے ہاتھ رکھ کر روکا

یامین مڑا اسکی جانب آکر یکدم سر پر لب رکھے۔ فرال تو ساکت رہ گئ۔

"آپ سے ناراض نہیں ہو سکتا۔ بس خود کو سمجھا رہا تھا۔" اسکی حیران نظروں میں پل بھر کو دیکھ کر خدا حافظ کہتا واش روم کی جانب بڑھا۔

فرال کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہ پائ۔

اگلے دن صبح جس وقت پاشا اپنی وہی فائل نکالنے کے لئے سیف کی جانب بڑھا۔ وہاں پر فائل نہ پا کر وہ چکرا گیا۔

پورا کمرہ چھان مارا کہیں سے ایک صفحہ بھی برآمد نہ ہو سکا۔

کچھ ہی گھنٹوں میں تمام ملازموں کو لائن حاضر کیا۔

"کون میرے کمرے میں گیا تھا" پاشا کی پھنکار سب کو سن کر گئ۔

سب ملازم تھر تھر کانپ رہے تھے۔

"کیا بکواس کی ہے میں نے" غصے کی زیادتی کے باعث وہ چلایا۔

اس کا پی اے بھی پاس سر جھکائے کھڑا تھا۔

پاشاکے بیوی بچے باہر رہتے تھے اور وہ خود اس گھر میں اکیلا رہتا تھا۔

میں کھال ادھیڑ دوں گا سب کی" تمام ملازموں کی خاموشی اسے اور بھی کھولا رہی تھی۔ "

کل تو میرا کوئی دوست تک میرے بیڈ روم میں نہیں گیا تو آخر میرے کمرے سے کچھ ضروری کاغذات کہاں چلے گ ئے۔" وہ سر تھامے" بیٹھا تھا۔

سر جی ہم واقعی نہیں جانتے ہم تو کچن اور لان کے علاوہ کہیں اور گ ئے ہی نہیں " ملازموں میں سے ایک پرانا ملازم جھجھکتے ہوئے بولا۔ وہ" سب اسکے غصے سے واقف تھے اسی لئے زبان کھولنے کی ہمت نہیں کر پا رہے تھے۔

بہزاد کہاں ہے ؟" یکدم پاشا کو اپنے ایک اور پرانے اور وفادار ملازم کی غیر موجودگی کا خیال آیا۔ "

سر جی وہ تو کل رات نجانے کہاں گیا تھا۔ نظر نہیں آیا۔ اور ہاں ایک بات آپکو بتانی تھی۔ کل وہ تین ملازموں کو بھی لایا تھا۔ کہہ رہا تھا کام کا لوڈ" زیادہ ہے میرے جاننے والے ہیں مدد کر دیں گے۔ وہ بھی نجانے کب یہاں سے گ ئے" ملازم کی بات پر پاشا چونکا۔

اسکے پی اے نے بھی سر اٹھا کر پاشا کی جانب دیکھا۔

تم جانتے ہو کون تھے کہاں سے آئے تھے" پاشا کے پی اے نے پوچھا۔ "

" نہیں سر جی۔"

تم نے مجھے تب کیوں نہیں بتایا" پاشا پھر سے اسے غصیلی نظروں سے دیکھنے لگا۔ "

" سر جی ہم سمجھے بہزاد نے آپ سے اجازت لے کر انہیں آنے کی اجازت دی ہو گی۔"

وہ پھر سے ہکلاتے ہوئے بولا۔

میرے فرشتوں کو بھی نہیں پتہ کہ وہ کمینہ انسان کسی اور کو یہاں لایا ہے" پاشا بے بس دکھائی دے رہا تھا۔ "

ادھر سے ادھر چکر کاٹتے بولا۔ ذہن منتشر تھا

فورا اسے پہلے اسے کہیں سے بھی زندہ لے کر آؤ۔ نہیں تو میری موت کے دن قریب آجائیں گے۔ مجھے پتہ ہی نہ چلا میں آستین میں سانپ" پال رہا تھا" پاشا کے لہجے میں گہرا صدمہ تھا۔

بہزاد ہمیشہ سے اسکے قریبی ملازمین میں سے رہا تھا۔

کیا تم ان میں سے کسی کا حلیہ بتا سکتے ہو" شہزاد (پاشا کے پی اے) نے اسی ملازم سے پوچھا۔"

جی جی۔۔ ایک کا حلیہ یاد ہے" ملازم نے جلدی سے کہا۔ "

ٹھیک ہے بندہ بلوا کر حلیہ کا اسکیچ بنواؤ مجھے جلد از جلد ان تک پہنچنا ہے۔ جاؤ تم سب اب۔ اور اگر آئندہ کسی نے ایسی حرکت کرنے کا سوچا بھی" تو تم لوگ جانتے ہو میں ایسے لمحوں میں انسان نہیں درندہ بن جاتا ہوں۔" پاشا نے اپنی خون آشام آنکھوں سے سب ملازمین کی جانب باری

باری گھور کر دیکھا۔

سب نظریں چراتے وہاں سے چلے گ ئے۔

اس معاملے کو جلد ہی حل ہونا چاہئیے۔ سریندر کو میں ایک دو دن تک تو ٹال سکتا ہوں مگر اس سے زیادہ نہیں۔" پاشا نے شہزاد کی جانب دیکھ کر کہا۔"

نڈھال سا وہ صوفہ پر بیٹھ گیا۔

سر آپ فکر نہ کریں جس کسی نے یہ حرکت کی ہے وہ بچ کر نہیں جائے گا۔۔"شہزاد نے اسے تسلی دی۔"

"ابھی رات کو مجھے بھگا رہی تھیں اور صبح ہوتے ہی فون پر فون۔۔اس سے ثابت ہوا کہ آپکا بھی میرے بغیر دل نہیں لگتا۔۔"

وہ جو اپنے مسئلے کے حل کے لئے کب سے اسے کال پر کال کر رہی تھی۔اسے رات والی ٹون میں ہی پا کر غصے سے مٹھیاں بھینچ کر رہ گئ۔

جاگ جائیں" وہ بے بسی کے مارے بس اتنا ہی کہہ پائ "

"ہائے سویا ہی کب تھا"

کاش میں اس بندے کا نام مجنوں رکھ سکتی۔۔۔فرال صرف سوچ کر ہی رہ گئ۔

جی تبھی دو گھنٹے سے فون نہیں اٹھا رہے تھے" گھڑی پر دس بجے کا وقت دیکھ کر وہ طنزیہ لہجے میں بولی۔ "

آپ کے خیالوں میں ہی اتنا گم تھا کہ پتہ ہی نہیں چلا فون کب سے بج رہا ہے" فرال اپنا سر پیٹ کر رہ گئ "

وہ حیران ہوتی تھی کہ وہ اتنا نان سیریس اس پروفیشن کو کیسے چلائے ہوئے ہے۔

آپ سیریس ہوں گے تھوڑی دیر کے لئے" اب کی بار وہ منت سماجت کرنے لگی۔ "

میں تو کب سے سیریس ہوں آپ ہی سیریس نہیں ہو رہی" شرارتی لہجہ ہنوز برقرار تھا"

یامین پلیز" وہ جھنجھلا گئ۔ "

اچھا بتاؤ کیا بات ہے" اس کا روہانسا لہجہ اسے پٹڑی پہ لے آیا۔ "

"ماما کہہ رہی ہیں پہلے ریزائن دو پھر لاک کھلے گا"

اس کا ایک حل ہے میرے پاس۔۔۔اور اس میں آپکو ریزائن نہیں دینا پڑے گا" یامین کی بات پر اسکی ساری حسیں یکدم بیدار ہوئیں۔ "

بتائیں نا" لہجے میں اشتیاق جاگا۔ "

رخصتی کروا لو پھر کوئ آپکو ریزائن کے لئے نہیں کہے گا۔اور آپ تو جانتی ہو میں نے آپکو کبھی اس پروفیشن میں رہنے سے روکا نہیں۔تو پھر ہر کسی کے سوال کا جواب میں خود دوں گا۔"

"

آپکی سوئی اس رخصتی سے باہر کیوں نہیں آرہی" وہ منہ بنا کر بولی۔"

اسی لئے کہ میری جان اسکے بغیر کسی بھی طرح میرے ہاتھ نہیں آرہی" یامین کا ذومعنی لہجہ اسے نروس کر گیا۔ "

آپ کون سے کورس پر گئے تھے۔۔۔ کہیں رومینس کی کلاسز تو نہیں لے کر آئے "فرال کے تفتیشی انداز پر یامین اپنا بلند قہقہہ روک نہیں پایا۔"

نہیں مجھے تو کلاسز دینے کی ضرورت ہے لینے کی نہیں۔ آپ کب سے جوائن کر رہی ہو؟" یامین نے پھر سے اسے تنگ کیا۔ "

یامین پلیز کچھ اور حل نکالیں۔ نہیں تو میں اب خود کشی کر لوں گی" وہ پھر سے روہانسی ہوئی"

"سچ میں کب؟"

اف میں بھی کہاں سر پھوڑ رہی ہوں" اسکا غیر سنجیدہ انداز اب فرال کو ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔ "

اچھا یار ٹینشن نہ لیں۔ ٹھیک آدھے گھنٹے بعد یہ دروازہ کھل جائے گا۔ ڈونٹ وری" وہ اسکی حالت کا مزہ لیتے ہوئے بولا۔ پہلی مرتبہ تو وہ اس بری طرح پھنسی تھی۔"

تھینک یو" فرال نے خوش ہو کر کہا"

آپ جیسی ان رومانٹک لڑکی سے یہ امید بھی نہیں کی جا سکتی کہ میاں کو تھینک یو کی جگہ آئی لو یو کہہ دو" یامین بدمزہ ہوا۔"

اب میں فون بند کر رہی ہوں" وہ اسے چڑاتے ہوئے بولی"

مطلب پرست" یامین نے بھی طنز کیا۔"

اور یامین کا کہا سچ ثابت ہوا

ٹھیک آدھے گھنٹے بعد دروازہ نہ صرف کھلا بلکہ کسی نے اس سے ریزائن کا مطالبہ بھی نہ کیا۔

فرال نے دل ہی دل میں یامین کا ڈھیروں شکریہ ادا کیا۔

جوں ہی اسکیچ مکمل ہوا وہ کافی حد تک ماحد کے اصل خدوخال کو واضح کر گیا۔

بس پتہ کرواؤ اس بندے کا کسی بھی طرح مجھے بارہ گھنٹوں کے اندر اندر اس بندے کی رپورٹ چاہیئے" پاشا وہ اسکیچ ہاتھوں میں پکڑے شہزاد سے بولا۔"

آپ فکر مت کریں" اس نے پاشا کو تسلی دی۔"

اور کتنے بچے اٹھائے ہیں۔ ماڈل ٹاؤن سے" اس نے کچھ سوچتے ہوئے پھر سے پوچھا۔ "

دس بچے اٹھا لئے ہیں۔ ڈاکٹر شمس کے پاس پہنچا دیئے ہیں۔ وہ انکے گردے نکال لیں تو پھر کہیں بھی مار کر پھینک دیں گے" شہزاد سفاکی"

سے بولا۔

ٹھیک ہے۔۔۔ ٹھیک ہے جہاں مرضی پھینکو۔۔ بس گردوں والا کام جلدی ہونا چاہئیے۔ ویسے تو ان کاغذات کے ساتھ ہی سریندر کو بھجوانے تھے۔ مگر اب وہ کاغذات کہاں سے لاؤں۔ پیسے بھی اس نے ٹرانسفر کر دئیے ہیں۔ مال تو بھیجیں پھر کاغذات کا انتظام بھی کر لیں گے۔ "وہ ہاتھ ملتے ہوئے بولا

اور اب کی بار کہیں ان کاغذات کی طرح بارڈر پر ہمارے ساتھ کوئی مسئلہ نہ ہو جائے۔ ڈی ایس پی کو خبر دار کرو۔ اگر کوئی مسئلہ ہوا تو اسکی پیٹی" اتروانے میں ایک سیکنڈ کی دیر نہیں لگاؤں گا۔ سمجھتے کیا ہیں خود کو ہمارے ٹکڑوں پر پلنے والے ہمارے لئے ہی ناکارہ ثابت ہو رہے ہیں" پاشا کا بس نہیں چل رہا تھا کہاں سے ان لوگوں کو ڈھونڈ لائے جنہوں نے اسکے کاغذات خورد برد کئے ہیں۔

اور ہاں جنرل سبحان کو بتا دینا کہ وہ کاغذات کوئی اڑا لے گیا ہے وہ بھی اپنی نوکری کی فکر کرے۔۔۔ کورٹ مارشل ہو جائے گا اس کا بھی۔ کوئی" اور انتظام کر سکتا ہے تو جلد کرے ورنہ اگر فوج کو خبر ہو گئی ان رازوں کی مخبری کی تو پھر مجھ سے امید نہ رکھے کہ میں اسکی مدد کروں گا" شہزاد کے ذمہ ایک اور کام لگا کر وہ غصے میں پیچ و تاب کھا رہا تھا۔

جنرل سبحان وہی ملک دشمن غدار تھا جس نے کچھ دہشت گردوں کی ٹھکانوں کا نقشہ بنا کر پاشا کو دیا تھا۔ نہ صرف یہ بلکہ افغانستان پر موجود فوجوں کے چند اہم اڈوں کے بارے میں بھی بتایا تھا۔ ان تمام رازوں کو پاشا نے سودے بازی کے عوض ایک ہندو فوجی سریندر کو پہنچانے تھے۔ جن کے باعث نہ صرف وہ ان اڈوں کو اپنے دہشت گردوں کی مدد سے اڑا دیتا بلکہ اپنے دہشت گردوں کو بھی یہاں کی جیل سے نکلوانے کا کوئی حل کرتا۔

اس کے علاوہ پاشا پاکستان سے بچوں کو اغوا کر کے انکے گردے نکال کر سریندر کو بیچتا تھا اور اس سے بھاری رقم وصول کرتا تھا۔ گردوں کی اس لین دین کے جس کانٹریکٹ پر اس نے سائن کر رکھے تھے وہ سب کاغذات اور فوج کے اہم رازوں والے سب کاغذات اس رات یامین اسکے سیف میں سے لے اڑا تھا۔

اور ان سب کے لئے سریندر نے جو معاوضہ پاشا کو دیا تھا اس میں سے جنرل سبحان بھی اپنا حصہ لے چکا تھا مگر اب مسئلہ یہ تھا کہ پیسے لینے کے بعد سوائے گردوں کو پہنچانے کے کام کے علاوہ باقی سب کام کاغذات کے چوری ہو جانے کے سبب ادھورے رہ گئے تھے۔

اگر سریندر کو بھنک پڑ جاتی تو وہ ان دونوں کو پاتال میں پہنچانے میں دیر نہ کرتا۔

اور یہ بات پاشا اچھے سے جانتا تھا کہ وہ کن کن سیاسی شخصیات کے ساتھ پہلے بھی بہت سے کالے دھندے کر چکا ہے۔ اور کس حد تک یہاں اسکے بندے پھیلے ہوئے تھے۔

پاشا اور جنرل سبحان کو ابدی نیند سلانے میں وہ ایک سیکنڈ کی دیر نہیں کرے گا۔

اسی لئے پاشا بے حد پریشان تھا۔

چار دن بعد آج وہ آفس آئی تھی۔ نجانے یامین نے کیا کہا تھا کہ گھر والوں کا ریزائن کا مطالبہ تو دم توڑ گیا تھا مگر صائقہ نے اسے پھر بھی چار دن بعد آفس جانے دیا۔

اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہیں تھا۔اطمینان اور آزادی کا احساس۔آفس سے واپسی پر وہ پر سکون سی گاڑی چلا رہی تھی ساتھ میوزک بھی انجوائے ہو رہا تھا۔

مگر اس کا یہ اطمینان کچھ ہی پل کا تھا۔ بیک ویو مرر سے وہ نظر آنے والی سلور گرے گاڑی مسلسل دس منٹ سے اسکے تعاقب میں تھی۔اس نے جان بوجھ کر ایک غلط ٹرن لیا یہ دیکھنے کے لئے کہ آیا یہ شک ہے یا یقین مگر اسی گاڑی کو آہستہ رفتار سے اپنے پیچھے آتا دیکھ کر وہ تشویش کا شکار ہوا۔کیونکہ کچھ معلوم نہیں تھا کہ یہ گاڑی کیوں اور کس وجہ سے پیچھے لگی ہے اور آیا صرف پیچھے لگی ہے یا اسکے گاڑی روکنے پر کوئی کاروائی کرتے ہیں۔ وہ اس وقت بالکل نہتی تھی۔

گو کہ مارشل آرٹس کی اسٹوڈنٹ رہ چکی تھی مگر پھر بھی ایا گولی کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔

یامین نے اسے کتنی بار کہا تھا کہ اپنے ساتھ گن رکھے۔

یامین نے نہ صرف اسے گن چلانا سکھایا تھا بلکہ ایک لائسنسڈ گن اسکے لئے نکلوائی ہوئی بھی تھی۔

آج اسے یامین کی تاکید یاد آ رہی تھی۔ مگر اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔

کسے فون کرے؟ دماغ دوڑانے پر جس ایک نام کی بازگشت ہوئی سیکنڈ کی دیر کئے بنا اس کا نمبر ڈائل کیا۔

دوسری جانب بھی شاید وہ موبائل ہاتھ میں تھامے بیٹھا تھا۔

زہے نصیب دشمنوں کو میری یاد کیسے آئی؟"شوخی بھرا لہجہ فرال کے کانوں سے ٹکرایا۔ "

اسی لئے کہ آپکے دشمن کے پیچھے اسکے دشمن پڑے ہیں"فرال کی بات وہ پوری طرح سمجھ نہیں پایا تھا۔"

کیا مطلب۔۔۔کیا ہوا ہے"یامین کے پوچھتے ہی اس نے سارا قصہ کہہ سنایا۔ "

ہمم۔۔ابھی دس منٹ تک انہیں چکر پھریاں دو۔۔کیونکہ اس کام میں تو آپ ویسے بھی ماہر ہیں۔ مجھ جیسے بیچارے کو نجانے کتنے سالوں" سے چکرا کر رکھا ہوا ہے۔ چلو شکر اب کوئی اور بھی آپکے عتاب کا نشانہ بنا"فرال کو مجبوراً اسکی لن ترانیاں سننی تھیں۔

لہذا کوئی جواب دیئے بنا اسکی بات پر عمل کیا۔ کبھی کسی روڈ پر اور کبھی کسی روڈ پر جاتی

مگر رہنا سب رش والے ایریاز میں کسی گلی یا سنسان سڑک پر مت چل پڑنا۔ میں اب سپائڈر مین یا الہ دین کے چراغ کا جن تو ہوں نہیں کہ" سیکنڈوں میں آپ تک پہنچ جاؤں۔۔۔انہیں گھماؤ پھراؤ تب تک میں آپ کو فالو کرتا ہوں"فرال سر ہلا کر رہ گئی۔

نجانے یہ بندہ اتنی ٹف سچوئیشنز میں بھی کیسے نارمل رہ کر دوسروں کو ابنارمل کر لیتا ہو۔

حقیقت میں فرال کو یامین کا اپنے اعصاب پر اتنا کنٹرول ہی بہت پسند تھا۔اسی وجہ سے وہ ہمیشہ اسے آئیڈیلائز کرتی تھی مگر کبھی اسے ظاہر نہیں

PakDigestStore.Blogspot.Com

ہونے دیا تھا۔

جانتی تھی کہ وہ سر پر چڑھ جائے گا۔اسی لئے حتی المقدور اسکی باتوں کو اڑا کر رکھ دیتی تھی۔

آپ ٹریکر پر مجھے ٹریس کر رہے ہیں؟"فرال نے سر سری سا پوچھا۔ "

نہیں میرے پاس ایک جادو گرنی والا گلوب ہے جس میں آپ جہاں ہوتی ہو میں دیکھ لیتا ہوں"وہ مسلسل نہ صرف اس سے رابطے میں تھا" بلکہ اس کا دماغ بھی خراب کر رہا تھا

آپ کسی بات کا سیدھا جواب دیتے ہیں"فرال نے اکتا کر کہا۔"

نہیں کیونکہ میری قسمت میں ٹیڑھے لوگ لکھے ہیں۔انہیں سیدھا کرنے کے لئے میں سیدھی بات نہیں کر سکتا"یامین کی بات پر اس کا" دل کیا گاڑی کو اب کہیں ٹکر مار دے۔کون سا ایسا موقع تھا جب وہ اسے زچ نہیں کرتا تھا۔

اچھا اب آپ ایک کام کرو۔۔۔گھر جانے کی بجائے۔میرے اپارٹمنٹس کی جانب گاڑی موڑ لو۔گاڑی اندر کمپاؤنڈ کی طرف لے جانا۔میں" پیچھے ہی ہوں گا۔کوئی بھی پیش رفت وہ کریں گے تو میں اچھی طرح معاملہ سبھال لوں گا۔

گھر جانا اس وقت ٹھیک نہیں۔کوئی لڑائی بھڑائی ہو گی تو معاملہ سنگین ہو جائے گا"یامین کی معاملہ فہمی کی تو وہ ہمیشہ سے قائل رہی تھی۔

اسی لئے بغیر کسی بحث کے خاموشی سے اسکے کہے پر عمل کر رہی تھی۔

جونہی یامین کے اپارٹمنٹس کی جانب آئی۔گاڑی بڑھا کر اندر کمپاؤنڈ کی جانب لے گئی۔

جبکہ اسکہ پیچھا کرنے والی گاڑی بس اسے کمپاؤنڈ میں جاتا دیکھ کر کچھ دیر رکی اور آگے بڑھ گئی۔

مگر پیچھا کرنے والے بے خبر تھے کہ اب ان کا خود کوئی پیچھا کر رہا ہے۔

یامین کی جانب سے کال کٹ چکی تھی۔

فرال ابھی تک گاڑی میں موجود تھی۔وہ یامین کی اگلی ہدایت کا انتظار کر رہی تھی۔

کچھ دیر بعد ہی یامین کا میسج آیا۔

آپ میرے اپارٹمنٹ میں چلی جاؤ میں بھی تھوڑی دیر میں وہیں پہنچ رہا ہوں"یامین کا میسج ملتے ہی وہ گاڑی سے اتر کر اسے لاک کرتی اندر" کی جانب بڑھ گئی۔

یہ وقت دیکھو ذرا۔میں اس لڑکی سے اب بہت تنگ آ چکی ہوں۔آج پہلے دن جانے دیا اور آج ہی لیٹ بھی ہو گئی۔اور ایک تم ڈھیٹ کانوں" میں روئی دیئے یہاں بیٹھے ہو۔

میں کہتی ہوں تمہیں کوئی پرواہ ہے بہن کی کہ نہیں" صائقہ کب سے فرال کا انتظار کر رہی تھیں۔اب گھنٹہ اوپر ہونے پر ان کا دل ہول رہا تھا۔

موبائل پر کب سے نمبر ملا رہی تھیں مگر وہ بھی انگیج۔

اب تو ان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔

ماحد کی یامین سے میسجز پر بات ہو چکی تھی اور وہ ماحد کو سب حالات بتا چکا تھا۔

ماحد کو بھی تسلی تھی کہ فرال بخیریت ہے۔مگر وہ ماں کو یہ سب بتانے کی حماقت نہیں کر سکتا تھا۔

وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ پھر فرال کی شامت آجائے گی۔

جبکہ فرال اسے ہمیشہ سے بے حد عزیز رہی تھی۔

اسکے اپنی ٹیم میں شامل ہونے کا بھی وہ سب سے بڑا حامی تھا۔

اور اسی حمایت کی وجہ سے وہ اکثر فرال کی وجہ سے صائقہ سے ڈانٹ کھاتا رہتا تھا۔

مگر کبھی فرال کو اس سب سے منع نہیں کیا تھا۔

ایسی لڑکیاں بہت کم ہوتی ہیں جو نڈر ہوں۔اور اسے خوشی تھی کہ اسکی بہن عام لڑکیوں کی طرح چھوئی موئی نہیں تھی۔اسے لئے وہ ہمیشہ اسے سپورٹ کرتا آیا تھا۔

"ممی آپکے پریشان ہونے سے کیا ہوگا۔آجائے گی کوئی بچی تھوڑی ہے" اس نے حتی المقدور ماں کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

"بچی نہیں ہے تبھی تو ڈرتی ہوں کہ نجانے۔۔۔" اگلی بات وہ سوچ کر ہی کانپ گئیں۔

"وہ اپنی حفاظت کرنا جانتی ہے" ماحد کی یہ حمایت ہی اسے ہمیشہ کی طرح مہنگی پڑ گئی۔

"ان ہی۔۔۔ان ہی باتوں کی وجہ سے وہ ایسی مرد مار بن گئی ہے۔یہ تو تمہارے تایا، تائی اور یامین کا حوصلہ ہے کہ انہوں نے اسے برداشت کر کے تعلق جوڑ لیا۔نہیں تو کوئی اس سے شادی کو تیار نہ ہوتی۔نجانے کب سدھرے گی۔میں تو آج تمہارے بابا سے بات کرنے والی ہوں۔رخصتی کریں اسکی۔میں تو ادھ موئی ہو گئی ہوں اس لڑکی کی ٹینشن لے لے کر۔یامین جانے اور یہ لڑکی۔

غضب خدا کا بیوی کو ایسے کھلا چھوڑا ہوا ہے۔کوئی پابندی کچھ نہیں۔" ماحد کا ان کی غصے بھری باتوں پر قہقہے لگانے کو دل کر رہا تھا۔مگر ضبط کر کے نظریں ٹی وی پر جمائے رکھیں۔

فرال کو اپارٹمنٹ میں بیٹھے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا۔

باہر بڑھتا اندھیرا دیکھ کر اسے صائقہ کی پریشانی کا خیال ستا رہا تھا۔

وہ فون چاہتے ہوئے بھی نہیں کر سکتی تھی۔ جانتی تھی کہ وہ غصے میں بھری بیٹھی ہوں گی۔ شدید قسم کی صلواتیں سننے کو ملنی ہیں۔ لہذا چپ کر کے بیٹھی رہی۔ ہاں اتنا ضرور کیا کہ ماحد کو بتا دیا ایک وہی تو اسکی حرکتوں کو چھپا جاتا تھا۔

اس نے یامین نے ہونے والی گفتگو کا بتایا تب کہیں جا کر اسے تسلی ہوئی کہ چلو گھر پہنچ کر ماحد اسے ماں کی لعن طعن سے بچا لے گا۔

انہیں سوچوں میں گم تھی کہ یامین دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا۔

سامنے لاؤنج میں فرال بیٹھی نظر آئی۔ دروازہ بند کر کے لاؤنج میں آیا۔ اس کے سامنے صوفے پر بیٹھا۔

کیا ہوا۔ کون لوگ تھے کچھ پتہ چلا" فرال نے سوالوں کی بوچھاڑ کی۔ "

ہاں میرے سسرالی تھے" یامین کے بے تکے جواب پر فرال اسے گھور کر رہ گئی۔ "

اچھا بہت دیر میں ملے۔ پہلے بتا دیتے تو میرے ساتھ اس نکاح کا کھڑاگ نہ ہوتا" یامین کا قہقہہ بے اختیار تھا۔ "

کاش۔۔۔" یامین کے چڑانے پر وہ حقیقت میں چڑ کر صوفے سے بیگ اٹھا کر جانے کے لئے کھڑی ہوئی "

یار اب آتے ہی اتنے سوال پوچھو گی تو چکرا کر زبان تو لڑکھڑائے گی ہی" اسے شانت کرنے کو وہ جلدی سے بولا "

جواب بھی اسے خاموش کھڑی گھور رہی تھی۔

جانتا ہوں بہت حسین آنکھیں ہیں۔ پہلے ہی گھائل ہوں اور کیا کرنا چاہتی ہو" اسکی شوخی پر وہ بے بسی سے سر جھٹک کر رہ گئی۔ "

جو پوچھا ہے وہ بتائیں" دوبارہ سے بیٹھتے اسکی شوخ نظروں کو نظر انداز کرتے اپنی بات پر زور دے کر بولی۔ "

وہ پاشا کے ہی بندے تھے۔ میں نے انہیں پاشا کے فارم ہاؤس تک فالو کیا ہے۔ مگر وہ آپکے پیچھے کیوں پڑے اصل مسئلہ یہ جاننا ہے۔ ابھی" ان کو روک کر حملہ کرنا یہ کوئی بھی اور پیش رفت کرنا ٹھیک نہیں تھا۔ مگر گاڑی کا نمبر میں نے نہ صرف نوٹ کر لیا ہے بلکہ فاتح کو بھی میں نے پاشا کے فارم ہاؤس کی نگرانی پر لگا دیا ہے۔ جیسے ہی وہ گاڑی وہاں سے نکلے گی۔ وہ اس کو قابو کر کے پتہ لگوانے کی کوشش کرے گا۔ پھر دیکھتے ہیں کہ کیا کرنا ہے" یامین نے اب کی بار سنجیدگی سے جواب دیا۔

کیا اسے کاغذات کے حوالے سے تو مجھ پر شک نہیں ہے۔ آخر اس دن کے بعد سے میں چار دن سے آفس بھی نہیں گئی اور وہاں اس دن بھی" میں جلدی نکل گئی۔" فرال نے اپنا خدشہ ظاہر کیا۔

آپ کو وہ کسی بھی طرح اس سب میں انوالو نہیں کر سکتا۔ یہ تو کوئی وجوہات ہی نہیں ہیں کسی پر شک کرنے کی۔" یامین نے اسکے شبہات" کو رد کیا۔

اور ویسے بھی ظاہر ہے ہم نے ہی یہ سب کیا ہے تو آپ کو ایسا محسوس ہو رہا ہے۔ ادر وائز وہ کسی بھی طرح آپ پر شک نہیں کر سکتا۔ چلو اب" آپ گھر چلو۔ کافی ٹائم ہو گیا ہے۔ چچی کا غصہ سوا نیزے پر آ گیا ہے۔ دل تو کر رہا ہے کہ ابھی اور روک لوں۔ کیونکہ ماحد نے بتایا ہے وہ بہت سنجیدگی سے رخصتی والے معاملے پر عمل درآمد کرنے کا سوچ چکی ہیں۔ اچھا ہے اور دیر سے جائیں تو وہ کہیں جاؤ یامین آج ہی اسے رخصت

کرا کر لے جاؤ" سنجیدہ گفتگو ختم ہوتے ساتھ ہی یامین پٹڑی سے اتر چکا تھا۔

فرال نے جلدی سے بیگ اٹھایا۔

اس سے پہلے کہ وہ مزید گل افشانیاں کرتے فرال کو وہاں سے نکلنا بہتر لگا۔

کتنی جلدی ہے یہاں سے بھاگنے کی۔ میں تو جیسے کوئی ایلین ہوں" یامین نے اسے شرمندہ کرنا چاہا۔ جس کے چہرے پر دھیمی سی مسکراہٹ" بکھری۔

اب خود ہی آپ اپنی تعریفیں کر رہے ہیں "اسکی بات کا مزہ لیتے فرال نے اس سے چند قدم آگے جاتے مڑ کر اپنے خوبرو شوہر کو دیکھا۔"

اب کتنی خوشی ہوئی ہے۔" یامین نے اسے ہنستے دیکھ کر شرمندہ کرنا چاہا۔ "

ظاہر ہے ہنسنے والی بات کی تھی ہنستی نہ تو کیا روتی "اپارٹمنٹ سے باہر آکر وہ دونوں ہم قدم ہوئے۔"

کبھی میری رومینٹک باتوں پر تو رومینس نہیں سوجھا۔ تب بھی کبھی کہہ دو رومینٹک بات تھی تو رومینٹک بھی نہ ہوتی تو کیا کرتی۔اس" وقت تو خونخوار بلی بن کے پنجے جھاڑنے لگ جاتی ہو" یامین کے چڑنے پر اس کی ہنسی بند نہیں ہو رہی تھی۔

ابا کو کال کر کے کہتی ہوں آپکے بیٹے کو رومینس کے دورے پڑ رہے ہیں۔ علاج کریں" وہ اسے دھمکاتے ہوئے گاڑی کی جانب بڑھی۔ "

اب میرے دوست ہیں۔ وہ یہی کہیں گے بہو اسے میرے علاج کی نہیں تمہارے محبت بھرے علاج کی ضرورت ہے "اس سے پہلے کے وہ" گاڑی کا دروازہ کھولتی یامین ڈرائیونگ سیٹ کے دروازے کے ساتھ ٹیک لگا کر دونوں بازو سینے پر باندھے اسے دیکھنے میں مگن تھا۔

کیا کر رہے ہیں۔ مجھے گھر جانا ہے ابھی تو ماما کی پریشانی کے بارے میں بتا رہے تھے۔ اب جانے دیں پلیز "اسے وہیں براجمان دیکھ کر فرال" گھبرا کر بولی۔

کبھی تو اپنی اور میری بات بھی کر لیا کرو۔۔ یا ہمیشہ ہنگامی حالتوں میں ہی ملاقات ہو گی" یامین کی بے وقت کی راگنی فرال کو جھنجھلاہٹ میں" مبتلا کر گئی۔

"آپ کو کیا ہو گیا ہے"

جدائی کبھی کبھی آپ کو ایسے بہت سے راز بتا جاتی ہے جو قربت بتانے سے قاصر ہوتی ہے۔ ان چھ ماہ میں آپکا تو مجھے پتہ نہیں مگر میں نے" آپ کو بہت مس کیا تھا۔ آپ ہر وقت آمنے سامنے ہوتی تھی۔ آپکی وہ اہمیت ہی نہیں جان پایا۔۔ مگر خیر میں بھی کس مٹی کے مادھو کو ایسی جذباتی باتیں بتا رہا ہوں۔ جس پر کوئی اثر نہیں ہونا۔۔۔ شاید آپ پر بھی جدائی ہی اثر کرے" یامین نے اپنے جذبات کا اظہار کبھی اتنی سنجیدگی سے نہیں کیا تھا۔ تو پھر آج کیوں؟

فرال کا دل پریشان سا ہوا۔

ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔۔ کوئی ٹینشن ہے تو پلیز شئیر کریں" یامین کا لہجہ فرال کو تشویش میں مبتلا کر گیا۔ "

کچھ نہیں چلیں آپ۔۔ڈرائیو کریں میں گھر تک آپ کو فالو کروں گا" یکدم اپنے جذبات پر قابو پاتے یامین گاڑی کے دروازے سے ہٹ کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کر کے بولا۔ پھر آگے بڑھ کر خود ہی اسکے لئے دروازہ کھولا۔

فرال غائب دماغی سے سیٹ پر بیٹھی۔ دروازہ بند کر کے یامین اپنی گاڑی کی جانب بڑھا۔

مگر چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔ فرال کو اس کی اوٹ پٹانگ باتوں کی اتنی عادت ہو چکی تھی۔ آج احساس ہوا تھا کہ کچھ لوگوں پر سنجیدگی بالکل اچھی نہیں لگتی۔

کیونکہ ایسی سنجیدگی انکے اندر کی کسی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے آتی ہے۔

اور فرال یامین کو کبھی بھی ہرٹ کرنا نہیں چاہتی تھی۔ کچھ سوچ کر گاڑی سٹارٹ کی اور یامین کا اشارہ ملتے ہی گھر کی جانب جانے والے راستے پر بڑھائی۔

دل میں پکا ارادہ کر لیا کہ رات میں یامین کو کال کر کے اپنے رویے کی معذرت کرے گی۔

یامین ہیرا تھا اور وہ اس ہیرے کو کبھی بھی کھونے کا سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

یکدم اسکے رویے سے دل اتنا مضطرب کیوں ہوا تھا۔ فرال سمجھنے سے قاصر تھی۔

آج چار دن ہو گئے ہیں وہ پیپرز کیوں نہیں آئے۔ کہیں تم کوئی چال تو نہیں چل رہے۔ مجھے ان گردوں سے کہیں زیادہ ان پیپرز کی ضرورت ہے۔ میرے بندوں کو اگر تمہارے کمینے فوجی پکڑ کر لے گئے تو تم یاد رکھنا میں تمہارے ملک میں خون کی ندیا بہا دوں گا"

سریندر کا غصے بھرا فون ریسیو کرتے پاشا کے پسینے چھوٹ رہے تھے۔

د۔۔دیکھو۔ میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کہ ان پیپرز کے لئے مجھے تھوڑا وقت دو۔ وہ راز وہاں سے نکالنا اتنے آسان نہیں ہیں۔" پاشا گھگھیائی آواز میں بولا

کتنے دن آخر کتنے دن تمہیں چاہئیں۔ ایک مہینے سے تم وہ راز اکٹھے کرنے میں لگے ہو۔ وہ جنرل کیا مکھیاں مار رہا ہے۔ مجھے ان اڈوں کا سراغ ہر حال میں چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے فوجی اتنی چالاکی سے ہماری اہم جگہوں کے بارے میں پتہ کروا لیتے ہیں۔ کہ ہم ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔ ابھی پچھلے مہینے جو دو اڈے انہوں نے اڑائے تھے۔ میرے نہایت کارآمد بندے اس میں مر گئے تھے۔ اب میں مزید نقصان برداشت نہیں کر سکتا۔ مجھے چند دنوں میں ان جگہوں کا پورا نقشہ بھیجو۔ اور اس کے علاوہ تمہاری آئی ایس آئی کے جس بندے کا میں نے پتہ کروانے کا کہا تھا اسکے بارے میں بھی تم نے اب تک مجھے کوئی اپ ڈیٹ نہیں پہنچائی۔

وہ ہماری ہٹ لسٹ پر ہے۔ میں اسے چہرے سے نہیں جانتا صرف نام سے واقف ہوں۔ مجھے وہ درکار ہے۔ اس کا کی اصل انفارمیشن چاہیئے۔ کیونکہ میں یہ بھی نہیں جانتا کہ جو نام ہمیں معلوم ہے وہ اس کا اصل نام ہے یا نہیں۔ لیکن مجھے امید ہے اس جنرل کو معلوم ہوگا۔

نہیں بھی ہے تو وہ معلوم کرے۔" سریندر نے مزید ہدایات دیں۔

پاشا چکرا کر رہ گیا۔ ابھی تو وہ اس کے پہلے والے کام نہیں کر سکا تھا اگلے کام کیا کرتا۔

اچھا م۔۔ میں کوشش کرتا ہوں" اسے نا چاہتے ہوئے بھی ہامی بھرنی پڑی۔ "

کوشش نہیں کام چاہیئے کام۔۔" سریندر پھر سے پھنکارا"

"جی جی۔۔ میں کروں گا"

اوکے" سریندر کا فون بند ہوتے ہی پاشا نے حقیقت میں اپنے ماتھے پر آنے والا پسینہ پونچھا۔ "

اسکے اہم بندے اسکے سامنے ہی بیٹھے تھے

کیا حکم ہے باس" ان میں سے ایک بولا۔ "

اس لڑکی کا کچھ پتہ چلا۔" پاشا نے اس کا سوال نظر انداز کر کے پوچھا۔ "

جی وہ اسی لڑکے کی بہن ہے جس کا اسکیچ ہم نے بنوایا تھا اور یقیناً وہ دونوں بہن بھائیوں نے مل کر ہی یہ کام کیا ہے۔ آپ یہ بھی تو دیکھیں کہ "سب رپورٹر تقریب کے آخر تک موجود رہے۔ اور وہ یکدم غائب ہو گئے۔ نہ صرف وہ بلکہ اسکے ساتھ جو ایک اور لڑکی تھی وہ بھی غائب۔

تو اس سب سے کیا بات معلوم ہوتی ہے۔

یہی کہ وہ دو نہیں تین بندے تھے۔ اور شاید اس سے بھی زیادہ۔ مگر سب سے بڑا مسئلہ ہمارے لئے اپنے ہی بندے کی گمشدگی کا ہے۔ لیکن ئے دی۔ بہر حال ان میں سے کسی ایک کو بھی اگر ہم پکڑ لیں تو سب معاملہ کھل کے سامنے آ جائے گا۔" شہزاد نے ہر پہلو پر تفصیلی را

کہہ تو تم صحیح رہے ہو۔ اور اگر اسکی بہن کو قابو کر لیا جائے تو بھائی تو آرام سے دم ہلاتا پیچھے آ جائے گا۔ اور سب کچھ کھل کر سامنے آ جائے گا۔"

کہ کاغذات انہوں نے کہا خرد برد کیئے ہیں" پاشا نے سر اثبات میں ہلاتے مزید کہا۔

بالکل سر۔۔۔ مگر میری ایک اور بھی تجویز ہے۔ ابھی اس لڑکی پر حملہ کروائیں۔ معمولی سا۔ ان لوگوں کو خبردار کرنے کے لئے۔ فون"

"کر کے اسے ہراساں کیا جائے۔ تاکہ وہ خود ہی سرینڈر کر لیں۔

ہمارے بے حد اہم بندہ ان کے ہاتھ لگ چکا ہے۔ بہت سے ایسے قتل و غارت کے کیس ہیں جن میں ہم ملوث ہیں۔ اگر وہ سب بہزاد نے اگل دیئے تو آپ سوچ سکتے ہیں کہ ہمارا مستقبل کہاں پر ہے۔ ابھی نہ صرف کاغذات ان کے پاس ہیں بلکہ ہمارا بندہ بھی ان کے قبضے میں ہے۔ لہذا اس وقت کسی بھی قسم کی جذباتیت یا بے وقوفی ہمیں گہری کھائی میں دھکیل سکتی ہے۔

ابھی ہمارا مقصد ان کے سرغنہ تک پہنچ کر ان سے ڈیل کرنا ہے۔ نہیں تو ہم بہت بڑی مصیبت میں پھنس سکتے ہیں" شہزاد کی تمام باتیں غلط

نہیں تھیں۔

کل سے اب تک پاشا نے ان سب باتوں کے متعلق سوچا بھی نہیں تھا۔اور کیا پتہ یہ آئی ایس آئی کا وہی بندہ نہ ہو جس کے لئے سریندر پاگل ہوا تھا۔

ٹھیک ہے جیسے تم بہتر سمجھتے ہو ویسے کرو۔ میرا دماغ آجکل بالکل ماؤف ہو چکا ہے۔ان لوگوں کو آگے تک پہنچنا نہیں چاہئیے۔ورنہ نہ تو ہم آگے کہ رہیں گے نہ ہی پیچھے کے" پاشا کو تو بس اب جان کے لالے پڑ گ ئے تھے۔

اسلام علیکم سر"وہ صفدر کے آفس میں ناک کر کے داخل ہوا۔"

"وعلیکم سلام"

آؤ بھئ"اسے دروازے میں ایستادہ دیکھ کر صفدر نے اندر بلایا۔"

ہاں بھئ ان دستاویزات کا کیا بنا"اسے اپنے سامنے کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے انہوں نے سوال کیا۔"

سر یہ اس فائل میں سب کچھ موجود ہے"ایک فائل ان کی جانب بڑھاتے ہوئے وہ بولا"

گریٹ یار۔ تم سے یہی امید تھی۔"انہوں نے خوشی سے مسکراتے ہوئے اسے داد سے نوازا۔"

فائل ہاتھ میں لے کر سب چیزوں کا دوبارہ سے جائزہ لیا۔

میں تمہارا بہت مشکور ہوں۔ جب جب تمہاری ضرورت ہوتی ہے تم ہمیشہ تعاون کرتے ہو۔"وہ حقیقتاً اسکی کارکردگی سے بے حد خوش" تھے۔

سر میری جان بھی اس وطن پر قربان۔ جب جہاں چاہئیے ہو گی حاضر کر دوں گا۔اچھا ان کے کچھ اہم اڈوں کے بارے میں میں نے پتہ" کروایا ہے۔یہ نقشہ بھی میں آپکے لئے لایا ہوں۔یہاں وہ سب مخصوص جگہیں میں نے مارک کر دی ہیں۔آپ کہتے ہیں تو میں خود چلا جاتا ہون۔ یا پھر اپنے بندوں سے ان کا پتہ صاف کروانا چاہئیں تو آپکی مرضی۔"ایک اور نقشہ جیب سے نکال کر اس نے صفدر کی جانب بڑھایا۔

یہ تو تم نے زبردست کام کر دیا۔ میں نے دو دن سے ایک بندے کو اس پر لگایا ہوا تھا۔ مگر وہ انکی جگہوں کی نشاندہی نہیں کر سکا تھا۔زبردست" اب تو ان پر ہاتھ ڈالنا کچھ مشکل نہیں۔یہ کام میں اپنے بندوں سے ہی کرواؤں گا۔ مگر جب ان کے کچھ بندوں کو ہم یرغمال بنا کر لے آئیں تو پھر ان سے سب راز اگلوانا تمہاری ذمہ داری ہے۔ پھر تم جانو اور تمہارے مجرم"انہوں نے اہم ٹاسک کی ذمہ داری اس پر ڈالی۔

جب بھی کہیں گے حاضر ہو جاؤں گا"اپنی جگہ سے اٹھتے اس نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا۔"

اللہ تمہاری حامی وناصر "انہوں نے اپنے پسندیدہ بندے کو نہایت محبت سے دیکھا۔ "

اللہ آپکی بھی ہر لمحہ حفاظت کرے "انہیں دعا دیتا وہ صفدر کے آفس سے باہر آ گیا۔ "

ابھی وہ آفس سے نکل ہی رہا تھا کہ موبائل پر فرال کا نمبر بلنک کرتا دیکھ کر ایک خوبصورت مسکراہٹ اسکے چہرے پر بکھری۔

۔"آج کون پیچھے لگ گیا" ابھی دو دن پہلے کی ہی تو بات تھی۔ جب وہ بمشکل پاشا کے بندوں سے بچی تھی

آپکے علاوہ کسی میں اتنی ہمت ہے "لہجے میں عجیب سا غرور تھا۔ یامین اپنا بے اختیار قہقہہ روک نہ سکا۔ "

ہاں جی اسی لئے تو آپکے مزاج نہیں ملتے "اس کا مغرور سا لہجہ یامین کو انوکھی خوشی میں مبتلا کر گیا۔ "

یعنی وہ اس کی محبت میں جتنی لاعلم بنتی تھی اتنی ہے نہیں۔

اچھا آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ میں آفس سے واپسی کے راستے پر ہوں۔ آپ کہاں مل سکتے ہیں مجھے؟" جلدی سے اپنے مطلب کی بات پر آئی۔ "

"کہکشاں کے اس پار۔۔۔ دنیا کے بکھیڑوں سے دور کسی نخلستان میں۔۔۔ اور "

اف یامین پلیز۔۔۔ کہاں سے اتنی فضول باتیں آپ کے دماغ میں آ جاتی ہیں "فرال نے سر جھٹک کر کہا۔ "

یار ڈیٹ پر بلا رہی ہو۔۔ اب ایسی جگہوں کا نہ بتاؤں تو کیا یہ کہوں کہ گلشن اقبال پارک آ جاؤ۔ یا پھر اچھرے بازار چلتے ہیں۔ یہ پھر ٹھہرو۔۔۔ انار کلی کیسی جگہ ہے "یامین نے اچھی خاصی اسکی کلاس لے ڈالی۔ "

فرال نے اسکی باقی باتوں پر تو غور نہیں کیا مگر لفظ ڈیٹ سن کر اسے پتنگے لگ گئے۔

استغفار میں آپکے ساتھ کیوں ڈیٹ پر جانے لگی "یامین کو پوری امید تھی کہ فرال کا ذہن اسی ایک بات میں اٹکا ہو گا اور وہی ہوا۔ "

میرے ساتھ ڈیٹ پر نہیں جانا تو کس کے ساتھ جانا ہے۔ اب اللہ نے آپکے لئے کوئی اور آپشن نہیں رکھی۔ لہذا مجھ پر ہی گزارا کریں "یامین نے رعب جماتے ہوئے کہا "

یہی تو افسوس ہے "فرال نے مسکراہٹ دباتے ہوئے کہا "

فرال "یامیں کی دکھ بھری آواز گونجی "

ایک تو آپ مجھے باتوں میں لگا کر اصل بات ہمیشہ بھلا دیتے ہیں "فرال نے خفگی بھرے لہجے میں کہا "

یعنی آپ آسانی سے میری باتوں میں آ جاتی ہو۔ یہ تو بہت ہی پلس پوائنٹ ہے میرے لئے "گاڑی کا دروازہ کھول کر اس میں بیٹھتے ہوئے "

بھی فون مسلسل کان پر لگا ہوا تھا۔

بس ایسی باتوں پر ہی خوش ہوتے رہئیے گا"فرال سے کوئی جواب نہیں بن پڑا۔ "

لاجواب ہو گئیں نا"اب کی بار یامین نے مسکراہٹ دبائی۔ "

فرال کو ایسے لگا وہ فون میں سے بھی اس کو دیکھ رہا ہو۔

اچھا اب پلیز بتائیں کہاں پر مل رہے ہیں۔بہت سیریس ایشو ڈسکس کرنا ہے"فرال واپس اصل بات کی جانب آئی۔ "

پہلے یہ بات مانو کہ میرے ساتھ ڈیٹ سیٹ کر رہی ہو"یامین کے لہجے میں اب بھی شوخی تھی۔ "

اف یامین ہر وقت ایسی باتیں کرکے تھکتے نہیں"وہ اکتا کر بولی"

نہیں کیونکہ میں سگریٹ نہیں پیتا"یامین کا انداز اسکے لبوں پر مسکراہٹ لے آیا۔ "

پی کر تو دکھائیں۔رخصتی سے انکار کر دوں گی۔انتہائی زہر لگتے ہیں مجھے سگریٹ پینے والے مرد"فرال دھمکی آمیز انداز میں بولی"

کوئی ایسی بات بتاؤ جس پر رخصتی پر مان جاؤ گی۔یقین کرو لمحوں کی دیر کئیے بنا وہ کام کر لوں گا مگر مانو تو صحیح"یامین سرد آہ بھر کر بولا"

"اچھا بس اب پھر باتوں میں لگا دیں۔۔جلدی سے جگہ بتائیں"

پہلے کہو ڈیٹ پر آرہی ہو"یامین اسے مسلسل زچ کر رہا تھا۔ "

نہیں مانتی"فرال دانت پیس کر بولی۔"

نہیں آنا"یامین کندھے اچکا کر بولا۔اسکی بے بسی کا مزہ لے رہا تھا۔ "

افففففف۔۔۔اچھا آرہی ہوں ڈیٹ پر بس۔۔اب اس سے آگے ڈیٹ کے اصولوں پر روشنی ڈالی تو سچ میں گاڑی کہیں ٹکرا دوں گی۔"

رنڈوے پھرنا پھر آپ"فرال کے ضبط کا پیمانہ لبریز ہو چکا تھا۔

یامین کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

اوکے آج کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔اگلی ڈیٹ پر روشنی ڈالوں گا"یامین اسے چڑا کر بولا۔ "

اوکے ایسا کریں۔۔جیل روڈ والے میکڈونلڈ میں آجائیں۔میں اسکے قریب ہی ہوں۔اور۔۔۔"ابھی فرال کی بات ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ "

یامین کو دوسری جانب گولیوں کی تڑتڑ اور فرال کی چیخوں کی آواز سنائی دی۔

فرال۔۔۔ہیلو فرال کیا ہوا ہے ٹھیک ہو۔کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔فرال ل ل ل"یامین کو لگا لمحوں میں اسکی جان نکل گئی ہو۔دوسری جانب "

خاموشی تھی گہری خاموشی۔اور یہ خاموشی یامین کے اندر محشر برپا کر رہی تھی۔

PakDigestNovel Blogspot.Com

فرال۔۔کچھ تو بول" وہ چلایا۔ "

جلدی سے اپنے موبائل کے ٹریکر پر فرال کی لوکیشن ٹریس کی۔

موبائل پر لوکیشن ظاہر ہوتے ہی یامین کی گاڑی ہوا سے باتیں کرنے لگی۔

یامین کو کوئی ہوش نہ تھا کہ وہ کس طرح اس جگہ پہنچا۔ جہاں فرال کی گاڑی فٹ پاتھ پر چڑھی کھمبے میں دھنسی ہوئی تھی۔

یامین کے پہنچنے تک بہت سے لوگ فرال کی گاڑی کے آس پاس کھڑے تھے۔ کسی نے ریسکیو 1122 کو بھی فون کر دیا تھا۔

یامین نے وہاں موجود لوگوں کو ہٹا کر کسی کو بھی فرال کو ہاتھ لگانے سے منع کر دیا۔

دونوں ہاتھوں میں اپنی کل کائنات کو اٹھائے وہ ریسکیو کی وین کی جانب بڑھا۔

فرال کے ماتھے سے خون بہہ کر اسکے پورے چہرے پر پھیلا ہوا تھا۔

اسکی مدھم ہوتی سانسیں یامین کی جان نکال رہی تھیں۔

کچھ لمحوں پہلے اس چہرے پر مسکراہٹ نے رنگ بکھیرے تھے۔ مگر اب وہاں خون کے لال رنگ کے علاوہ اور کوئی رنگ نظر نہیں آرہا تھا۔

فرال کو وین میں موجود اسٹریچر پر لٹا کر وہ نیچے اترا۔

اترتے ساتھ ہی وہاں موجود پولیس کے کچھ بندوں کو ہدایت دی۔

وہ لوگ صحافی ہونے کے ناطے یامین کو بہت اچھے سے جانتے تھے۔

فرال کی گاڑی کی انویسٹی گیشن پر انہیں معمور کر کے ماحد کو فون کیا۔

بہت سے صحافی بھی وہاں موجود تھے۔ یکدم وہ سب واقعہ خبروں کی اہم زینت بن گیا۔ خاص طور سے وہ چینل جہاں فرال اور یامین اور ان کے گروپ کے باقی لوگ کام کرتے تھے۔ وہاں کے چند صحافی اور کیمرہ مین بھی پہنچ چکے تھے۔

سب یامین کو روک کر پوچھ گچھ کرنا چاہتے تھے۔ مگر یامین نے معذرت کر کے اپنی گاڑی اسی ہاسپٹل کی جانب بڑھائی جہاں فرال کو لے جایا گیا تھا۔

چند ہی لمحوں میں فرال اور یامین کے گھر والے ہاسپٹل میں یامین کے ہمراہ تھے۔

ایمرجنسی میں فرال کو فوری ٹریٹمنٹ دیا جا رہا تھا۔

سب پریشان بیٹھے تھے۔ خون بہت بہہ چکا تھا۔ گو کہ یامین نے فوری خون کی بوتلوں کا انتظام کر لیا تھا اسکے باوجود اسکی حالت خطرے سے خالی نہیں تھی۔

گاڑی کا انجر پنجر ہو چکا تھا۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

میں کہتی تھی نااس لڑکی کے لئے یہ فیلڈ ٹھیک نہیں۔ کسی نے میری بات نہیں سنی۔ نہ جانے کتنے دشمن بن جاتے ہیں۔ یااللہ میری بچی کو بچا لینا۔۔" صائقہ کارور وکر براحال تھا۔

جتنااس کے شوق سے چڑتی تھیں۔اتنی ہی انہیں وہ عزیز بھی تھی۔ کبھی ان کی نافرمانی نہ کرنے والی نجانے اس فیلڈ میں آتے ہی کیوں سب کچھ فراموش کر گئ تھی۔

کبھی ان سے بدتمیزی نہیں کی تھی مگران کی کسی اموشنل بلیک میلنگ کو خاطر میں بھی نہیں لاتی تھی۔

نجانے کیسا جنون تھااس میں اپنے کام کے حوالے سے کہ کسی کی بھی بات کو نہیں سنتی تھی۔

سب خاموش تھے کسی کے پاس ان کے سوالوں کا جواب نہ تھا۔

یامین کو اپنا آپ مجرم لگ رہا تھا۔ وہی تو تھا اسکے اس جنوں کے پیچھے۔ سب کی مخالفت مول لے کر ہمیشہ اسے اس فیلڈ میں سپورٹ کیا تھا۔

گہری سوچ میں مگن تھا کہ موبائل پر کال آئ۔

کال اسی پولیس آفیسر کی تھی جسے فرال کی گاڑی کو چیک کرنے کا حکم دے کر آیا تھا۔

ہیلو۔۔جی وقاص" وہ سب اس وقت ایمرجنسی کے باہر بنے کاریڈور میں موجود تھے۔ "

ں سے ہٹ کر تھوڑا آگے پلر کے پاس کھڑا ہو گیا۔ یامین وہا

سر فرال میم کی گاڑی کے چاروں ٹائرز کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا تھا۔یہ سیدھا سیدھا حملے کا کیس ہے۔آپ کہتے ہیں تو میں فائل بنا کر اس " کیس کو پروسیڈ کرتا ہوں" وقاص نے اسے تفصیل بتائ۔

نہیں وقاص ابھی نہیں۔ مجھے یہ بتاؤ کہ کیا اس روڈ پر کوئ کمیرہ نسب ہے؟" یامین نے اسے روکتے ہوئے سوال کیا۔ "

جی سر موجود ہے" وقاص نے تصدیق کی۔ "

بس اس کیمرے کی اس وقت کی ریکارڈنگ مجھے آج رات میں چاہیئے اس کے بعد سوچتے ہیں کیا کرنا ہے" یامین نے اسے ہدایات دیں۔ "

ٹھیک ہے سر۔۔ میم کی طبیعت سنبھلی ہے؟" وقاص نے فرال کا پوچھا۔ "

نہیں ابھی تک ڈاکٹرز نے کچھ نہیں بتایا۔ تم دعا کرنا" یامین کے لہجے میں یکدم یاسیت گھلی۔ "

اللہ بہتر کرے گا آپ پریشان نہ ہوں۔ کوئ بھی اور خدمت چاہیئے ہو۔ بندہ حاضر ہے" اس نے فوراً اپنی خدمات پیش کیں۔ "

تکلیف کے وقت میں کبھی کبھی لوگوں کا عمل نہیں انکے سچی ہمدردی میں لپٹے دو چار الفاظ ہی اس تکلیف کا اثر زائل کر دیتے ہیں۔

یامین بھی اسکے خلوص پر ہلکا سا مسکرایا۔

نہیں یار بہت شکریہ۔ بس اس وقت دعاؤں کی ضرورت ہے" یامین نے سرد آہ فضا کے سپرد کی۔ "

تھینکس اگین وقاص اللہ حافظ" یامین نے الوداعی کلمات کہہ کر فون بند کیا۔"

PakDigestNovel Blogspot.Com

آخر چھ گھنٹوں کے طویل انتظار کے بعد فرال کی حالت کافی حد تک سنبھل گئی تھی۔

یامین کو یہ چھ گھنٹے چھ صدیوں کے برابر لگ رہے تھے۔

جیسے ہی ڈاکٹر نے اطلاع دی کے فرال اب خطرے سے باہر ہے یامین کے قدم صائقہ کی جانب بڑھے۔

مجھے معاف کر دیں چچی۔ مجھے لگ رہا ہے فرال کی اس حالت کا ذمہ دار میں ہوں۔ مگر آپ یقین کریں۔ میرے لئے ہمیشہ یہ بات اہم رہی کہ " وہ زندگی میں وہ سب حاصل کرے جس کی وہ تمنا کرتی ہے۔ مگر شاید یہ سب کرتے میں بھول گیا تھا جب کوئی آپکا پیارا آگ سے کھیلنے کی خواہش رکھے تو اسے کھیلنے نہیں دیا جاتا بلکہ منع کیا جاتا ہے۔پلیز آپ مجھے معاف کر دیں۔ میں نے اسے آگے سے کھیلنے سے منع نہیں کیا"

صائقہ کے قریب بینچ پر بیٹھتے انکے سامنے ہاتھ جوڑے ندامت سے سر جھکائے ایسا لگ رہا تھا وہ اپنے آنسوؤں پر مشکل سے بندھ باندھے ہوئے ہے۔

نہیں میری جان میں نے تمہیں تو کبھی اس سب کا قصوروار نہیں جانا۔جب کوئی شخص کسی چیز کی خواہش کرے تو وہ اسے پانے کے لئے " آخری حد تک جاتا ہے۔ فرال کی اس فیلڈ میں آگے بڑھنے کی اس خواہش کو ہم غصے اور زبردستی سے روک بھی دیتے تو وہ کوئی اور راستہ چن لیتی۔ مجھے خوشی ہے کہ وہ اپنے ملک اور قوم سے اس قدر شدید محبت کرتی ہے۔ مگر کیا کروں ماں ہوں ناولاد کا غم نہیں سہہ سکتی۔ تم لوگ ماں باپ بنوں گے نا تب جانو گے اولاد کو ذرا سی بھی خراش آئے تو دل کیسے کانپتا ہے۔" صائقہ نے اسکے جوڑے ہاتھوں کو پکڑ کر کھولتے اسکے گرد بازو پھیلائے۔

تھوڑی دیر پہلے میں غصے اور پریشانی میں تھی نجانے کس کس کو کیا کیا کہہ گئی۔ تم مجھے معاف کر دو۔ اگر میں نے کچھ بھی غلط کہہ کر تمہارا" دل دکھایا ہے۔ میں ہی کیا سب جانتے ہیں تم اس سے کتنی شدید محبت کرتے ہو۔" اسکے چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر اسکے ماتھے پر پیار کرتے ہوئے وہ ہولے سے مسکرائیں۔

"پھر بھی چچی۔۔"

ششش بس اللہ کا شکر ہے ہم کسی بھی بڑے نقصان سے بچ گئے۔ مگر میری تم سے ایک گزارش ہے" یامین کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے" صائقہ نے ایک سسکاری لی۔

کہیں چچی۔بلا جھجک۔۔"سب کے مابین ہونے والی گفتگو خاموشی سے کھڑے سن رہے تھے۔"

بس تم اب اسے رخصت کروالو۔ تمہیں سونپ کر میری آدھی فکر دور ہو جائے گی۔ایک جانب اولاد سمجھ کر پریشان ہوتی ہوں تو دوسری" جانب یہ فکر کھائے جاتی ہے کہ وہ تمہاری امانت ہے۔ ذرا سی بھی اونچ نیچ ہوئی تو تمہیں کیا جواب دوں گی" وہ بات جو آج کل وہ نہایت سنجیدگی سے سوچ رہی تھیں۔ یامین سے وہ کہنے کا یہ وقت انہیں نہایت مناسب لگا۔

آپ فکر نہیں کریں۔ میں بھی یہی ارادہ رکھتا ہوں۔اب آپکی بیٹی کی ایک نہیں سننی۔"ہولے سے مسکراتے انہیں یقین دلایا کہ جیسا وہ" چاہتی ہیں ویسا ہی ہو گا۔

شکر ہے۔۔بس اب اس کے ٹھیک ہوتے ہی تم اسے لینے آجاؤ۔کیوں صحیح کہہ رہی ہوں نا میں؟" باقی سب کی جانب دیکھتے ہوئے انہوں نے" اپنی خواہش کی درستگی کی تصدیق چاہی۔

بالکل صحیح ہے"سب کے چہروں کی خوشی بتلا رہی تھی کہ سب اس فیصلے کے حق میں ہیں۔ "

بس اب وہ جو اندر موت کو شکست دے کر آئی تھی اسے بھی اسی بات کے لئے منانا تھا۔

اور یامین سے بہتر یہ کام کوئی نہیں کر سکتا تھا۔

شام میں وقاص نے اسے وہ ویڈیو بھجوادی جس میں فرال کی گاڑی پر دوسری گاڑی نے فائرنگ کی تھی۔یامین نے فاتح کو وہ ویڈیو بھجوا کر اس گاڑی کا پتہ کروانے کا کام سونپا۔

تم لوگوں کو میں نے صرف دو برسٹ مارنے کا کہا تھا یہ نہیں کہا تھا سب گولیاں اسکے ٹائروں پر برباد کر دو"شہزاد غصے سے اپنے سامنے" کھڑے چار لڑکوں کو ڈانٹ رہا تھا جنہوں نے فرال کی گاڑی پر حملہ کیا تھا۔

سر جی وہ غلطی سے ساری گولیاں چل گئیں"ان میں سے ایک مری مری آواز نکال کر بولا۔ "

یہ غلطیاں تم لوگوں سے زیادہ نہیں ہونے لگ گئیں۔ایسے ہی غلطیاں ہوتی رہیں تو کسی دن تم لوگوں کی ہی غلطی کی وجہ سے ہم سب جیل کی" سلاخوں کے پیچھے ہوں گے۔"شہزاد نے بولنے والی کو غصیلی نظروں سے دیکھا۔

منہ چھپائے ہوئے تھا یا اس کا بھی دھیان نہیں رہا"شہزاد نے طنز کیا۔"

سر جی وہ تو چھپا لیئے تھے"ان میں سے ایک نے جواب دیا۔"

ٹھیک ہے دفع ہو جاؤ یہاں سے اور ابھی ایک ہفتہ کم از کم تم لوگ اپنے اڈے سے باہر نہیں آؤ گے۔"شہزاد نے کچھ سوچ کر کہا۔ "

جی سر جی جیسے آپ کہیں"ایک نے تابعداری سے کہا۔ "

ابھی وہ سب نکل کر گئے ہی تھے کہ پاشا کا فون آنے لگا۔

جی سر"شہزاد نے لمحے کی دیر کیئے بنا فون اٹھایا۔"

وہ لڑکی تو کافی بری طرح زخمی ہوئی ہے۔تم نے تو کہا تھا کہ معمولی سا حملہ ہو گا"پاشا غصے میں بول رہا تھا۔وہ ابھی اپنا نام اس معاملے میں" نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔

ابھی تو سریندر اسکی جان کا دشمن تھا یہاں کے لوگ بھی اسکے پیچھے پڑ جاتے تو وہ تو گیا تھا کام سے۔

دیکھو شہزاد میں اس وقت کسی قسم کی حماقت افورڈ نہیں کر سکتا۔"اس نے تنبیہہ کی"

ارے سر آپ پریشان نہ ہوں۔ جلد ہی مثبت نتائج سامنے آئیں گے۔اور آپ دیکھئیے گا کہ ان کاغذات سمیت ہمارا بندہ بھی وہ ہمارے حوالے کریں گے"شہزاد نے اسے تسلی دلائی۔

جو بھی ہے سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا"اس نے پھر سے شہزاد کو خبر دار کیا۔"

آپ فکر نہ کریں سر"فکر تو اسے اب کرنی ہی تھی۔اللہ برے کا برا انجام کرنے کے لئے اسے اسی کے بچھائے جال میں پھنسا دیتا ہے۔کہ اسکی" عقل، سمجھ بوجھ سب اس سے ایسے فیصلے کرواتے چلے جاتے ہیں جو اسے دلدل میں دھکیل دیتے ہیں۔

پاشا کے ساتھ بھی یہی ہو رہا تھا۔

سکون نہیں تھا آپکو بھی۔۔۔کہیں بھاگی جا رہی تھی کیا"روہانسی آواز یامین کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرا گئی۔"

ہاتھوں پر لگی سوکھی مہندی کو وہ ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اس میں یامین کی تصویر نظر آ رہی ہو۔

فرال جیسے ہی صحتیاب ہوئی یامین نے اسکی ایک نہ چلنے دی اور رخصتی کی ڈیٹ فکس کر کے ہی دم لیا۔

جس دن رخصتی کی ڈیٹ فکس ہونی تھی اس دن یامین کے فون نے اسکے ہر اعتراض کو پس پشت ڈال دیا۔

میں نے ہمیشہ آپکی ہر بات مانی۔اور اسی وجہ سے مجھے لگا کہ آپکو اس تکلیف سے گزرنا پڑا۔"

میں چاہتا ہوں اب ہر لمحہ میں آپکی حفاظت کروں۔اپنی ایک مرتبہ کی غفلت معاف کر سکتا ہوں بار بار کی نہیں۔اور ہر لمحہ کی حفاظت میں تب تک نہیں کر سکتا جب تک آپکے شب و روز میرے ساتھ نہ گزریں۔پلیز آپکو اس رشتے کے حوالے سے جتنا وقت درکار ہے وہ آپ میرے قریب رہ کر بھی لے سکتی ہو۔کیا میں یہ امید کر سکتا ہوں کہ میری محبت کو سمجھتے ہوئے آپ میری اتنی سی خواہش کا پاس رکھ لو؟"یامین نے اسکے لئے انکار کی کوئی گنجائش نہیں رکھی تھی۔

کیا ہوتا اگر اللہ اسکی قسمت میں اسکی خواہشات کو پورا کرنے والا شخص نہ لکھتا۔

وہ کیا کر لیتی اگر یامین اسے اپنے ارادوں کو پورا کرنے کے لئے روک دیتا۔

ایک لڑکی کر ہی کیا سکتی ہے۔نہ وہ اپنی قسمت خود لکھ سکتی ہے نہ اپنی زندگی میں آنے والے مرد کو خود چن سکتی ہے۔

یامین اسکی زندگی میں اللہ کی جانب سے انعام تھا تو وہ انکار کر کے اس انعام کی ناقدری کیسے کر سکتی تھی۔

مجھے کوئی اعتراض نہیں"فرال کے اتنے سے الفاظ نے یامین کے دل میں اسکے مقام کو کچھ اور بلند کر دیا تھا۔"

فرال کی رضامندی ملتے ہی یامین نے اسی شام رخصتی کی ڈیٹ فکس کروائی جو ہفتے کے اندر اندر ہونی تھی۔

اور آج اپنے ہاتھوں پر لگی مہندی دیکھ کر اسے یامین پر غصہ آ رہا تھا۔

مجھے سخت ناپسند ہے یہ مہندی اور آج لگانی پڑ گی" روہانسے لہجے میں اصل وجہ بتائی "

اور مجھے بہت پسند ہے۔ ویسے بھی دادو کہا کرتی تھیں کہ عورت کو اپنی شوہر کی پسند کی چیزوں کو اپنانا چاہئیے" یامین کا محبت اور شرارت میں" گندھا لہجہ اسے غصہ دلا گیا۔

رات کو آپکے خواب میں آکر دادو نے اتنے پتے کی باتیں بتائی ہیں" وہ فرال ہی کیا جس کے انداز بدل جاتے۔"

یار ایک دن رہ گیا ہے رخصتی میں آج تو کوئی پیار بھری بات کر دو" یامین نے اسے احساس دلانا چاہا۔ "

کس خوش فہمی میں مت رہئیے گا میں تو رخصتی کے بعد بھی پیار بھری باتیں نہیں کروں گی" فرال ناک چڑھا کر بولی۔ "

وہ تو مجھے امید ہے۔ ویسے کیا روئیں گی بھی نہیں" یامین کے لئے یہ ایک رات گزارنی مشکل ہو رہی تھی اور فرال اس پر تو جیسے کسی احساس کا" کوئی اثر نہیں تھا۔

یار کیسے اتنے اطیمنان سے باتیں کر رہی ہو۔ میری تو دھڑکنیں ہی بے ترتیب ہیں یہ سوچ کر کہ کل آپ میرے پاس ہو گی" یامین کو اسکے" سکون اور اطیمنان پر حیرت ہوتی تھی۔

اسی لئے کہ ابھی تک میں محبت جیسے مرض میں مبتلا نہیں ہوئی۔ مجھے یہ صرف افسانوی باتیں لگتی ہیں۔ آخر یہ ہوتی کیا ہے۔ مجھے تو یہ بھی" نہیں علم۔" وہ صاف گوئی سے بولی۔

محبت وہ جذبہ ہے جس میں انسان کو اپنی جگہ صرف اپنا محبوب دکھائی دے۔ وہ آئینے میں اپنا عکس بھی دیکھے تو اسے اپنا محبوب ہی نظر" آئے۔ اسکی خوشی، اسکی تکلیف اپنی ذات سے بھی مقدم جاننا محبت ہے۔ جہاں میں نہیں بس تو رہ جائے۔" یامین کی جذبوں سے پر آواز فرال کو سوچ میں ڈال گئی۔

اور میری دعا ہے کہ کل مجھ تک پہنچتے ہی یہ جذبہ شدت سے آپ پر حملہ آور ہو" یامین کی خواہش پر وہ مسکرائے بغیر نہ رہ سکی۔ "

ہزاروں خواہشیں ایسی۔۔۔" فرال نے جان بوجھ کر مصرعہ ادھورا چھوڑا "

جو اللہ ہر مرتبہ پوری کرے" یامین نے اپنی مرضی کے مطابق شعر مکمل کیا۔ "

لیٹس سی" فرال نے معنی خیزی سے کہا۔ "

بے وقوف لڑکی لیٹس سی نہیں۔ ان شاءاللہ کہتے ہیں۔ اف اب محبت کی بھی کلاسز دینی پڑیں گی" یامین نے سرد آہ بھری۔ "

آپکو ہی شوق تھا اپنی اکیڈمی میں مجھے داخلہ دینے کا" فرال نے بھی اسکی ذو معنی بات کا جواب اسی کے انداز میں دیا۔ "

ارے آؤ تو صحیح۔ پی ایچ ڈی نہ کروا دی تو کہنا" یامین نے گویا چیلنج لیا۔ "

اچھا اب میں تو سونے لگی ہوں۔ آپ بیٹھے کل کو سوچتے رہیں" جمائی روکتے فرال نے فون بند کرنا چاہا۔ "

کچھ گیلی اور کچھ سوکھی مہندی کی ایک تصویر ہی بھیج دو۔۔۔ یا پھر کھڑکی کے رستے آجاؤں" یامین کے شرارتی لہجے نے اسکی نیند بھک سے "

اڑائی۔

"خبردار جو آپ آئے۔ بھیجتی ہوں تصویر "فرال کو اسکی بات بلاچوں چرا ماننی پڑی۔ یامین نے دھمکی ہی ایسی جاندار دی تھی۔

"ہاہاہا۔۔اوکے بھیجو ویٹنگ۔اپنا خیال رکھنا اللہ حافظ "یامین نے اب کی بار شرافت سے فون بند کر دیا۔

ابھی فون بند کئے زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ واٹس ایپ پر فرال کا میسج آیا۔

جیسے ہی یامین نے کھولا مہندی سے سجے خوبصورت ہاتھوں کی تصویر اسکی رہی سہی نیند بھی اڑا گئی۔

کچھ سوچ کر پھر سے فون کیا۔

"میں سوچکی تھی "تیسری بیل پر فون اٹھاتے ہی ایک ناراض سی آواز یامین کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر گئی۔

"میرا نام کیوں نہیں لکھا مہندی سے "یامین کی بات پر وہ جو لیٹے ہوئے فون کان سے لگائے سن رہی تھی۔ بھک سے نہ صرف اسکی نیند اڑی بلکہ دماغ بھی اڑ گیا۔

"میں کوئی سولہویں صدی کی لڑکی نہیں اور نہ ہی آپ کوئی رانجھا۔ حد ہو گئی۔ بہتر تھا صحافی بننے کی بجائے۔ شاعر یا مصنف بن جاتے۔ یا اللہ۔۔۔رومینس کا ایسا بے ہودہ ذخیرہ ہے آپکے پاس کہ حد نہیں۔

آپکے لئے مہندی لگالی ہے نا۔۔اسے ہی غنیمت سمجھیں۔اور اب میں فون بند کر رہی ہوں خبردار دوبارہ کیا نہیں تو آف کر دوں گی اور کل تب ہی آن کروں گی جب مجھے لینے گھر آئیں گے "یامین کی عقل پر افسوس کرتی کرتی اسے دھمکی دے کر بولی۔

"کہو تو ابھی لینے آجاؤں۔۔۔ویسے ایک بات میں نے نوٹس کی ہے "یامین نے سنجیدہ ہوتے بڑے رازدارانہ انداز میں کہا۔

"وہ کیا؟ "فرال نہ چاہتے ہوئے بھی اس سے پوچھ بیٹھی

"وہ یہ کہ کل کا دن آنے کی آپکو بھی بڑی جلدی ہے بس اوپر اوپر سے ڈرامے کر رہی ہیں "یامین نے مسکراہٹ روک کر اسے غصہ دلایا۔

"مجھے لگ رہا ہے کل آپ بارات لانے کے موڈ میں نہیں۔آپ اچھے سے جانتے ہیں ابا میری کتنی بات مانتے ہیں۔ میں اگر اب بھی کہہ دوں کہ کل میں نے رخصتی نہیں کروانی تو وہ ابھی سب ختم کر دیں گے "فرال نے اسے بہت کچھ باور کروایا۔

"وہی تو ایک ابا اور ایک ابا کی بہو دونوں نے کہیں کا نہیں چھوڑا۔۔"یامین نے آہ و پکار کی۔

"کہیں اور کا ہم چھوڑیں گے بھی نہیں آپکو۔۔ کہیں اور کا آپ سوچ کے تو دکھائیں "یامین کی بات کو وہ جس رنگ میں لے گئی وہ یامین کو مزا دلا گیا۔

"اوہے ہوے۔۔۔۔حسد۔۔۔اور جو اگر میں کہیں اور دیکھ لوں تو۔۔۔۔"یامین نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑی

"تو پھر میں آپکی آنکھیں پھوڑ دوں گی نہ ہوں گی اور نہ کسی اور کی جانب اٹھیں گی "نجانے اسکی بات سن کر فرال کو کیا ہوا۔یکدم حسد کا جذبہ بہت بری طرح اس پر حاوی ہوا۔

PakDigests.org
Blogspot.com

ہاہاہاہا۔۔۔۔اف اس حسد میں کتنی محبت ہے۔۔۔واہ۔۔۔مزہ آ گیا۔۔"یامین اسکی بات کو انجوائے کر رہا تھا۔ "

یامین آپ نے ایسے کیوں کہا ہے"یکدم وہ سنجیدہ ہوئی۔ "

ارے یار مذاق میں کہہ رہا تھا۔آپکو پتہ ہے حسد کسی کی آپکے لئے محبت جاننے کا بہترین آلہ ہے۔اور مجھے خوشی ہو رہی ہے کہ انجانے میں " ہی صحیح میں نے یہ آلہ استعمال کیا ہے۔ نہیں تو یہی سمجھتا کہ میں ہی آپکے لئے مجنوں بن گیا ہے"یامین کی بات پر اسے یک گونہ تسلی ہوئی۔

ریلیکس ہو کر سو جاؤ۔ صرف تنگ کر رہا تھا"یامین نے بات کلئیر کی۔ "

اوکے گڈ نائٹ"فرال نے کچھ لمحے سوچنے کے بعد کہا"

اوکے ڈئیر گڈ نائٹ۔اللہ حافظ "یامین نے بھی اب کی بار شرافت سے خدااافظ کہہ کر فون بند کر دیا۔ "

یامین کے کہنے پر شادی کی تقریب نہایت سادگی سے ہو رہی تھی۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکے دشمنوں کو اس شادی کے متعلق ذرا سی بھی بھنک پڑے۔

لہذا خاندان کے لوگوں کے علاوہ اور کسی کو مدعو نہیں کیا گیا تھا۔یا پھر یامین اور فرال کے گروپ کے لوگ تھے جن میں حمنہ،فاتح اور مراد شامل تھے۔

مہندی کا فنکشن بھی نہیں رکھا گیا تھا صرف رخصتی ہونا تھی۔

یامین مختصر سی بارات کے ساتھ فرال کو لینے آ چکا تھا۔

اف میرے تو ہاتھ پاؤں پھول رہے ہیں۔حالانکہ سب اپنے ہیں پھر بھی۔۔"صائقہ فرال کے کمرے میں آئیں۔جہاں اسکی کچھ کزنز مل کر" اسے تیار کروا رہی تھیں۔

حالانکہ آج تو آپ کو سکھ کا سانس لینا چاہئیے کہ میں یہاں سے جا رہی ہوں"فرال ناراض لہجے میں ماں سے مخاطب ہوئی۔ "

آئینے میں نظر آتے اسکے عکس کو انہوں نے محبت سے دیکھا۔

ٹی پنک اور گولڈن امتزاج کے رنگوں کے فراک اور پاجامے میں ملبوس دوپٹہ سر پر جمائے ہلکے سے میک اپ میں بھی وہ بے حد حسین لگ رہی تھی۔

تیاری مکمل ہو چکی تھی۔اس کی کزنز بس ہاتھوں میں چوڑیاں پہنا رہی تھیں۔

صائقہ نے آگے بڑھ کر اسکے سر پر پیار کیا۔آنسو کے دو قطرے فرال کی آنکھوں سے بہے۔

ماں باپ کا گھر چھوڑنے کی تکلیف ہر لڑکی کو رلا ہی دیتی ہے۔چاہے وہ دنیا کے سامنے کتنی ہی مضبوط کیوں نہ ہو۔

میں کبھی بھی ایسا نہیں سوچ سکتی پاگل۔۔۔"صائقہ نے محبت سے اسے دیکھا۔ "

PakDigestsNovel Blogspot.Com

اگر یہ تیار ہے تو نیچے لے آؤ۔ وہ لوگ زیادہ دیر نہیں بیٹھیں گے "فرال کی آنکھوں سے نکلنے والے آنسوؤں سے نظریں چراتے انہوں نے " اسکی کزنز کو کہا۔

بس لا رہے ہیں خالہ "ان میں سے ایک بولی۔ "

ٹھیک ہے "پھر سے فرال کو دیکھنے سے احتراز کرتیں وہ واپسی کے لئے مڑیں۔ اس کے سامنے کمزور نہیں پڑھنا چاہتی تھیں۔ "

اماں "بہت لاڈ میں ہوتی تو فرال ہمیشہ انہیں ایسے ہی مخاطب کرتی تھیں۔ "

ڈریسنگ کے سامنے موجود چیئر سے اٹھتے ہوئے مڑ کر انہیں دیکھتے اس نے ان کے بڑھتے قدموں کو روکا۔

فرال۔۔ کوئی رونے دھونے کا سین نہ کرنا۔۔۔ میں تمہیں ہنستے ہوئے رخصت کرنا چاہتی ہوں "مڑ کر اسے دیکھتے اسکی آنکھوں میں " ہلکورے لیتے آنسوؤں کو دیکھ کر انہوں نے اسے ٹوکا۔

آپ کو کوئی دکھ نہیں میرے جانے کا؟ "اس نے پھر سے شکوہ کیا۔ "

ارے بے وقوف بھلا اماں باپ بھی بیٹیوں کی جدائی پر خوش ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ شادی ایک ایسا فرض ہے جسے ادا کرنا ہی ہے۔ کون سے ماں " باپ ہوں گے جو اپنی بیٹی کو کسی کو سونپنا چاہئیں۔ مگر میں مطمئن اور خوش اسی لئے ہوں کہ تم یامین کے ساتھ رخصت ہو رہی ہو۔ اور مجھے اتنا یقین ہے کہ وہ تمہارا ہم سے بھی زیادہ خیال رکھے گا۔ بس اسی لئے تمہیں رخصت کرنے پر پریشان اور دکھی نہیں ہوں بلکہ خوش ہوں "اسکے قریب جا کر اسکے کندھوں پر ہاتھ رکھتے انہوں نے فرال کو سمجھایا۔

چلو بس کوئی رونا دھونا مت کرنا۔ اللہ تم دونوں کو ہمیشہ خوش رکھے "اسکے ماتھے پر پیار کرتے وہ تیزی سے مڑ کر باہر نکل گئی مبادا اسکے سامنے " آنسو باہر آ جاتے جنہیں وہ بڑی مشکل سے روک رہی تھیں۔

تم لوگ ابھی تک ایک لڑکی کو قابو نہیں کر سکے۔ کتنے دن ہو گئے ہیں وہ ہٹی کٹی ہو چکی ہے۔ سب کے سب نکمے ہو۔ اور شہزاد تم سے تو " میں بالکل یہ امید نہیں کر رہا تھا کہ تم اب تک یوں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہو۔ ہم کیا بے وقوفوں کی طرح یوں ہی بیٹھے رہیں گے اور اپنی بربادی کا تماشا دیکھتے رہیں گے۔ "پاشا آج پھر جلال میں آ چکا تھا۔ دو ہفتے ہو گئے تھے جب سے وہ کاغذات نہیں مل رہے تھے اور نہ ہی بہزاد کا کچھ اتہ پتہ تھا۔ نجانے کسی نے اسے مار دیا تھا یا زمین نگل گئی تھی یا آسمان اسے کھا گیا تھا۔

پاشا کی پریشانی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ اوپر سے سریندر کا دباؤ وہ چکرا کر رہ گیا تھا۔

شہزاد سمیت بہت سے اور ماتحت اسکے سامنے ہاتھ باندھے کھڑے اسکی گھن گھرج سن رہے تھے۔

سر آپ فکر مت کریں ہم نے آج اس کا انتظام کیا ہے۔ اس لڑکی سمیت اسکے بھائی کو آج اٹھا لانے کا پروگرام ہے۔ ہم منظر پر نہیں آئیں گے " مگر پھر بھی انہیں گزند پہنچائیں گے۔ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے کہ اسکے گھر میں کوئی تقریب ہے۔ بہت سی گاڑیاں وہاں موجود ہیں۔ آپ فکر

مت کریں۔ آج ہمارے دشمن بچ کر نہیں جا سکیں گے "شہزاد نے اسے حالیہ سر گرمی اور اپنے اگلے پلین کے متعلق باخبر کیا۔

ٹھیک ہے مگر بہت احتیاط سے یہ سب کرنا ہو گا۔ مجھے تو اب یقین ہے کہ انکے پیچھے ایجنسیز کے بندے ہوں گے۔ اور اگر ہم انکے ہتھے چڑھ "گ ئے تو سریندر سے بھی بری موت ہمارا مقدر بنے گی۔ یہ معاملہ ایسا ہے کہ میں چھپ کر کہیں باہر پناہ بھی نہیں لے سکتا۔ یہاں سے تو بچ جاؤں گا مگر سریندر مجھے ڈھونڈ نکالے گا۔ اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ میرے بیوی بچے کہاں ہیں۔ انہیں گزند پہنچائے گا۔ " پاشا پریشانی سے ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا۔

آپ پریشان نہ ہوں سر کچھ نہ کچھ حل نکال لیتے ہیں۔ "شہزاد نے اسے تسلی دی۔ "

اسی لمحے فون بجا۔

سریندر کا فون ہے "پاشا نے پریشانی سے کہا۔ "

اس کا حلق بری طرح سوکھ رہا تھا۔

ہیلو "کپکپاتے ہاتھوں سے فون اٹھایا۔ "

مبارک ہو افغانستان میں میرے اہم بندوں کے اڈوں پر تمہارے فوجیوں (گالی) نے حملہ کر کے انہیں مار دیا ہے۔ اب تم اپنی خیر منانا۔" میرے ٹرینڈ کیئیے ہوئے بندوں کا میں حساب اب تم سے اور تمہاری قوم کے ایک ایک بندے سے لوں گا۔ تم نے میرے ساتھ.... سریندر کے ساتھ غداری کی ہے۔ یہ تمہیں بہت مہنگی پڑے گی "اسکی پھنکار پاشا کو منجمد کر رہی تھی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ یہ سب اتنی جلدی ہو جائے گا۔

سریندر۔۔م۔۔م میری بات تو سنو "وہ گھگھیایا۔ "

سب ختم ہو گیا۔ میرے پیسے واپس بھجواؤ جتنی جلدی ہو سکے اور ہاں اپنی موت کی تیاری کر لو "وہ پھر سے دھمکی آمیز لہجے میں بولا۔ "

اس سے پہلے کہ پاشا مزید کوئی التجا کرتا سریندر نے کھٹاک سے فون بند کر دیا۔

وہ کتنی ہی دیر پتھرائی آنکھوں سے فون کو دیکھتا رہا۔

سر۔۔کیا ہوا سر "شہزاد نے بت کی طرح کھڑے پاشا کو آواز دی۔ "

ان خبیثوں کو اب کسی بھی طرح پکڑ کر لاؤ۔ سریندر کے بندوں کے اہم اڈے ہماری غفلت کے باعث تباہ ہو چکے ہیں اور اب وہ ہمیں کسی" صورت نہیں چھوڑے گا۔ اس نے واضح دھمکی دی ہے

پاشا نے سریندر سے ہونے والی تمام گفتگو اسے بتائی۔

آپ فکر مت کریں۔ آج رات وہ دونوں بہن بھائی یہاں ہوں گے۔ "شہزاد نے اسے پھر سے تسلی دلائی۔ "

پاشا ہوں کر کے رہ گیا۔

فرال کو جس لمحے سیڑھیوں سے نیچے لایا گیا سامنے ہی صوفے پر موجود یامین اسے کزنز کے جھرمٹ میں نیچے اترتا دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ خود یامین وائٹ شلوار قمیض پر ٹی پنک واسکٹ پہنے وجاہت کا شاہکار لگ رہا تھا۔

فرال پہلی مرتبہ یوں خاموش نظریں جھکائے کوئی ماورائی مخلوق لگ رہی تھی۔ بہت زیادہ تو نہیں مگر ہلکے اور دزیدہ زیب میک اپ میں وہ یامین کو عام دنوں سے بالکل ہٹ کر لگ رہی تھی۔

سب کھٹا کھٹ اسکی تصویریں لینے میں مگن تھے۔

اسی طرح نظریں جھکائے اسے یامین کے برابر لا کھڑا کیا۔ یامین کو اسکے انداز انوکھے بھی لگ رہے تھے اور ہنسی بھی آ رہی تھی۔

اس سے پہلے کہ فرال کی کزنز اسے صوفے پر بٹھاتیں فاتح، مراد، اور باقی سب کزنز نے صوفہ سنبھال لیا۔

یامین بھی حیران رہ گیا۔

اتنی آسانی سے ہم فرال کو اپنے شہزادے کے پاس بیٹھنے نہیں دیں گے " یامین اور فرال کے مشترکہ کزنز میں سے ایک بولا۔ "

پہلے اپنے شہزادے سے تو پوچھ لیں اسے یہ مداخلت بری نہ لگی ہو" فرال کی پھوپھو کی بیٹی نے یامین کو بھی بیچ میں گھسیٹا۔ "

ہمارا شہزادہ ہماری بات کی نفی کر ہی نہیں سکتا۔ کیوں بھئی" فاتح نے یامین کو جوش دلایا۔ یامین تو برا پھنسا تھا۔ "

فرال کو یہاں بٹھانے کے لئے ہمیں کیا کرنا پڑے گا" پھر سے کسی کزن نے ہانک لگائی۔ "

کچھ زیادہ تردد نہیں بس اپنا پرس ڈھیلا کرنے پڑے گا" اب کی بار مراد بولا۔ "

یہ لیں ڈھیلا کر کے دکھاتے ہیں۔ فرال اپنا پاؤچ ڈھیلا کر کے پکڑو" حمنہ نے فرال کو کہا جسکے ہاتھ پر پاؤچ کی ڈوریاں باندھ کر اسے مضبوط کیا" گیا تھا۔ فرال نے وہ ڈوریاں ہاتھ سے چھوڑیں تو پاؤچ نیچے کو ڈھلک گیا۔

یہ لیں ہو گیا ڈھیلا بس اتنی سی بات" حمنہ نے ان کا صاف مذاق اڑایا۔ "

اتنی آپ چھوٹی بچی کہ ڈھیلا کا مطلب نہیں پتہ۔۔ پیسے نکالیں اس میں سے" مراد نے برا سا منہ بنا کر کہا۔ "

یہ لیں میرے پاؤچ میں اس موبائل کے علاوہ اور کچھ نہیں۔" آخر فرال کے لئے خاموش رہنا دوبھر ہو گیا۔ تو جلدی سے اپنا پاؤچ کھول" کر اس میں سے موبائل نکال کر مزے سے بولی۔

یہ اب آپکے دوست کی ذمہ داری ہے لہذا انہیں سے پیسے نکلوائیں" فرال کی بہن بولی"

اللہ نے واقعی جوڑی صحیح ملائی ہے۔ کنجوس کہیں کے" ان کا ایک کزن افسوس سے سر ہلا کر بولا۔"

چلیں اگر آپ سب نے اتنی محنت سے یہ پلین بنایا ہے تو کیا یاد کریں گے۔۔ یہ لیں" فرال کی بہن نے چار ہزار ہزار کے نوٹ نکال کر انکی" جانب بڑھائے۔

عید مبارک والے نوٹ تو نہیں "فاتح نے مشکوک انداز سے دیکھا سب کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ "

سب بڑے بھی ایک سائیڈ پر کھڑے یہ مکالمہ انجوائے کر رہے تھے۔

یہ لیں بھئ اتنی بے اعتباری "اس نے انہیں دونوں طرف سے نوٹ دکھائے۔"

اوکے "تسلی کے بعد وہ سب اٹھے۔ "

فرال نے ابھی تک نظر اٹھا کر یامین کو نہیں دیکھا تھا جس کی نظریں اسکے چہرے سے ہٹنے کو تیار نہیں تھیں۔

یامین نے اسے ہاتھ کے اشارے سے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

ابھی یامین صحیح سے فرال کے قریب بیٹھ بھی نہیں پایا تھا کہ اسکے موبائل پر فون آنے لگا۔

نمبر دیکھ کر وہ چونکا۔

پھر سب سے ایکسکیوز کرتا ماحد کو اشارہ کر کے باہر کی جانب بڑھا۔

کسی کو انکے آپس میں اشارہ کرنے کا محسوس تک نہ ہوا

یامین۔ماحد کا بازو پکڑ کر ڈرائینگ روم میں لے گیا۔

ساتھ ساتھ پیچھے مڑ کر بھی دیکھ رہا تھا کہ کہیں کوئ انہیں یوں چوری چھپے جاتا نہ دیکھ لے۔

ہوا کیا ہے "ماحد بھی یامین انداز دیکھ کر پریشان سا ہوا۔ "

باہر کچھ گاڑیوں پر پاشا کے بندے آئے ہیں "یامین کی بات پر ماحد کے چہرے پر مزید پریشانی بکھری۔ "

تمہیں کیسے پتہ۔"ماحد نے الجھ کر اسکی جانب دیکھا۔ "

تمہارے خیال میں میں غافل رہتا۔۔۔فرال کا پر فائرنگ پاشا کے بندوں نے کی تھی۔ میں نے اس سڑک پر نسب کیمرے کی ریکارڈنگ" نکلوا کر اس گاڑی کا پتہ کروالیا تھا۔ لہذا اسی دن سے میں نے یہاں کچھ بندے گھر اور خاص طور سے فرال کی حفاظت کے لئے مقرر کر دیئے تھے۔ دو دن سے وہ لوگ یہاں پر ہونے والی ہر سر گرمی سے باخبر ہین۔ کیونکہ اسکے بندے بھی یہاں چھپ کر دن رات یہاں کی نگرانی کر رہے ہیں۔ اب بھی اس وقت وہ لوگ اسلحے سمیت ویادہ تعداد میں موجود ہیں۔ کسی بھی طرح انکی اندر آنے کی کوشش ہم نے ناکام بنانی ہے۔ میں نے فاتح اور مراد کو بھی بتادیا ہے۔اور انکے کچھ بندوں کو اب ہم نے پکڑنا ہے۔ اگر وہ سامنے آکر لڑنا چاہ رہا ہے تو ہم بھی اب سامنے آکر لڑیں گے۔ تمہارے پاس ہماری کٹس موجود ہیں۔ تم فوراوہ لے کر آؤ۔ ہم نقاب میں جائیں گے۔ ابا کو میں نے بتادیا ہے وہ سب کو سنبھال لیں گے۔ میرے بندے ہمیں گائیڈ کریں گے کہ وہ لوگ کس کس جگہ پر ہیں ہمیں چھت پر جاکر ان پر اپنی ڈاٹ گنز سے فائر کر کے انہین بے ہوش کرنا پڑے گا۔ ذرا سا بھی ہنگامہ برپا ہوا تو سمجھو بہت بڑی مصیبت میں پھنس جائیں گے۔ گھر میں کسی مہمان کو گزند نہیں پہنچنی چاہیئے۔اسی لئے ہمیں یہ سب خاموشی سے کرنا ہے "یامین نے سب پلین ماحد کو بتایا۔

ٹھیک ہے۔ تم یہیں ٹھہرو میں کپڑے لے کر آتا ہوں" ماحد کہتے ساتھ ہی ڈرائینگ روم سے نکل کر سامنے بنے سٹور روم کی جانب چل پڑا۔"

دوسری جانب ذکا صاحب نے سب کو کھانے میں مصروف کروادیا تھا تا کہ کوئی باہر ہونے والی گڑبڑ سے واقف نہ ہو سکیں۔

یامین نے انہیں آدھے گھنٹے تک سب کو مصروف رکھنے کا کہا تھا انہیں یقین تھا کہ وہ آدھے گھنٹے میں اپنا کام کر کے آجائے گا۔

ارے بھئی ڈیک پر کوئی گانے شانے تو لگادو۔ ذرا شادی والا ماحول لگے" ذکا صاحب نے وہاں موجود بچوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ "

یہ یامین، ماحد اور ان کے دوست کہاں گئے" صائقہ نے ادھر ادھر دیکھتے کہا۔ "

وہ ذرا ڈرائینگ روم میں بیٹھے ہیں۔ یامین نے کمرہ سیٹ کروانے سے منع کیا تھا تو ذرا اسے سمجھا رہے ہیں۔ اور یار دوست ہیں سو باتیں کرنی ہوتی ہیں آپس میں۔ تو بس وہیں بیٹھے ہیں۔ بیٹا آپ پریشان نہ ہو۔ ابھی کھانا کھالیں گے۔ باقی مہمانوں کو دیکھیں۔ وہ دیکھیں شگفتہ کا میاں ابھی تک ایسے ہی بیٹھا ہے آپ اسے کھانا دیں" ذکا صاحب نے فوراً ان کی توجہ بہن کے خاوند کی جانب مبذول کروائی۔

یامین، ماحد، فاتح اور مراد تیزی سے چھت کی جانب بڑھے۔ سب کالے لباس میں ملبوس، منہ پر ماسک لگائے ہوئے تھے۔ یامین نے ایک ائیر پیس کان میں ڈال رکھا تھا جس سے وہ اپنے باہر موجود ساتھیوں کی آواز سن سکتا تھا اور ان سے مخاطب بھی ہو سکتا تھا۔

ان چاروں کے ہاتھوں میں ڈاٹ گنز موجود تھیں۔

سر ایک گاڑی دائیں جانب موجود ہے اور ایک بائیں۔ اس میں سے کچھ لوگ پچھلے دروازے کی جانب سے اندر پھلانگنے کے چکر میں" ہیں۔

جبکہ جو فرنٹ پر کھڑے ہیں وہ صرف نگرانی کر رہے ہیں کہ کوئی یہاں نہ آنہ جائے۔ آگے والوں کو ہم سنبھال لیں گے آپ پچھلی جانب والوں کو دیکھیں" یامین کے ایک ساتھی کی آواز ائیر پیس میں آرہی تھی۔ وہ باقی تینوں کو اشارہ کرتا ہوا پچھلے حصے کی جانب بڑھا۔ جہاں کالی شلوار قمیضوں میں ملبوس کچھ لوگ گھر کے احاطے میں داخل ہو چکے تھے۔

ہم چاروں اس چھت پر ہر سمت سے پھیل جاتے ہیں تاکہ وہ چکرا جائیں کہ ان پر فائر کس جانب سے ہو رہے ہیں" یامین کی ہدایت ملتے" ساتھ ہی سب چھت کے مختلف حصوں کی جانب بکھر گئے۔

تم لوگ فرنٹ پر موجود پاشا کے سب بندوں کو زہر والی گنز سے فائر کرو۔ تاکہ انکا قصہ تمام ہو۔ ہمیں سب زندہ سلامت نہیں چاہئیں۔ کچھ" کی لاشیں میں پاشا کو تحفے کے طور پر بھجواؤں گا بالکل ایسے جیسے وہ نجانے کتنے معصوموں کی لاشیں انکے ماں باپ کو بھجوا چکا ہے۔ اس درندے کے ماتحت تک زندہ نہیں بچنے چاہئیں۔ یہ اسکی جانب میرا دوسرا سرپرائز ہو گا" یامین چٹانوں سے سخت لہجے میں کہہ کر اپنے نشانے پر موجود پاشا کے بندوں پر ڈاٹ گنز سے خاموش فائر کرنے لگا۔

دیکھتے دیکھتے چھ بندوں کا انہون نے نشانہ لے کر انہیں بے ہوش کر دیا۔

سر باقیوں کا کام بھی ہو گیا ہے۔ یہ سب کل ملا کر اٹھارہ بندے تھے۔" بیس منٹ کے اندر اندر انہوں نے سب حالات پر قابو پا لیا۔ "
یامین نے فرال کے گھر کے موجود ارد گرد کے گھروں کے درختوں اور گلی میں فقیر اور گول گپے بیچنے والوں کے روپ میں اپنے بیس بندے بٹھائے ہوئے تھے۔ تین بندے تو فرال کے اپنے گھر کے تین بڑے درختوں میں ہر وقت اور ہمہ وقت چھپے ہوئے تھے۔
تھینک یو۔ اب تم لوگ انہیں انکے اصل ٹھکانوں پر پہنچاؤ اور یہ کام اگلے آدھے گھنٹے تک ہو جانا چاہئیے۔ تا کہ گھر کے کسی بھی بندے کے نکلنے سے پہلے یہاں کیا کچھ ہوا اسکے نشانات تک باقی نہ رہیں۔ کچھ کو میرے کوارٹرز میں بھجواؤ ہم ان سے وہیں نمٹ لیں گے" یامین نے اپنے ماتحتوں کو ہدایات دیں۔
ٹھیک ہے سر۔۔۔ ویسے شادی مبارک" ایک ماتحت اسکے حکم کی سرتابی کرتا ہوا شرارتی لہجے میں بولا۔ "
تیری بھی جلد ہو گی۔ دل چھوٹا نہ کر" کچھ لمحے پہلے والے ایک شکاری اور دشمن کے روپ والے یامین اور اس یامین میں زمین آسمان کا فرق لگ رہا تھا۔
یہ سب کیا تھا" فاتح اور مراد ابھی تک نہیں جانتے تھے کہ یہ سب کون اور کیوں کروا رہا ہے۔ جب جب یامین نے انہیں کوئی کام کرنے کا حکم دیا انہوں نے کبھی اس سے کیوں، اور کس لئے جیسے سوال نہیں اٹھائے تھے۔
اب بھی کچھ دیر پہلے یامین کے ملنے والے میسج پر انہوں نے آنکھیں بند کر کے بس یامین کا حکم مانا۔
اصل بات صرف یامین اور ماحد ہی جانتے تھے۔
انکے پوچھنے پر یامین نے سب قصہ بتایا۔
یہ شخص اب ہمارے ہاتھوں مر کر ہی رہے گا" فاتح نے غصے سے دانت کچکچا کر کہا۔ "
اسے وقت کے اور بہت سے فرعون مار ڈالیں گے۔ میں ایسے گندے انسان کے خون سے اپنے ہاتھ نہیں رنگنا چاہتا۔ خیر اب نیچے چلو۔ باقی ڈسکشن ہم کل کریں گے" یامین نے انہیں فوراً وقت کی نزاکت کا احساس دلایا۔
تو کل بھی ہماری جان نہیں چھوڑے گا" مراد کی بے زار آواز نے یامین کو رک کر اسے گھورنے پر مجبور کیا۔ "
بیٹا تم لوگوں کی جان میں نے کبھی نہیں چھوڑنی" انہیں دھمکاتا وہ سب سے پہلے چھت سے نیچے اترا۔ "
باقی سب بھی اسکے پیچھے تھے۔
کپڑے چینج کر کے ڈرائینگ روم کے ہی راستے سے وہ چاروں باہر آئے۔
تم لوگوں کی باتیں ابھی بھی ختم نہیں ہوئیں۔ کھانا ٹھنڈا ہو گیا ہے" صائقہ نے چاروں کو دیکھ کر لتاڑا۔ "
ہم اسے فرال کو قابو کرنے کے گر سکھا رہے تھے۔" فاتح کی بات پر یامین اور فرال کے علاوہ باقی سب نے قہقہہ لگایا۔ "
یامین ایک نظر فرال کے جھکے چہرے پر ڈال کر اسکے ساتھ آ کر بیٹھ گیا۔

کھانا لائیں بھئ"اس نے ہانک لگائ۔"

آپ نے کھا لیا"یامین نے ہولے سے فرال سے پوچھا۔"

مگر آس پاس موجود لوگوں کو وہ آواز آ گئ۔

دیکھیں کتنی جلدی ہمارے سمجھانے کا اثر ہوا ہے"ماحد نے یامین کو شرارت سے دیکھ کر کہا۔"

ایک مرتبہ پھر سے محفل زعفران زار بن گئ۔

یارا اگر آج قسمت سے میں تم لوگوں کے ہتھے چڑھ ہی گیا ہوں تو کیا ضروری ہے کہ اگلے پچھلے سب بدلے ایک ہی مرتبہ میں نکالو"یامین" نے بھی اب ان کی کلاس لینے کی ٹھانی۔

پہلی بار تو ہمیں یہ موقع ملا ہے"مراد نے اسکے پاس بیٹھتے اسکے کندھے پر دھپ مارتے ہوئے کہا۔"

کھانا آ چکا تھا اور وہ چاروں یامین کے پاس ہی بیٹھے تھے۔

باقی سب اس وقت چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔

اور ان شاءاللہ آخری موقع بھی ہے۔"یامین نے انہیں خشمگیں نظروں سے دیکھا۔"

تم لوگوں کی باریاں بھی ابھی آنی ہیں۔ میں بھی جو نی غدار بن کر اسی طرح آنکھیں پھیر لوں گا"یامین اپنی رو میں پیچھے ہوا۔ مگر کندھا ساتھ" بیٹھی فرال کے شانے سے لگا۔

ایک عجیب سی بو فرال کو اسکے ملبوس سے آئ۔

اب کی بار اس نے نظر اٹھا کر ساتھ بیٹھے یامین کو الجھن بھری نظروں سے دیکھا۔

کچھ دیر پہلے کی انکی غیر حاضری کے بارے میں سوچ کر وہ کسی نتیجے پر پہنچی۔

ماحد پانی دینا"سامنے بیٹھے کھانا کھاتے ماحد سے مخاطب ہوئ۔"

اس نے گلاس میں پانی بھر کر فرال کی جانب بڑھایا۔ فرال نے گلاس تھامتے اسے قریب کرتے ہولے سے سونگھا اور پر اپنے شک پر یقین ہوا۔

جیسے ہی وہ سب کھانا کھا کر فارغ ہوئے۔

فرال نے یامین کو صوفے کی پشت کے ساتھ ٹیک لگاتے دیکھا۔

بس کر دو باقی کا گھر جا کر دیکھ لینا۔ یقین کرو جتنی دیر کہو گی خاموشی سے بیٹھا رہوں گا۔ ہلوں گا بھی نہیں"یامین نے اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ" کر ٹوکا۔

تھوڑی دیر پہلے کسے اسکی آخری آرامگاہ تک پہنچا کر آئے ہیں۔ اور وہ بھی میرے بغیر"فرال نظروں کا زاویہ بدلتے ہوئے ہولے سے بولی۔"

اسکی بات سن کر بڑی محظوظ کن مسکراہٹ یامین کے چہرے پر بکھری۔

"آپکو نہ انٹیلی جینس میں ہونا چاہئیے۔ جاسوس محبوبہ پلس بیوی" یامین نے مسکراہٹ دباتے ہوئے اسے کن اکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں بھی حیران سوچ رہی تھی کہ یہ ٹولہ گیا کہاں ہے" اس نے آنکھیں گھمائیں۔

"اگر یہ سوچنے کی بجائے آپ یہ سوچ لیں کہ آج آپ کی شادی ہے تو اس میں کوئی برائی نہین۔ اور میں آپکے ساتھ اس وقت آپکا کزن نہیں شوہر بیٹھا ہوں تو یہ تو کمال ہی ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر پہلے شرماتی ہوئی ہی بہتر لگ رہی تھیں۔ کم از کم سلطانہ ڈاکو والی بو تو نہیں آ رہی تھی"

یامین نے اسے اس موقع اور اپنے درمیان بننے والے نئے رشتے کا احساس دلایا۔

"چلیں بھئی اب ہمیں اجازت دیں" ذکا صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔

جھٹا جھٹ کوئی فرال کی چادر پکڑ کر لایا تو کوئی قرآن مجید۔

رخصتی کے وقت وہ جو نہ رونے کا عہد لئیے بیٹھی تھی۔ سب سے لپٹ لپٹ کر خوب روئی۔

یامین کے گھر پہنچ کر کچھ رسومات کے بعد اسے یامین کے کمرے میں پہنچایا گیا۔

سادگی سے سجا کمرہ جس میں جابجا گلاب کی پتیاں بکھرا کر موم بتیوں کو جگہ جگہ لگا کر ماحول کو بے حد خوبصورت بنایا گیا تھا۔

فرال کو روایتی انداز میں بیٹھ پر بٹھا کر سب لڑکیاں جا چکی تھیں۔

کمرے میں اکیلی بیٹھی وہ یامین کا انتظار تو کیا کر رہی تھی۔

رخصتی کے بعد اب دماغ چلنا شروع ہوا تو فوراً حمنہ کو واٹس ایپ پر میسج کیا۔

"تمہیں پتہ ہے آج کیا ہوا" تھوڑی دیر بعد حمنہ کا میسج آیا۔

"ان لوگوں نے ہمیں بتائے بنا کوئی مشن کیا ہے۔ اور وہ بھی وہاں پر بیٹھے ہوئے۔ تمہیں پتہ ہے یہ چاروں کھانا لگتے ہی ڈرائینگ روم میں نہیں تھے بلکہ گھر سے باہر یا چھت پر کہیں تھے۔" فرال نے تفصیلی میسج کیا۔

"تمہیں کیسے پتہ کہ انہوں نے کوئی مشن ہی کیا ہے۔ ہو سکتا ہے واقعی ڈرائینگ روم میں بیٹھے باتیں کر رہے ہوں" حمنہ کو یقین نہ آیا۔

"یار یامین جب کھانے کے ٹائم میرے پاس بیٹھا تھا تب اس سے ڈاٹ گن کے فائر کی سمیل آ رہی تھی۔ تمہیں پتہ ہے نہ اس میں ایک خاص کیمیکل ہوتا ہے جو کسی انسان کو لگ جائے تو وہ فوراً بے ہوش ہو جاتا ہے۔ میں نے اپنے شک کو یقین میں بدلنے کے لئے ماحد کو کہا کہ مجھے پانی دو۔ اور جب اس نے گلاس پکڑایا تو اسے قریب کر کے سونگھنے پر پھر سے ڈاٹ گن کی بو آئی۔ اور یوں میرا شک یقین میں بدل گیا"

فرال نے اسے اپنی کارگزاری بتائی۔

""میں فاتح اور مراد سے اگلواتی ہوں۔ اور اب اللہ کی بندی انسان بن کر۔۔ یامین کو اچھی بیوی بن کر دکھاؤ۔ ہو کہاں تم۔ اور یامین کہاں ہے""

حمنہ نے اسے سمجھایا۔

میں کمرے میں اکیلی بیٹھی بور ہو رہی تھی۔ یامین ابھی باہر ہی ہیں۔ سوچا تمہیں اپ ڈیٹ دوں۔۔اور ایک بات بتاؤ۔اچھا انسان بنوں یا" بیوی "اس نے غیر سنجید گی سے کہا۔

تم ابھی بیوی ہی بن کر دکھادو تو مہربانی ہو گی۔اب بند کرو فون اگر یامین آگیا اور اسے پتہ چل گیا کہ تم مجھ سے باتیں کرنے میں مصروف ہو" تو تمہارے ساتھ ساتھ مجھے بھی جوتے پڑیں گے۔"حمنہ حقیقت میں یامین سے بہت ڈرتی تھی۔

مجھے کوئی جوتے نہیں مار سکتا"فرال نے برا منایا۔ "

اچھا بند کرو۔۔۔نہیں مار سکتا تو اب وہ مارے گا"حمنہ نے اسے پھر ڈرایا۔ "

اسکے جوابی میسج کرنے سے پہلے یامین اندر آچکا تھا۔

فرال نے موبائل بند کر دیا۔

شکر ہے جناب میرا انتظار کر رہی ہیں۔نہیں تو میں سمجھا تھا منہ دھل چکا ہو گا"یامین نے دروازہ لاک کرتے واسکٹ اتارتے ہوئے ایک" اچٹتی نگاہ فرال کے صبیح چہرے پر ڈالی۔

ویسے تو منہ دھل ہی گیا ہے رو رو کر"اسکے قریب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے یامین نے غور سے اسکے چہرے کو دیکھا۔ "

آپکی رخصتی ہوتی تو آپکو پتہ ہوتا کہ ماں باپ کو اپنے گھر کو چھوڑنے کا دکھ کتنا ہوتا ہے"ایک ناراض نگاہ یامین پر ڈال کر اس نے نظریں جھکا" لیں۔

وہ اتنے غور سے اسے دیکھ رہا تھا اور اسی بات سے فرال کی جان جاتی تھیں۔عجیب سا ارتکاز ہوتا تھا اسکی نظروں میں جو فرال کے ہاتھ پاؤں پھلا دیتا تھا۔

اور آپ نے مجھے ابھی بتانا ہے کہ کیا مشن کیا تھا:اس نے یامین کی جانب دیکھتے انگلی اسکی جانب کر کے گویا اسے تنبیہ کی۔ "

یامین نے اسکا وہی ہاتھ اپنی گرفت میں لے کر مسکراہٹ چھپائی۔

لوگ آج کی رات اپنی محبتوں کی داستان ایک دوسرے سے شئیر کرتے ہیں۔ایک دوسرے کو بتاتے ہیں کہ وہ اب تک کتنے ادھورے" تھے۔اور ایک میں غریب ہوں۔جو آج کی رات بھی اپنی بیوی کو اپنا مشن بتائے گا۔لڑکی کب سدھرو گی"یامین نے گویا اسکی بات پر سر پیٹ لیا۔

کبھی نہیں"اس نے شرارت سے کہتے ہاتھ کھینچنا چاہا جو مضبوط گرفت میں تھا۔ "

آپ کا کوئی علاج نہیں ویسے۔۔۔"یامین نے افسوس سے سر ہلایا۔اسکے پاس سے اٹھ کر موبائل اور والٹ جیب سے نکال کر سائیڈ ٹیبل پر" رکھا۔

میں ابھی آکر آپکو سیدھا کرتا ہوں" واش روم کی جانب قدم بڑھاتے اسے ایک نظر دیکھا۔ "

فرال مسکرا کر رہ گئ۔

اپنے اندر پیدا ہونے والے انوکھے سے احساس سے نظریں چرانے کے لئے وہ اوٹ پٹانگ حرکتیں اور باتیں کر رہی تھی۔

ابھی وہ اپنی سوچوں میں تھی کہ یامین کے موبائل پر کال آئ۔

فرال نے ایک نظر واش روم کے بند دروازے کو دیکھا پھر کچھ سوچ کر فون اٹھالیا۔ مگر دوسری جانب سے آنے والی آواز نے اسے منجمد کر دیا۔

ہیلو۔۔ یامین آپ دو دن سے نہیں آئے۔ کیا ہوا ہے کیسے ہیں۔ سب ٹھیک تو ہے۔ اصل میں یہاں ارد گرد والوں کو یہی پتہ ہے کہ میں" آپکی بیوی ہوں۔ تو دو دن سے آپکو نہ آتا دیکھ کر آج ساتھ والے فلیٹ کی آنٹی پوچھ رہی تھیں کہ کہیں تمہارا میاں تمہیں چھوڑ کے تو نہیں چلا گیا۔ اب میں ان کو کیا کہتی۔ پلیز آپ صبح آجانا" دوسری جانب ایک لڑکی یامین کی بیوی کی حیثیت سے مخاطب تھی۔

فرال کا دماغ چکرا کر رہ گیا۔

خالی خالی نظروں سے واش روم سے نکل کے آتے یامین کو دیکھا۔

جو اپنا موبائل اسکے ہاتھ میں دیکھ کر جان گیا کہ کوئ گڑبڑ ہوئ ہے۔

اب پاکستان میں آپکے علاوہ میرا کوئ نہیں کس کے پاس جاؤں"

ہیلو۔۔ یامین آپ کچھ بول نہیں رہے" وہ پھر سے پریشان آواز میں بولی۔ فون کے اس جانب مسلسل خاموشی پر وہ لڑکی جو خود کو یامین کی" بیوی کہہ رہی تھی۔۔۔ تھوڑا چونکی

فرال نے فون بند کر کے بیڈ پر پھینکتے بے یقین نظروں سے یامین کو دیکھا۔

.جو موبائل ہاتھ میں لئے ریسینٹ کال کو چیک کر کے ہونٹ بھینچ کر فرال کی جانب ایک نظر دیکھ کر رہ گیا

کیا کہہ رہی ہے یہ لڑکی۔۔ کون ہے۔۔ کیا لگتی ہے آپکی وہ کیوں اتنے دھڑلے سے خود کو۔۔۔۔۔۔ کیوں کہہ رہی ہے وہ یہ سب "فرال کی" آنکھوں کی بے یقینی یامین کی ساکت نظروں کو دیکھ کر کچھ اور بڑھی۔ فرال کی بات سے زیادہ اسکا کڑوا اور لہجہ یامین کو غصہ دلا گیا

بس۔۔۔۔ "یامین نے اسے خاموش کروایا جواب غصے سے اسے دیکھ رہی تھی۔ کیا کیا نہ ٹوٹا تھا آج یقین۔ مان اور سب سے بڑھ کر محبت کا" وہ محل جو یامین نے ہر لمحہ اسکے دل میں بنایا تھا۔

سب کچھ چکنا چور ہو گیا تھا

جب آپکی زندگی میں پہلے سے ہی کوئ اور ہے تو میرے یہاں ہونے کا کیا جواز ہے۔ کیوں لائے مجھے۔۔ اس۔۔۔ اس قسم کی بے وفائ کا تماشا" دکھانے کے لئے۔ یا پھر خاندان کے سامنے آپکی سچائ کھل جانے کے ڈر سے۔ لوگوں کے خوف سے مجھے اپنایا ہے کیا آپ نے۔۔۔ جواب دیں

PakDigestBlogger.Blogspot.Com

یامین" وہ پھٹی پھٹی نظروں سے اسے دیکھتی آنکھوں سے بھل بھل گرنے والے آنسوؤں کو روک نہیں پائی۔

شراکت کوئی عورت برداشت نہیں کرسکتی۔اور یامین کی محبت میں شراکت تو وہ کسی صورت برداشت نہیں کرپارہی تھی۔

وہ آنکھیں جن میں صرف اسکے لئے محبت تھی وہ کسی اور کو بھی محبت سے دیکھتی ہوں گی۔

یہ سوچ کرہی فرال نے آنکھیں میچ کر آنسوؤں کو بہنے دیا۔

کیا یہ لڑکی کورس کے دوران آپ سے ملی تھی۔یا یہی آپکا اصل کورس تھی" آنکھیں صاف کرتے بیڈ سے اتر کر یامین کے سامنے کھڑے" ہوتے اسے طنزیہ نظروں سے دیکھا۔

یامین جبڑے بھینچے خاموش کھڑا تھا۔وہ کچھ کہہ کیوں نہیں رہا تھا۔کوئی تردید کیوں نہیں کررہا تھا۔

کاش وہ کہہ دے کہ یہ غلط فہمی ہے جھوٹ ہے۔کوئی تنگ کررہا ہے۔

مگر اسکی جانب خاموشی تھی مہیب خاموشی۔

بہت سی حقیقتیں ویسے نہیں ہوتیں جیسے وہ ہمارے سامنے آجاتی ہیں۔وقت ان کی اصل حقیقت بتاتا ہے۔میں آپ سے صرف یہ کہوں" گا۔اس حقیقت کی حقیقت جاننے کے لئے کچھ دن انتظار کریں۔میں کسی قسم کی کوئی وضاحت کوئی تردید نہیں کروں گا۔کیونکہ آپکی بے اعتباری کے بعد سب باتیں بے معنی ہیں" کچھ دیر کی خاموشی کے بعد یامین نے جو کچھ کہا وہ فرال کو یقین دلانے کے لئے بہت لنگڑی لولی وضاحت تھی۔

میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ آپ میرے ساتھ یہ سب کریں گے۔اتنی بودی محبت تھی آپکی" فرال نے استہزائیہ انداز میں کہا۔ "

جب کوئی اور عورت آپکی زندگی میں آہی چکی ہے تو میرے یہاں ہونے کا کوئی جواز نہیں۔اسی کو یہاں موجود ہونا چاہئیے تھا۔مجھے ابھی اسی" وقت یہاں سے جانا ہے۔۔میں کسی قسم کی شراکت یا بندر بانٹ برداشت نہیں کرسکتی۔۔آپ نے تو میری محبت تقسیم کرہی دی میں نہیں کرسکتی" فرال مضبوط لہجے میں کہتی دروازے کی جانب مڑی۔

اسے دروازے کی جانب بڑھتا دیکھ کر یامین طیش میں آیا۔

آپکی عقل میں ایک بات نہیں آرہی میں کیا کہہ رہا ہوں۔کچھ دن صبر کرلیں۔سب حقیقت سامنے آجائے گی" اسے بازو سے پکڑ کر اپنی" جانب کھینچتا اسکے سجے سنورے چہرے کو غصے سے دیکھا۔

ہاں جب فون والی حقیقت میں یہاں آکر سب کو بتائے گی کہ میں بھی یامین کی بیوی ہوں۔میں صرف یہ بات سن گئی یہی بہت سمجھیں" اس سے زیادہ اس حقیقت کو برداشت کرنے کی مجھ میں ہمت نہیں۔اور آپکو شرم نہیں آرہی مجھے یہاں روکتے۔کس منہ سے روک رہے ہیں۔جب محبتیں ساری اس پر لٹا چکے تو میرے لئے کیا ہے اب آپکے پاس صرف فرائض کی ادائیگی۔میں آپکو وہ بھی معاف کرتی ہوں۔ کیونکہ مجھے آپکے ساتھ نہیں رہنا۔میں واپس جاکر خلع کا کیس دائر کروں گی" اپنا بازو چھڑانے کی کوشش کرتے وہ سرد لہجے میں بولی۔

آپ نے یہاں سے ایک قدم بھی باہر نکالا تو ٹانگیں توڑ دوں گا۔ دماغ خراب کر دیا ہے۔ کب سے آپکی فضول باتیں سن رہا ہوں۔ اور ایک" بات یاد رکھنا میں وضاحتیں تو مر کر بھی نہیں دوں گا۔ یقین اور اعتبار اس رشتے میں سب سے پہلے آتے ہیں۔ وہ ہی نہ رہیں تو خالی خولی محبت اس رشتے ہو برقرار نہیں رکھ سکتی۔ اور آپ نے تو پہلے قدم پر ہی اس رشتے میں دراڑ ڈال دی ہے۔ مگر میں پھر بھی اسے نبھاؤں گا۔" پر تاسف نظروں سے اسے دیکھتے وہ ایک ایک لفظ چبا کر بولا۔

اور آئندہ خلع والا خناس اس دماغ میں گھسا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔" یامین کا غصیلا لہجہ فرال کو منجمد کر گیا۔ "

اسکی کنپٹی کو انگلی سے ٹھونکتے ہوئے اپنی شرربار نگاہوں سے اسے دیکھا۔

یہاں پر یہ بات بٹھالو کے میں چاہے دوسری، تیسری یا چوتھی شادی کروں۔ آپ ساری زندگی میرے ساتھ رہو گی۔۔۔ اگر مجھ سے جان" چھڑواؤ گی تو صرف ایک ہی صورت میں" فرال دم سادھے اسکے غصے بھرے انداز دیکھ رہی تھی۔

جن آنکھوں کو صرف محبت سے اپنی جانب دیکھتے دیکھا تھا۔ آج ان میں سوائے غصے کے اور کوئی تاثر نہیں تھا۔

موت کی صورت" یامین کی بات فرال کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی پھیلا گئی۔ "

یامین نے غصے سے اسکا بازو اس طرح چھوڑا کہ فرال لڑکھڑا گئی۔

میں تو اب سے بے اعتبار ہوں۔ مگر یہ بات یاد رکھنا کہ آپکا بھائی۔ ماحد میرے اس خفیہ عشق اور شادی سے اچھی طرح واقف ہے۔۔۔" زہر' خند مسکراہٹ اسکی جانب اچھالتا یامین کمرے سے باہر جا چکا تھا۔

فرال وہیں کھڑی کی کھڑی رہ گئی۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ ماحد جانتا تھا۔ اور اس نے کسی کو بھی اس بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ کیا اسے یامین کی دوسری شادی سے کوئی فرق نہیں پڑھتا تھا۔

بھائی تو بہنوں کو ذرا سی تکلیف دینے والے کو گزند پہنچاتے دیر نہیں لگاتے اور ماحد نے جانتے بوجھتے۔

کیا وہ اتنی ہی بوجھ تھی سب پر۔

سر تھامے وہ بیڈ کے کنارے پر ٹک گئی۔ پہلے یامین کی بے وفائی پر آنسو بہائے تھے۔

اب ماحد کی خود غرضی پر آنسو بہا رہی تھی۔

رات کے تیسرے پہر پاشا اپنے گھر میں پریشانی سے ٹہلتا اپنے بندوں کی واپسی کا انتظار کر رہا تھا۔

شہزاد ہر لمحہ اسکے ساتھ تھا۔

انٹر کام پر چوکیدار نے جو خبر سنائی وہ پاشا کے ہوش و حواس ختم کر گئی۔

کیا بکواس کر رہا ہے یہ" وہ غصے سے شہزاد پر چلایا۔ "

"سر چلیں دیکھتے ہیں۔

شہزاد پاشا کا ہاتھ تھامے گھر کے ملازمین کو ساتھ لئے باہر لان میں آیا۔ جہاں بارہ بندوں کی لاشیں موجود تھیں۔

پاشا پھٹی پھٹی نظروں سے اپنے بندوں کی یہ حالت دیکھ رہا تھا۔

اسی لمحے پاشا کا موبائل اٹھائے ایک ملازم اسکے پاس آیا۔

"سر جی کسی نمبر سے مسلسل کال آرہی ہے" ملازم نے موبائل اسکے ہاتھ میں پکڑایا۔

غائب دماغی سے اس نے فون پکڑا۔

شہزاد خاموش تھا۔ اسے بھی پاشا کی طرح یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکے اتنے کار آمد بندوں کو کوئی اتنی آسانی سے مار ڈالے گا۔ آگے بڑھ کر وہ لاشوں کو چیک کر رہا تھا۔

کسی کے جسم پر کسی بھی قسم کے تشدد کے نشان نہیں تھے۔ کسی کے گردن، کسی کے دل اور کسی کے ماتھے پر ایک گولی کے نشان تھے۔

"انہیں پوسٹ مارٹم کے لئے بجھواؤ" شہزاد نے ملازموں میں سے ایک کو حکم دیا۔

ساتھ ہی شہزاد نے ایک پولیس آفیسر کو فون کر دیا کہ کچھ لاشیں آرہی ہیں۔ انکے بارے میں کوئی بھی رپورٹ بنائے بنا انہیں پوسٹ مارٹم کروالیا جائے۔

ابھی شہزاد فون کر کے فارغ ہی ہوا تھا کہ پاشا کے فون پر کسی انجان نمبر کی کال آنے لگی۔

پاشا اب بھی شاکڈ کھڑا تھا کہ شہزاد نے قریب آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھتے اسے فون کی جانب متوجہ کیا۔

پاشا نے خالی خالی نظروں سے فون کی جانب دیکھتے اٹھایا۔

"کیسے ہو پاشا۔ تحفہ مل گیا۔۔ کیسا لگا" دوسری جانب سے ایک انجان آواز اسکے بندوں کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

"تت۔۔ تم کون۔۔ کون ہو تم" وہ ہکلایا۔

"تمہاری موت۔۔۔۔ نہیں نہیں۔۔ میں تمہارے جیسے گندے اور غدار درندے کے خون سے اپنے ہاتھ نہیں رنگوں گا۔ بس تمہیں باخبر کرنا تھا کہ ہم بھی بے خبر نہیں بیٹھے۔۔۔ تم اس ملک کے معصوم پھولوں کو کس کس طرح کچل چکے ہو۔ آج تمہیں شاید انکے ماں باپ کی طرح تھوڑی سی تکلیف محسوس ہو۔۔۔

اور دوسری بات جس طرح تم اس ملک کے ساتھ غداری کر رہے ہو۔ جلد ہی اپنے ان بندوں کی طرح اپنے انجام کو پہنچو گے۔

اور آخری اور سب سے اہم بات۔ جس لڑکی کے گھر پر آج تمہارے بندے نقب لگانے آئے تھے۔ اگر اسکے گھر پر دوبارہ حملہ کرنے کی کوشش کی۔۔ یا اس لڑکی اور اسکے گھر والوں کے آس پاس بھی تمہارے بندے نظر آئے تو کل کو تمہارے بندے نہیں تمہارے بچے یوں خون میں لپٹے تمہارے پاس تحفے کے طور پر بھیجوں گا۔" ساتھ ہی دوسری جانب سے پاشا کی کوئی بھی بات سنے بنا فون رکھا جا چکا تھا۔

کون تھا سر "شہزاد نے پاشا کے لٹھے کی طرح سفید پڑتے چہرے کو دیکھ کر پوچھا۔ "

ایجنسی کا کوئ بندہ تھا۔ میں نے تمھیں کہا تھا نا کہ ہم انکی نظروں میں آگ ئے ہیں۔ میں نے غلط نہیں کہا تھا۔ وہ سب جان چکے ہیں۔ "

میرے سامنے اب صرف موت کھڑی ہے۔۔" پاشا کی آواز خوف میں ڈوبی تھی۔

"سر یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ انکے پاس کیا ثبوت ہے"

سب ثبوت وہ لے گ ئے ہیں میرے گھر سے اور سب سے اہم میرے اپنے بندے کو" پاشا دھاڑا۔ "

ختم کرو یہ سب۔۔ میں کچھ عرصے کے لئے روپوش ہونا چاہتا ہوں۔ اسکے علاوہ اور کوئ چارہ نہیں" پاشا نے کچھ سوچ کر کہا۔ "

کہاں جائیں گے ابھی سر "شہزاد بھی پریشان تھا۔ "

سوچتا ہوں کچھ "پریشانی سے وہ اندر بڑھا۔"

صبح جس وقت فرال کی آنکھ کھلی سر بھاری ہو رہا تھا۔ رات میں کپڑے چینج کر کے وہ کمرے میں آ کر بیڈ کے ساتھ نیچے لگ کر بیٹھ گ ئ تھی۔ اپنے حالات پر غور کرتی رہی۔ قسمت نے اس سے کیا کھیل کھیلا تھا سوچ سوچ کر اسے لگا اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔ وہیں سوچتے سوچتے وہ کب سوئ وہ نہیں جانتی تھی۔

مگر اس وقت جب اسکی آنکھ کھلی تو خود کو بیڈ پر پایا۔

گردن گھما کر بیڈ کے دوسری جانب دیکھا تو یامین مزے سے منہ دوسری جانب کیئے سویا ہوا تھا۔

یکدم غصہ عود کر آیا۔ یہ سوچ کر کہ یامین نے اسے نیچے سے اٹھا کر اوپر بیڈ پر لٹایا ہو گا۔ وہ اب اس شخص کا ہاتھ بھی اپنے وجود پر برداشت نہیں کرنا چاہتی تھی۔

تیزی سے بیڈ پر اٹھ کر بیٹھی۔

شانوں سے ذرا نیچے آتے کھلے بالوں کو سمیٹا۔

آج شام میں فرال کے گھر والوں نے یامین کی طرف آنا تھا۔

باقاعدہ کوئ ولیمہ نہیں تھا۔ بس فرال کے گھر والوں اور کچھ اور خاندان کے لوگوں کو بلا کر چھوٹی سی دعوت کا انتظام کرنا تھا۔

کچھ سوچتے ہوئے فرال اٹھی۔ واش روم کی جانب بڑھ رہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئ۔

یامین بھی دستک کی آواز پر اٹھ چکا تھا۔ فرال اسے نظر انداز کرتی واش روم کی جانب بڑھ گ ئ۔

یامین نے ترچھی نظروں سے اسے واش روم میں بند ہوتے دیکھا۔

اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بالوں میں ہاتھ پھیرے۔۔

تھوڑی دیر بعد فرال ہاتھ منہ دھو کر باہر نکلی۔

اب بھی یامین کو نظرانداز کرتی۔تولیے سے منہ خشک کر کے آئینے میں دیکھتے ہوئے بالوں میں برش کرنے لگی۔

یامین خاموش نظروں سے اسکا جائزہ لے رہا تھا۔

فرال اسکی نظریں خود پر محسوس کر رہی تھی۔

فشار خون بڑھنے لگا۔

برش ڈریسنگ ٹیبل پر زور سے پٹخ کر غصے سے مڑ کر یامین کو دیکھا

آئندہ آپ نے میری طرف دیکھا تو میں لحاظ نہیں کروں گی جو ہاتھ میں ہوگا مار دوں گی" یامین مسکراہٹ دبائے اب بھی اسکی جانب دیکھ" رہا تھا۔

میں یہ سب صرف مصلحتاً برداشت کر رہی ہوں۔یہ مت سمجھئے گا کہ آپ سے ڈر گئی۔ڈرتی میں کسی سے نہیں۔۔۔اور نہ ہی ساری زندگی" آپکے ساتھ رہنے پر بھی تیار ہوں۔جس وقت کا انتظار کرنے کا آپ نے رات مجھے کہا ہے۔تو آپ بھی کان کھول کر سن لیں۔آپ بھی وقت کا انتظار کریں اور پھر دیکھیں میں کرتی کیا ہوں" یامین کو دھمکاتے ہوئے اسے باور کروایا کہ وہ فرال ہے۔وہی فرال جو خود کے لئے دنیا سے ٹکرانے کا حوصلہ رکھتی ہے۔

مجھے خوشی ہوئی یہ دیکھ کر کہ آپ نے میری بات کو کسی حد تک سمجھ لیا۔مجھے اور کچھ نہیں چاہئیے۔بس آپ میری نظروں کے سامنے رہو""" وہی لہجہ۔وہی مٹھاس۔۔وہی محبت۔۔

فرال نے لمحہ بھر کو آنکھیں میچ کر خود کو پھر سے کسی دھوکے میں آنے سے روکا۔

آپ نے شاید ٹھیک سے سنا نہیں۔کہ میں آپ سے اپنے اس تعلق کو ختم کرنے کے وقت کی بات کر رہی ہوں" اس نے چبا چبا کر اپنے الفاظ" دہرائے۔

اور میں بھی آپ سے یہی کہہ رہا ہوں کہ اس وقت کا انتظار کریں۔جب یہ تعلق پھر سے آپ ہی مضبوط کرو گی۔آپکی لاعلمی کی وجہ سے آپکو" اتنا مارجن دے رہا ہوں کہ آپکی ہر کڑوی کسیلی سن رہا ہوں۔اسی کو غنیمت جانو" جان بوجھ کر اسکے قریب آکر اسکے بالوں کی لٹ اسکے کان کے پیچھے کرنی چاہی۔

مگر فرال نے غصے سے اس کا ہاتھ جھٹکا۔

یہ نوازشات اسی کے ساتھ کریں۔جسے مجھ پر فوقیت دی" اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر غصے سے بولی۔ "

دوسری کیا۔۔تیسری یا چوتھی بھی آجائے تو آپ مجھے یہ نوازشات خود کے ساتھ کرنے سے روکنے کا حق نہیں رکھتی ہو۔۔" اس کا بازو" زور سے پکڑ کر اسے خود سے قریب کرتے ہوئے بولا۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

اتنے جارحانہ انداز تو اس نے کبھی نہیں دکھائے تھے۔

مجھ پر اس یامین کا حق تھا جس کی زندگی میں صرف میں تھی۔۔۔آپ جیسے دوغلے کو مجھ پر کوئی حق حاصل نہیں۔ جورات سے اب تک "

مجھے صرف تکلیف سے دوچار کر رہا ہے" اپنے بازو پر اسکی سخت گرفت کو دیکھتے ہوئے وہ آنسو پی گئی۔

اس تکلیف کے لئے آپ نے مجھے مجبور کیا ہے۔ آپکی بے اعتباری کی اتنی سی سزا تو بنتی ہے" یامین کی آنکھوں میں غصے کے ساتھ ساتھ دکھ تھا"

شدید دکھ۔۔۔

دروازے پر پھر سے ہونے والی دستک نے ان دونوں کے درمیان بڑھنے والی لڑائی کو ختم کیا۔

یامین نے اس کا بازو چھوڑا۔

فرال کو لگا وہ کسی قید سے آزاد ہوئی ہے۔ تیزی سے بڑھ کر دروازہ کھولا۔

یامین تب تک واش روم میں بند ہو چکا تھا۔

شام میں گھر میں چھوٹی سی تقریب رکھی گئی۔ جس کو ولیمہ قرار دیا گیا۔

فرال شادی کے دن کے مقابلے میں آج کے دن نہایت سادگی سے تیار ہوئی۔ پیچ رنگ کی کام والی قمیض اور ٹراؤزر پر دوپٹہ سر کی بجائے

کندھوں پر سیٹ کیئے۔ ہلکے سے میک اپ اور جیولری میں اپنے سوگوار حسن سمیت بھی وہ ہر آنکھ کو بھا رہی تھی۔

دونوں کے چہروں پر سنجیدگی رقم تھی۔ آپس میں بات چیت نہ ہونے کے برابر تھی۔ تقریب کی مصروفیت کی وجہ سے کوئی ان کے درمیان

کشیدگی کو محسوس نہ کر پایا۔

فرال کے گھر والے بھی آ چکے تھے۔ سب سے مل کر ماحد سے ملے بنا وہ مڑ گئی۔

وہ فرال کے اس اجنبی رویے پر حیران تو جتنا ہوتا کم تھا مگر پریشان زیادہ ہوا۔

دور کھڑے یامین سے اشاروں میں معاملہ پوچھا۔ جو گھر کے کسی بزرگ کے پاس کھڑا گفتگو میں مصروف تھا۔

یامین نے اسے انتظار کرنے کا اشارہ کیا۔

ماحد بری طرح الجھ چکا تھا۔

فرال کی جانب پھر سے گئی۔ بے حد سنجیدہ دکھائی دی۔

کچھ ہی دیر بعد یامین ماحد کے قریب آیا۔

ہوا کیا ہے" یامین سے گلے ملنے کے بعد علیحدہ ہوتے ماحد نے بے چینی سے پوچھا۔ "

یار وہ۔۔" یامین کا جملہ پورا ہونے سے پہلے ہی اسے ذکا نے آواز دے ڈالی۔ "

ابھی بتاتا ہوں "اسے کہہ کر وہ چلا گیا۔"

ماحد باقی سب لوگوں سے ملنے لگا۔

فرال سب میں ایسے مگن باتیں کر رہی تھی کہ ماحد کو دوبارہ اسکی جانب جانے کا موقع ہی نہیں مل سکا۔

کھانے کے وقت جب سب مصروف تھے تب ماحد فرال کے پاس گیا۔ وہ صوفے پر اکیلی بیٹھی تھی۔

کیا ہوا بھئی۔ ایک ہی دن میں بھائی کو بھول بھی گئیں "ماحد اسکے ساتھ بیٹھتے ہوئے ہلکے پھلکے انداز میں بولا۔ "

کاش واقعی تمہاری بہن نہ ہوتی۔ کم از کم آج اس دکھ سے تو نہ گزر رہی ہوتی "دکھ سے اسے ایک نظر دیکھ کر نظریں پھیر لیں۔ "

کیا ہوا ہے فرال۔۔ ایسے کیوں کر رہی ہو۔ کوئی بات بری لگی ہے۔ کوئی کمی لگی ہے شادی میں تو مجھے بتاؤ۔ مگر ایسے ناراض تو مت ہو "فرال" کے رویے کے باعث ماحد الجھتا جا رہا تھا۔

صرف شادی نہیں تم نے میری نئی زندگی میں کمی ہی کمی لکھ دی ہے۔ اب کوئی فائدہ نہیں "وہ دکھ بھرے لہجے میں بولی۔ "

فرال کیا فضول بات کر رہی ہو۔ پلیز کوئی بھی غلط فہمی ہے اسے کلیئر کرو "اب کی بار ماحد چڑ کر بولا۔ آخر ایسا کیا ہو گیا تھا ایک ہی دن میں کہ" کل رات گلے لگ کر رونے والی بہن آج اس سے اس قدر بدزن ہو رہی تھی۔

مجھ جیسی بھی بد قسمت بہن کوئی ہو گی۔ جسے شادی کی پہلی رات اپنے شوہر کی دوسری شادی کا تحفہ ملا ہو۔ اور اس تحفے کو پہنچانے میں کسی حد" تک ہاتھ اسکے اپنے بھائی کا بھی ہو۔ تمہارے لئے دوستی جیسا رشتہ بہن اور بھائی کے رشتے سے بھی زیادہ اہم ہو گیا۔ کہ جسے بچانے کی خاطر تم نے مجھے اور میری پوری زندگی کو داؤ پر لگا دیا۔ میں تمہاری بہن تھی ماحد۔ تم یہ بھی بھول گئے۔ "آنسو روکنے کے باوجود اسکی آنکھوں سے بہہ رہے تھے۔ ماحد بے بس تھا۔ کیا کہتا کس فرض کو فوقیت دیتا۔

زبان بند تھی۔ مگر بہن کو روتا دیکھ کر دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔

میں اچھے سے جان گئی ہوں کہ میں اب اس دنیا میں اکیلی ہوں۔ جب آپکے اپنے۔ آپکے سگے یہ سب کریں تو ہر رشتے سے اعتبار اٹھ جاتا " ہے۔ "آنسو پونچھتے وہ ہولے سے بولی۔ شکر تھا کہ کوئی ابھی تک انکی جانب متوجہ نہیں تھا سوائے یامین کے۔

ماحد کی طرح اسے بھی فرال کے آنسو دیکھ کر تکلیف ہو رہی تھی۔

فرال ایسا نہیں ہے۔ میں یامین کو اچھے سے جانتا ہوں وہ ایسا کر ہی نہیں سکتا۔ یہ سب کسی مجبوری کا حصہ ہے۔ تم بدگمان مت ہو۔ صرف اتنا" کہوں گا۔ آدھی ادھوری بات سن کر کبھی مفروضے قائم نہیں کرتے "ماحد بے بسی سے بس اتنا ہی کہہ سکا۔

کیا اتنی بڑی مجبوری ہے کہ تم اور یامین مجھ سے اپنے رشتے کو بھول گئے۔ "اس نے ڈبڈباتی آنکھوں سے ماحد کو دیکھا۔ "

"ہاں۔۔اتنی ہی مجبوری تھی۔ تم کچھ دن صبر کر لو۔۔"

ہاں اسی کی زبان بولو۔۔ میں جانتی ہوں مجھے اب کیا کرنا ہے۔۔ تمہیں مشورے دینے کی ضرورت نہیں "طیش میں ماحد کی بات کاٹ کر وہ"

وہاں سے ہٹ کر صائقہ کی جانب چلی گئ۔

ماحد کی نظر یامین کی جانب اٹھی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

دونوں اس وقت بے بس تھے۔

واپسی کے لئے نکلتے وقت صائقہ نے فرال کو رسم کے مطابق اپنے ساتھ لے جانا چاہا۔

ابھی نہیں ماما پھر آؤں گی۔" کسی اور کے بولنے سے پہلے فرال نے خود ہی کہہ دیا۔ "

صائقہ نے خاموشی سے اسے دیکھا۔ اس کا الجھا بکھرا حلیہ ان سے چھپا نہیں رہ سکا تھا۔ حالانکہ اس نے اور یامین نے حتی المقدور کوشش کی کہ کسی کو انکے درمیان چلنے والی سرد جنگ کا علم نہ ہو سکے۔ مگر وہ ماں تھیں نا انکی نظر سے بیٹی کا اداس چہرہ کیسے چھپتا۔

چلو ٹھیک ہے جیسے تم لوگوں کی مرضی مگر کوشش کرنا جلد ہی چکر لگاؤ" انہوں نے اسکے کندھے کو تھپتھپاتے ایک اچٹتی نگاہ اس پر ڈالی اور"

واپسی کے لئے قدم بڑھا دیئے

بڑا اچھا موقع تھا مجھ سے جان چھڑانے کا۔۔ ضائع کیوں کیا" سب گھر والے لان کی سیڑھیوں پر کھڑے فرال کے گھر والوں کو سی آف"

کرنے کے لئے موجود تھے۔

یامین نے ایک جانب کھڑی فرال کے قریب ہو کر جلی کٹی سنائی۔

میں اپنے دشمنوں کو اتنی آسانی سے جیتنے نہیں دیتی۔ اگر مجھے اچھے سے جاننے کا دعوی ہے تو یہ تو جانتے ہوں گے کہ جب تک الجھے سروں کو" سلجھا نہ لوں چین سے نہیں بیٹھتی۔" تیکھی نظر یامین پر ڈالی۔ جو چہرے پر در آنے والی مسکراہٹ کو کمال مہارت سے چھپا گیا۔

میں ہی تو جانتا ہوں آپکو" گہری نظر اس پر ڈالی۔ "

ابھی اور بہت کچھ جاننا باقی ہے۔" فرال نے ناگواری سے اسکی مسکراہٹ دیکھی۔ جو وہ چھپانے کو کوشش کر رہا تھا۔ "

اسی لئے تو کہا تھا میری زندگی سے نکلنے کی بات مت کرنا۔ چلو اچھا ہے جلدی سب سمجھ میں آگیا" یامین جان بوجھ کر طنز کے تیر برسا رہا تھا۔"

فرال کے رویے نے کس قدر پریشان کیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔

بے اعتباری کی مار سہنا آسان کام نہیں۔

مائنڈ اٹ میں نہیں اب آپ کو بہت کچھ سمجھنا ہو گا" نجانے وہ کس جانب اشارہ کر رہی تھی۔ یامین نے ایک نظر ڈال کر ہٹا لی اب کی بار وہ"

خاموش رہا۔

"

میں اب کہیں بھی اپنی بلٹ پروف گاڑی کے بغیر نہیں جاؤں گا۔ایمبیسی کے لئے میری گاڑی نکالو۔ میں جلد ہی یہاں سے نکلنا چاہتا ہوں۔ شاید کچھ عرصہ چلا جاؤں تو معاملات ٹھنڈے پڑ جائیں۔" پاشا اپنی چند فائلز اٹھاتا ہوا تیز لہجے میں بولا۔

وہ جلد از جلد اس ملک سے بھاگنا چاہتا تھا۔

جی سر فی الحال یہی بہتر ہے" شہزاد نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔ "

نجانے اتنے سالوں سے ہونے والے کالے دھندوں کا یکدم کسے معلوم ہو گیا۔ جو اب انہیں مروانے پر تلا ہے۔

شہزاد پاشا سے زیادہ پریشان تھا۔اسکے تمام کالے دھندوں میں شامل ہونے کے سبب وہ بھی ہر طرف سے موت کے منہ میں تھا۔

پاشا کو لئے وہ ایمبیسی کی جانب جا رہا تھا کہ گاڑی پر شدید قسم کی فائرنگ ہوئی۔

گاڑی بلٹ پروف نہ ہوتی تو کب کے چیتھڑے اڑ چکے ہوتے۔

پاشا تو بوکھلا گیا۔چند لمحوں میں خبر ٹی وی کی اہم خبروں کی زینت بن گئی۔ پاشا کی گاڑی کے قریب ایک جم غفیر جما ہو گیا۔ کون تھے اور کیوں ایسا ہوا کوئی نہیں جانتا تھا۔

سر آپ کو کسی پر شک ہے "ایک صافی نے سوال کیا۔ "

مم۔۔ میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا مگر حریفوں کے علاوہ اور کون ہو سکتا ہے۔ مخالف پارٹی نے ہی مجھے جان سے مارنے کی جرات کی ہو گی۔" پاشا دھڑا دھڑ صحافیوں کے سوالات کا جواب دے رہا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد شہزاد نے اسکی طبیعت خراب ہونے کا اعلان کرتے اسے لئے وہاں سے جانے میں عافیت جانی۔

گھر پہنچتے ہی پاشا کے موبائل پر سریندر کا فون آیا۔

ہاں بھئی۔۔ بچ گئے یا بچا دیئے گئے۔اب بھی تمہارے پاس مہلت ہے مجھے صرف اس ایجنٹ کا مکمل اتہ پتہ بتادو تو تمہیں پھر بھی میں" رعایت دے دوں" سریندر نے اسے مشورہ دیا۔

دیکھو پاشا تم نے جو نام بتایا تھا اس کا میں نے پتہ کروایا ہے مگر جنرل بتا رہا تھا کہ ایسا کوئی بندہ انٹیلی جینس میں نہیں ہے۔ تمہیں غلط انفارم کیا" ہے" پاشا اپنا دامن بچانے کے چکر میں تھا۔

تم چاہے اپنی نادرہ سے اس کا ریکارڈ نکلواؤ یا کہیں اور سے مگر میرا یہ کام ہونا چاہیئے ورنہ آج تو صرف ٹریلر تھا۔اگلی بار بھون کے رکھ دوں گا۔"

تمھیں بھی اور تمھارے بچوں کو۔۔اور سنا ہے بیٹی تو بہت ہی خوبصورت ہے کیا خیال ہے مجھے سوٹ کرے گی" سریندر اپنی کمینی فطرت پر اتر آیا تھا۔

دیکھو سریندر تمھارا مسئلہ میرے ساتھ ہے میرے بیوی بچوں کے ساتھ نہیں انہیں بیچ میں مت لایا کرو" پاشا نے بمشکل خود او مشتعل" ہونے سے روکا۔

تو ٹھیک ہے تم میرا کام کر دو میں تمھاری جان بخشی کر دیتا ہوں" وہ سودے بازی پر اتر آیا۔ "

ٹھیک ہے" سریندر نے فون بند کر دیا۔ "

سر کام ڈاؤن" شہزاد بات کا کچھ نہ کچھ مفہوم سمجھ گیا۔ "

بات میری اولاد کی آگئ ہے۔ سریندر نے جس آپریشن کا ہمیں بتایا تھا۔اس کا پتہ کرواؤ کہ اس میں کون کون سے سیکرٹ ایجنٹ شامل تھے۔" سب کی لسٹ سریندر کو بھجوادیں گے۔ جس مرضی کو بھون کے رکھ دیے ہمیں کیا" کچھ سوچ کر وہ شہزاد سے مخاطب ہوا۔

ٹھیک ہے سر" شہزاد نے اسکی ہاں میں ہاں ملائ۔"

پاشا کے وہ بندے جو شادی کی رات یامین کے بندوں نے پکڑ لیئے تھے انہیں یامین کے بتائے ہوئے اڈے پر پہنچادیا گیا تھا۔ ولیمے سے فارغ ہوتے ہی یامین بھی وہاں پہنچا۔ تاکہ پوچھ گچھ کر سکے کہ کس برتے پر وہ لوگ فرال کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔

نقاب میں منہ چھپائے یامین اس کھنڈر میں بنے تہہ خانے کی جانب بڑھا۔۔ جہاں ان سب کو زنجیروں سے باندھا گیا تھا۔

یامین کے چند ماتحت وہاں مسلسل موجود رہ کر انکی رکھوالی کر رہے تھے۔

پاشا نے تم لوگوں کو فرال کے پیچھے کیوں لگایا تھا" یامین نے اترتے ہی بغیر کوئ تمہید باندھے ان میں سے ایک سے سوال کیا۔ "

کیا کہہ رہے ہو کون پاشا۔۔ کون فرال" وہ شخص ایسے ہو گیا جیسے دماغی توازن کھو بیٹھا ہو۔ "

تیرا باپ پاشا۔۔۔ بکواس کرتا ہے" یامین کے الٹے ہاتھ کا تھپڑ اسکا گال دہکا گیا۔ ہونٹ پھٹ گ ئے۔ "

اب کی بار یامین نے اسکے بال پکڑ کر کھینچ کر سر اونچا کیا۔

میرے سامنے ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں۔ بھون کر رکھ دوں گا تم سب کو۔۔ انسانیت کے نام پر دھبہ ہو تم سب۔ معصوم بچوں کا قتل و" غارت کرتے شرم نہیں آتی تم جیسوں کو۔ تو یاد رکھنا۔ دشمنوں کو انکے انجام تک پہنچاتے مجھے بھی رحم نہیں آتا" جبڑے بھینچ کر غصے سے بولتا وہ اسکے سر کو دیوار پر زور زور سے دو تین ضربیں دے کر بولا۔

اب بول۔۔یا ابھی بھی اپنے باپ کو بھولا ہوا ہے" یامین کا جارحانہ انداز اس شخص کو نڈھال کر گیا۔ "

وہ ہانپ رہا تھا۔

مگر یامین کی متوزان سانسوں میں ذرا سا بھی تغیر نہیں تھا۔

اسکی متوحش حالت دیکھ کر یامین نے گن نکالی اور وہاں موجود پاشا کے دو اور بندوں کی ٹانگوں میں گولیاں ماریں۔ وہ کرلانے لگے۔

تم میں سے کون بکواس کرے گا۔ یا پھر ایک ایک کر کے تمہارے جسم کے اعضاء کو ناکارہ بناؤں" زخمی ہونے والے کی ٹانگ پر زور سے اپنے " بوٹ کی نوک مارتے یامین نے آنکھیں نکالیں۔

بتاتا ہوں" زخمی ہونے والوں میں سے ایک درد سے چلایا۔ "

جس رات پاشا کے ضروری کاغذات شاید تمہارے بندوں میں سے کسی نے وہاں سے اڑائے تھے تم میں سے ایک کا چہرہ پاشا کے باورچی کو " یاد رہ گیا۔ اور اس نے اس کا اسکیچ بنوالیا۔ جب پتہ کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ماحد نامی کسی لڑکے کا ہے۔ جس کی بہن فرال ٹی وی پر پروگرام کرتی ہے۔

پاشا کے نزدیکی ساتھی شہزاد نے کہا کہ لڑکی کو گزند پہنچائیں گے تو تم لوگ خود بخود بے نقاب ہو جاؤ گے۔ اسی لئے پہلے اس کی گاڑی پر فائرنگ کروائی گئی اور پھر کل رات اسکے گھر میں جا کر دونوں بہن بھائیوں کو اٹھوانے کا منصوبہ بنایا تھا" اس نے تمام روداد کہہ سنائی۔

پاشا کے کسی غیر ملکی کے ساتھ کوئی تعلقات" یامین نے سوال کیا۔ "

اتنی اوپر کی خبریں ہم نہیں جانتے۔ ہمیں بس جو کرنے کا حکم دیا جاتا ہے ہم وہی کرتے ہیں۔ ہاں شہزاد اچھے سے جانتا ہوگا" اسی بندے نے " جواب دیا۔

ہمم۔۔ٹھیک ہے" یامین نے اسکی تمام گفتگو اپنی گھڑی میں موجود ریکارڈر پر ریکارڈ کرنے کے بعد اپنے بندوں کو انہیں مار ڈالنے کا حکم دیا۔ " اور خود واپسی کے لئے قدم بڑھائے

گھر پہنچا تو ایک اور تکلیف دہ خبر اسکی منتظر تھی۔

آج پھر صدر بازار میں بم بلاسٹ ہوا ہے" جیسے ہی وہ گھر آیا سب اپنے عام حلیوں میں موجود پریشانی سے ٹی وی دیکھتے ہوئے تبصرے " کر رہے تھے۔

اب تک کی اطلاعات کے مطابق اسی سے زائد اموات کی تصدیق ہو چکی ہے۔ بہت سے زخمی ابھی بھی ہسپتال پہنچائے جا رہے ہیں۔ کئی لوگوں "

کی حالت بہت نازک ہے" ٹی وی چینل پر چلنے والی پٹی اور نیوز اینکر کی معلومات سب کو تکلیف سے دوچار کر رہے تھے۔

یامین خاموشی سے بیٹھا نیوز دیکھ رہا تھا کہ موبائل پر ہونے والی بپ نے اسے چونکایا۔

فون اٹینڈ کرتے وہ خاموشی سے لاؤنج سے نکل گیا۔

کسی اور نے غور کیا ہو یا نہیں مگر فرال کی نظریں اسی کا تعاقب کر رہی تھیں۔

کچھ دیر بعد یامین عجلت میں سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔

کہاں جا رہے ہو بیٹا" ذکا نے اسے تیزی سے اوپر جاتے دیکھ کر پوچھا۔ "

ابا وہ چینل والوں کی کال آئی ہے۔اس واقعے کی کوریج کے لئے بلایا ہے" رک کر انہیں جواب دیا۔ "

اچھا ٹھیک ہے۔دھیان سے جانا" انہوں نے ہدایت دی۔ "

جاؤں بیٹا دیکھو اسے کسی چیز کی ضرورت نہ ہو" یامین کے مڑ کر اوپر جاتے ہی تائی نے فرال کو اسکے پیچھے بھیجا۔ "

کچھ سوچ کر وہ خاموشی سے کمرے کی جانب بڑھی۔

اندر آئی تو یامین کمرے میں موجود نہیں تھا۔یقیناً واش روم میں کپڑے چینج کرنے کی نیت سے گیا ہوگا۔

فرال ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ ٹھہرے یا جائے کہ بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر موجود یامین کے فون پر پھر سے وہی نمبر اجاگر ہوا۔

فرال نے نفرت سے اس نمبر کو دیکھا۔کچھ ہندسے یاد ہو چکے تھے۔

ایک خیال کے آتے ہی اپنا موبائل پکڑ کر یامین کے فون پر آنے والا نمبر اس میں ٹائپ کر کے سیو کرنے لگی۔

بیٹا تو دیکھ میں تیرے ساتھ کرتی کیا ہوں" دل ہی دل میں اس سے مخاطب ہوئی۔ "

یامین واش روم کا دروازہ کھول کر جوں ہی باہر آیا فرال کو دیکھ کر ٹھٹھک گیا۔

پھر خاموشی سے ڈریسنگ کے پاس آ کر بال بنانے لگا۔

آپ کس خوشی میں یہاں آئی ہیں" سامنے میں شیشے میں نظر آتے اسکے عکس کو دیکھ کر بولا۔ "

میری مرضی میں جہاں مرضی آؤں۔۔جس مرضی کمرے میں بیٹھوں۔آپ کو کیا پرابلم ہے اس گھر میں اگر یہاں لائے جانے والی"

حیثیت کے مطابق رہ رہی ہوں تو آپ کو کیا ایشو ہے۔اب آپکے حکم کے تابع تو نہیں رہ سکتی۔

چڑ کر یامین کو بے نقط سنائیں۔اس نے بات ہی ایسی آگے لگانے والی کی۔ "

کیا ہی اچھا ہوتا گھر اور کمرے کے علاوہ کہتیں یامین تمہارے دل میں بھی رہ لوں تو تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے" برش ٹیبل پر رکھتے وہ"

آنکھوں میں شوخی لیئے اسکی جانب مڑا۔

جو بیڈ کے کنارے پر ٹکی اب بھی بے نیاز نظر آنے کی کوشش کر رہی تھی۔

خوش فہمی۔اب یہ غلطی میں دوبارہ کبھی نہیں کر سکتی" یامین کو نظرانداز کر کے نارمل لہجے میں بولی۔ "

محبت تو ہوتی ہی غلطی ہے۔اسی لیئے تو لوگوں کو سمجھ ہی نہیں آتا کب اور کیسے ہو گئ۔غلطیاں تو ہوتی ہی انجانے میں ہیں۔اور محبت بھی۔"""

اسکے قریب بیٹھ کر مسکراتے ہوئے جو گرز پہننے لگا۔

انہوں"فرال سے کوئ جواب نہیں بن پڑا۔ "

لاجواب ہو گئیں"تسمے باندھتے ہلکی سی گردن موڑ کر اسے شرارتی نظروں سے دیکھا۔جو غصے میں یامین کو اپنے دل کے اور بھی قریب" محسوس ہوئ۔

بے اعتباری اپنی جگہ مگر محبت اس کو قصوروار ماننے کو تیار ہی نہیں ہو رہی تھی۔

فرال خاموشی سے اٹھ کر جانے لگی کہ ہاتھ مضبوط گرفت میں محسوس کر کے تھم گئ۔

میں پہلے ہی بہت مشکلوں میں گرفتار ہوں۔آپ تو مجھ پر رحم کھاؤ" گھمبیر لہجہ فرال کو جھکنے پر مجبور کر رہا تھا۔ "

اس سے پہلے کے قریب کھڑے یامین کا سحر اسے جکڑتا۔ہاتھ جھٹکتے دور ہوئ۔

میں جب تک یہ معاملہ کلئیر نہ کروالوں تب تک آپکو کوئ مارجن نہیں دے سکتی۔آپ نے میری توہین کی ہے۔اور یہ توہین میں کبھی بھی" بھلا نہیں سکتی"آنسو پھر سے جمع ہونے لگے۔کب اور کیسے وہ دل کے اتنا قریب ہو گیا تھا کہ کسی اور لڑکی کا وہ یامین کی زندگی میں ہونے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔

سب جاننے کے چکر میں اپنی بے اعتباری کو اتنا مت بڑھا لینا کے پھر مجھ تک پلٹنے کا کوئ راستہ باقی نہ رہے۔"یامین ایک سنجیدہ نظر اسکے بے" اعتبار وجود پر ڈال کر خدا حافظ کہتا باہر نکل گیا۔

اسکے جاتے ہی وہ ہارے ہوئے جواری کی طرح بیڈ پر گرنے کے سے انداز سے بیٹھی۔

کچھ سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ کیا ہو رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد کچھ یاد آنے پر اس نے یامین کے چینل پر کال کی۔

ہیلو جی"فون اٹھانے والی نے ٹی وی کے چینل کا نام لے کر اسے خوش آمدید کہا۔ "

ثمینہ میں فرال بات کر رہی ہوں۔یامین کی کزن"فرال اس لڑکی کو جانتی تھی اور آواز سے بھی واقف تھی۔ "

ارے فرال کیسی ہو۔طبیعت کیسی ہے"کوئی باہر کا بندہ نہیں جانتا تھا کہ وہ اب مسز یامین ہے۔ "

ہاں میں ٹھیک ہوں۔میں نے پوچھنا تھا کہ ابھی چینل نے یامین کو آج کے ہونے والے بم بلاسٹ کی کوریج کے لئے بلایا ہے"اس نے لہجہ سرسری رکھا۔

ہم نے نہیں تو کیوں؟"ثمینہ کی بات سن کر فرال کا شک یقین میں بدل گیا۔ "

نہیں وہ ہمارے گھر میں گیٹ ٹوگیدر تھی۔اور یامین عجلت مین باہر گیا ہے۔ہم سب یہی سمجھے کہ شاید چینل والوں نے نہ بلایا ہو۔بس اسی لئے سوچا پوچھ لوں"اس نے تفصیل سے بتایا۔

اوہ اچھا"وہ بھی مطمئن ہوئی۔ "

چلو ٹھیک ہے پھر بات ہو گی"فرال نے جلدی سے کہتے فون بند کیا۔ "

اسی چڑیل کے پاس گئے ہوں گے۔"اس نے فون بند کرتے دل ہی دل میں دہائی دی۔ "

تمہیں تو میں تمہارے انجام تک پہنچاؤں گی"اس نے دل میں مصمم ارادہ کیا"

آؤ ایبک"جنرل درانی نے اندر آتے شخص کا کھڑے ہو کر استقبال کیا۔"

" اندر آتے اس نے پہلے سلیوٹ کر کے مصافحہ کیا پھر ان کی ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی سنبھالی۔

جی سر۔مجھے کچھ دیر پہلے ہی اس واقع کا علم ہوا ہے۔"وہ لب بھینچے گویا ہوا۔چہرے سے ہی اسکے تکلیف ظاہر ہو رہی تھی۔اسے اس دھرتی سے عشق تھا اور یہی عشق اسے اس منزل کی جانب لایا تھا۔

میں نے کچھ فوٹیجز نکلوائی ہیں۔اور جو بندے نظر آئے ہیں۔وہ را کے ایجنٹ لگ رہے ہیں۔کیونکہ وہ ایک دو اور کیسز میں بھی ہمیں" مطلوب ہیں۔تم فوراسے پیشتر اس کیس پر کام شروع کر دو۔

اور اس مرتبہ ان کا سرغنہ بچنا نہیں چاہئیے۔یہ جس گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ہمیں جلد از جلد اس کا خاتمہ کرنا ہو گا۔

نہیں تو حالات بہت خراب ہو سکتے ہیں۔اس گروہ کا اہم ٹارگٹ ہماری آئی ایس آئی کے بندے ہیں۔اور شاید سب سے اہم ان میں تم ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ تمہیں ذرا سی بھی گزند پہنچے۔

اس آئی ایس آئی میں کچھ لوگ ہیرا ہیں اور تم ان میں سے ایک ہو۔میں تمہیں کسی صورت کھونا نہیں چاہتا"جنرل درانی نے کبھی اپنے جذبات کا اظہار یوں نہیں کیا تھا۔

سر موت برحق ہے۔اور آپ تو جانتے ہیں کہ میں نہیں تو کوئی اور صحیح۔اس ملک کو اللہ کچھ نہیں ہونے دے گا۔ "

اسی لئے وہ یکے بعد دیگرے اپنے مجاہد بھیجتا رہتا ہے۔مگر آپ فکر مت کریں۔اس گروہ کے سرغنہ تک سمجھیں ہم پہنچنے ہی والے ہیں۔ہاں

مگر کچھ دنوں کا انتظار کرنا ہو گا۔

میری پوری کوشش ہو گی کہ ہمارے لوگوں کو تب تک کوئی اور جانی نقصان برداشت نہ کرنا پڑے۔انکے لہو کے ایک ایک قطرے کا حساب ہمارے دشمنوں کو دینا ہو گا۔بہت جلد دینا ہو گا" ایبک ایک عزم سے مخاطب تھا۔

ان شاءاللہ۔تم قدیر کے پاس جاؤ اسکے پاس وہ سب فوٹیجز موجود ہیں۔انہیں غور سے دیکھو اور اپنے بندوں میں پھیلا دو۔جہاں بھی یہ نظر آئیں۔بھون کر رکھ دو۔" جنرل درانی کاٹ دار لہجے میں بولے۔

" آپ فکر نہ کریں سر ایسا ہی ہو گا" کرسی سے اٹھ کر ان سے مصافحہ کر کے سلیوٹ کرتا وہ انکے آفس سے باہر آیا۔

اس کا رخ اب قدیر کے آفس کی جانب تھا

رات کے گیارہ بج چکے تھے مگر یامین کی اب تک واپسی نہیں ہوئی تھی۔

فرال کا غصے سے برا حال تھا۔بیڈ پر تکیے سے ٹیک لگائے نیم دراز تھی۔ نظر بار بار سامنے لگی گھڑی پر جا رہی تھی۔

یامین کو ایک دو بار کال بھی کی۔(ناراضگی کو گولی مار کر) مگر اس نے بھی کاٹ دی۔

اب تو کسی شک کی گنجائش نہیں تھی کہ وہ اسی لڑکی کے پاس تھا۔

" یااللہ اگر اتنی ہی وہ پسند تھی تو مجھ سے شادی کیوں کی تھی اس گھٹیا بندے نے" روہانسی لہجے میں اللہ کو شکایت لگائی۔

" دل کر رہا ہے دونوں کا گلہ دبا دوں۔" دونوں کو تصور میں لا کر کرلائی۔

پھر کچھ سوچ کر ماحد کا نمبر ملایا جو اس نے تیسری بیل کے بعد اٹھا لیا۔

" کیسی ہو" سلام دعا کے بعد وہ فکر مند لہجے میں بولا۔

" تمہیں اس سے کیا جیوں مروں۔یا ناخوش رہوں۔تم تو اپنی دوستی نبھاؤ" فرال کے جلے کٹے لہجے پر وہ بس متاسف ہی ہو سکا۔

" تم غلط سمجھ رہی ہو۔بہت غلط کر رہی ہو تم یامین کے ساتھ "

" تو تم ہی بتا دو نا پھر کے صحیح کیا ہے۔اتنا اس کا دکھ ہے تو کیوں مجھ سے سب چھپا رہے ہو۔کیا اصل ہے یہی کہ میری جگہ اس نے اب کسی اور کو دے دی ہے۔ تمہیں بہن کا ذرا خیال نہیں آرہا" وہ حیرت زدہ تھی کہ ماحد اب بھی اسے قصوروار ٹھہرا رہا ہے۔

" اس نے کسی کو تم پر فوقیت نہیں دی۔نہ وہ دے سکتا ہے" ماحد بے چارگی سے بولا کیسے اسے سمجھاتا۔یامین نے سختی سے منع کر رکھا تھا۔

" اگر مجھ پر فوقیت نہین دی تو کسی اور لڑکی کے ساتھ نکاح کیوں کیا۔۔کیا دھرم شالا کھول رکھی ہے۔اب کوئی کہانی بنا کر سنا دو کہ وہ مجبور تھا۔ کوئی اور آپشن نہیں تھا۔اور یہ۔۔یہ لڑکی اس سے کورس کے دوران ملی تھی یا پہلے سے ملی تھی۔ تمہیں تو اپنے سب راز بتاتا ہے نا۔ تمہیں تو علم ہو گا ہی" فرال ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولی۔

تم بہت بدگمان ہو رہی ہو فرال" وہ بے بسی سے بولا۔ "

میں۔۔۔ میں بدگمان ہوں۔اپنے شوہر کی خفیہ شادی کا معلوم ہونے کے بعد کون سی ایسی عورت ہے جو خوش گمان ہو گی۔"

ہاں میں خوش گمان تھی۔ بلکہ خوش فہم تھی کہ یامین کی زندگی میں میرے علاوہ کبھی کوئی عورت نہ تھی نہ ہے۔اور نہ آئے گی۔

مگر اس نے غلط ثابت کر دیا۔

اس نے بتا دیا کہ میں بے وقوف تھی۔ صحیح کہتے ہیں انسان کو کسی پر اندھا اعتماد نہیں کرنا چاہئیے وہ اسی طرح منہ کے بل گرتا ہے جیسے کل میں گری تھی۔

مگر خیر۔

میرے مسئلے ہیں تمہیں ان سے کیا" وہ کاٹ دار لہجے میں بولتی چلی جا رہی تھی۔

اگر ابھی بھی بہن سمجھتے ہو تو ایک کام کر دو۔ مجھے یہ بتا دو کہ یامین نے اس لڑکی کو کہاں رکھا ہے؟" اپنی بات سمیٹتے ہوئے وہ اس بات پر آئی "جس کی وجہ سے ماحد کو فون کیا تھا۔

فرال پلیز میری مجبوری سمجھو میں نہیں بتا سکتا" ماحد اب منت بھرے لہجے میں بولا۔ کاش یامین نے اسے اپنی قسم نہ دی ہوتی۔ "

ماحد۔۔۔" وہ دکھ بھرے لہجے میں صرف اتنا ہی کہہ پائی۔ "

بہت اچھا رشتہ نبھایا ہے تم نے میرے ساتھ۔ "

جو ایک موہوم سی امید تھی کہ تم مجھے ابھی بھی بہن سمجھتے ہو۔ وہ بھی ابھی اسی وقت ختم ہو گئی۔

آئندہ مجھے اپنی شکل بھی مت دکھانا" غصے اور دکھ بھرے انداز میں غصے سے فون کاٹ کر دور پھینکا۔

کیسے پتہ کروں اس کا" سر ہاتھوں پر گرا کر خود سے مخاطب ہوئی۔ "

اس لڑکی کے موبائل پر فرال فون کر نہیں سکتی تھی۔ کرتی تو کیا کہتی۔ کیا تعرف کرواتی۔

یامین کا پیچھا بھی نہیں کر سکتی تھی وہ اسکی گاڑی اچھی طرح پہچانتا تھا۔ کیسے اس لڑکی کا پتہ کرے کہ کہاں ہے۔

سوچ سوچ کر اسکا دماغ پھٹ رہا تھا۔

اسی اثنا میں کمرے کا دروازہ کھلا۔

یامین اسے سر پکڑے دیکھ کر چونک کر رک گیا۔

پھر آہستہ سے دروازہ بند کر کے اسے نظر انداز کرتا ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا۔

فرال نے سر اٹھا کر آنے والے کو دیکھا۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

یامین کو دیکھ کر غصہ پھر سے عود کر آیا۔

دل تو کیا کمرے سے ابھی اور اسی وقت بھاگ جائے مگر خاموشی سے بیٹھی رہی۔

پر سوچ نگاہیں ڈریسنگ روم کے دروازے پر لگی ہوئی تھیں۔

یکدم ایک خیال آیا۔ اسکی آنکھیں چمکیں۔

اب تو تم تک پہنچ کر رہوں گی" خیالوں میں یامین کی دوسری بیوی کو مخاطب کیا۔ "

پر جوش انداز میں اٹھ کر لائٹس آف کیں۔ ڈیم لائٹ آن کر کے یامین کے نکلنے سے بیڈ کے دائیں جانب لیٹ کر بلیکنٹ منہ تک لے لیا۔

آنکھیں بند کیئے سونے کی کوشش کرنے لگی۔

مگر یامین کے کمرے میں موجود ہونے کے باعث ایک فطری گھبراہٹ تھی۔

خود کو سمجھا بجھا کر جو جو سورتیں یاد تھیں پڑھنے لگی۔

ڈریسنگ روم کا دروازہ کھلا۔ کچھ دیر بعد فرال کو اپنے پیچھے بیڈ پر سرسراہٹ محسوس ہوئی۔

خاموشی سے لیٹی رہی۔

لگتا ہے دماغ کچھ ٹھکانے پر آ گیا ہے۔" گو کہ آواز آہستہ تھی مگر اتنی ضرور تھی جو فرال تک نہ صرف پہنچ چکی تھی۔ بلکہ اسے آگ بگولہ بھی" کر چکی تھی۔

غصے سے بلینکٹ منہ سے ہٹاتے اٹھ کر بیٹھی۔ رخ یامین کی جانب کیا۔

جو اسکے پاس ہی نیم دراز تھا۔

عقل تو میں اب بڑے بڑوں کی ٹھکانے لگاؤں گی۔ اتنی جلدی کیا ہے آپکو۔ جو کھیل شروع کیا ہے وہ میں پوری طرح کھیل کر پھر ہی کسی" انجام تک پہنچاؤں گی۔ فکر مت کریں بہت مضبوط اعصاب کی ہوں۔

اتنے سے میں گھبرانے والوں میں سے نہیں "تیز نظروں سے اسے دیکھا۔

جو کہنی کے بل ہتھیلی سر کے نیچے رکھے اسکے غصے میں سرخ ہوتے چہرے کو بڑے غور سے دیکھ کر معنی خیز انداز میں مسکرا رہا تھا۔

میری بیوی اتنی ٹیلنٹڈ ہو گی۔۔۔ میں نے تو کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا" صاف اس کا مذاق اڑا رہا تھا۔ "

کون سی والی کی بات کر رہے ہیں۔ آپ تو اس معاملے میں اب خود کفیل ہیں۔" فرال کا طنز اسے مزہ دے گیا۔ "

یامین اپنا قہقہہ نہ روک پایا۔

اگر پتہ ہوتا کسی اور لڑکی کے سبب میری آپکے دل میں بسی محبت یوں سامنے آئے گی۔ تو کب کا شادی کر چکا ہوتا" مسلسل اسے چڑا رہا تھا۔ وہ" لگ ہی اتنی پیاری رہی تھی۔

مٹامٹامیک اپ اور ڈیم لائٹس اسے اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے۔

اور اگر مجھے پہلے پتہ چل جاتا تو اس رخصتی کے لئے مر کر بھی حامی نہ بھرتی ویسے بھی یہ سب اب محبت میں نہیں انتقام میں کر رہی ہوں۔"

فرال سنجیدگی سے بولی۔

چلو کسی بھی صورت میں صحیح۔۔۔ میرے پاس تو ہیں۔ چاہے محبت ہے یا انتقام" سیدھے ہو کے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگاتے اسے نظروں" کے حصار میں ہی رکھا۔

ہاتھ بڑھا کر اسکے ہاتھ کو تھاما۔

فرال اسکی جرات پر دنگ رہ گئ۔

اب بھی وہ ایسے التفات کی امید لگائے بیٹھا تھا۔

غصے سے ہاتھ جھٹکنا چاہا جسے یامین نے اور بھی مضبوطی سے جکڑ کر اسکے ہاتھ کو جھٹکا دیا۔

مجھے انسانیت کے درجے پر ہی رہنے دیں۔ دوست بن کے آپ سے پیش آ رہا ہوں۔ شوہر بننے پر مجبور نہ کریں" گھمبیر مگر دھمکی آمیز لہجہ" فرال کو دم بخود کر گیا۔

کب سوچا تھا کہ یامین اتنا سرد لہجہ اپنائے گا۔

میں آپ کو بہت مارجن دے رہا ہوں۔ اور یہ صرف اس بے پناہ محبت کی وجہ سے ہے جو مجھے آپ سے تھی، ہے اور رہے گی۔ میری محبت کو" میری مجبوری کبھی مت سمجھنا۔ مجھ سے الگ ہونے کا تو اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پہلے بھی کہا تھا جو خناس دماغ میں ہے اسے جلد از جلد نکال باہر کرو۔۔۔ ہمارا رشتہ اس نہج پر مت لے کر آنا کہ حقیقت جاننے کے بعد مجھے کھو دو۔۔"اسکے مقابل بیٹھتے اسکی متوحش نظروں میں دیکھتے قریب کر کے ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی۔

سو جاؤ۔۔ میری جان۔۔۔"

جانتا ہوں حقیقت جاننے کے چکر میں ابھی خود کو بہت ہلکان کرو گی۔ گڈ نائٹ" ہمیشہ کی طرح اسکے دل کی ہر بات جانتا اسے سونے کی تلقین کرتا پیچھے ہو کر تکیہ سیٹ کر کے منہ دوسری جانب کرے لیٹ گیا

دل مسلسل بغاوت کر رہا تھا۔

مگر مسئلہ یہی تھا کہ وہ یامین کو ایسے مقام پر بٹھا چکی تھی جہاں ذرا سی بے اعتباری برداشت سے باہر تھی۔

کوئ مجبوری تھی تو اسے کیوں اعتماد میں نہ لیا۔

بدگمانی بڑھتی چلی جا رہی تھی۔

اور یہی بدگمانی فرال کو یامین کو بخشنے کو تیار نہیں تھی۔

ایک خاموش نظر اسکی پشت پر ڈال کر تکیہ سیدھا کر کے خاموشی سے منہ دوسری جانب کر کے لیٹ گئ

اگلے دن صبح میں اس نے سب سے پہلے فاتح کو فون کیا۔

ہیلو فاتح کیسے ہو؟" سلام دعا کے بعد فرال نے فاتح کا حال احوال پوچھا"

میں ٹھیک آپ سنائیں بھابھی جان" فاتح نے جان بوجھ کر اسے چھیڑا"

فرال نے برا سا منہ بنایا

مجھے ایک نمبر کی لوکیشن پتہ کرنی ہے۔اور یہ بات تمہارے اور میرے علاوہ کسی کو پتہ نہ چلے۔خاص طور سے یامین کو۔۔اگر مدد کر سکتے ہو"

اور راز کو راز رکھ سکتے ہو تو پہلے ہی بتا دو۔

اور اگر نہیں بھی کر سکتے تو بھی بتا دو۔" سنجیدگی سے اس سے سوال کیا۔

کیا ہو گیا ہے۔کچھ دن تو صبر کر لیتیں۔ایک دم مشنز بھی سٹارٹ کر دئیے۔" فاتح اسکی سنجیدگی پر کچھ حیران ہوا۔ "

فاتح پلیز۔۔" فرال نے اسے ٹوکا۔ "

اوکے۔۔مدد تو کر دوں گا۔ لیکن اگر کوئ خطرے والا سین ہے تو تم بھی پہلے ہی کلئیر کرو۔ تمہیں ذرا سا بھی نقصان پہنچا تو یامین نے مجھے زندہ"

نہیں چھوڑنا" اسکی مدد کی ہامی بھرتے ہوئے فاتح نے اپنا خدشہ بھی شئیر کیا۔

سب سے بڑا نقصان تو اسی نے پہنچایا ہے۔اب کوئ نقصان اس سے بڑا نہیں ہے" فرال یہ بات صرف دل میں سوچ کر رہ گئ۔ "

نہیں کوئ نقصان یا خطرے والی بات نہیں ہے۔بس مجھے پتہ کروا کر جتنی جلدی ہو سکے بتاؤ" اسے تسلی دلائ۔ "

جس بھی بندے یا بندی کا تم پتہ کروا رہی ہو۔اس کا پتہ چلنے کے بعد کیا میں تمہارے ساتھ چلوں۔۔دیکھو فرال میں کوئ رسک نہیں لے"

" سکتا۔

فاتح اسے انکار بھی نہیں کر سکتا تھا مگر یامین کے ڈر سے ہچکچا رہا تھا۔

ٹھیک ہے۔۔۔پھر میں کسی اور سے بات کرتی ہوں" وہ برا منا کر بولی۔ "

اچھا رکو۔۔سنو۔کرتا ہوں کچھ۔نمبر سینڈ کرو۔پتہ کرواتا ہوں" وہ ہار مان کر بولا۔ "

اوکے تھینکس فاتح مگر پلیز یاد رکھنا یامین کو بھنک بھی نہ پڑے۔" وہ پھر سے اسے تنبیہہ کرنے لگی۔ "

نہیں پتہ چلے گا۔تم فکر مت کرو" فاتح نے اسے یقین دلایا۔ "

اوکے میں ابھی سینڈ کرتی ہوں" فون بند کر کے اس نے جلدی سے اس لڑکی کا نمبر فاتح کو بھیجا۔ "

دوپہر میں کہیں جا کر فاتح نے فرال کو اسی نمبر کی لوکیشن بتائی۔

اسے تھینکس کا میسج کر کے فرال نے جلدی سے ڈریسنگ روم کا رخ کیا۔

وہ ایک لمحہ بھی ضائع کیئے بغیر اس راز کا پردہ فاش کرنا چاہتی تھی جس نے دو دن سے اسے اذیت میں مبتلا کر رکھا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد بلیک ٹراوزر پر پرپل، بلیک اور گرین پرنٹڈ شرٹ پہنے اسٹالر گلے کے گرد مفلر کی طرح لپیٹے بیگ اٹھائے باہر آئی۔

صرف یامین کی امی گھر پر تھیں۔

تائی جان میں ذرا اپنی فرینڈ کی طرف جا رہی ہوں۔ تھوڑی دیر میں آجاؤں گی" کچن میں کام کرتی ثمین کو دیکھ کر کچن کے دروازے پر ہی" کھڑے ہو کر مطلع کیا۔

دھیان سے جانا اور مجھے بتاتی رہنا ساتھ ساتھ کہ کہاں پر ہو۔" انہوں نے مڑ کر دروازے میں کھڑی فرال کو دیکھ کر فکر مندی سے کہا۔ "

آپ فکر نہیں کریں۔ میں احتیاط کروں گی۔" انہیں تسلی دے کر خدا حافظ کہتے داخلی دروازے کی جانب بڑھی۔ "

کاندھے پر لٹکتے بیگ میں ہاتھ ڈال کر موزر چیک کی۔

یامین نے اسے لائسنسڈ موزر نکلوا کر دے دی تھی۔ اسے چلانے کی پریکٹس بھی وہ شادی سے پہلے کروا چکا تھا۔

گاڑی میں بیٹھنے سے پہلے اپنے موبائل میں موجود ٹریکر کی اسیٹنگز میں جا کر اس نے یامین کے موبائل کے ٹریکر سے اسکا کنیکشن بند کیا۔

ہر جانب سے تسلی کر کے گاڑی میں بیٹھی اور مطلوبہ راستے کی جانب گاڑی بڑھالی۔

PakDigestNovel Blogspot.Com

بے دلی سے وہ اس کورس پر آیا تھا۔ ابھی نکاح ہوئے زیادہ دن نہیں گزرے تھے اور اسے جرمنی آنا پڑ گیا۔

مگر سب سے زیادہ اطمینان کی بات یہ تھی کہ وہ فرال سے موبائل پر اور آن لائن بات کر سکتا تھا۔

کلاس اٹینڈ کر کے وہ ونڈو شاپنگ کرنے بوڈ میوزیم کی فلی مارکیٹ میں آیا ہوا تھا۔

ایک کافی شاپ سے کافی لے کر ابھی وہ باہر آیا ہی تھا کہ کوئی پیچھے سے عجلت میں آتے ہوئے اس سے ٹکرایا۔

تھوڑی سی کافی چھلک کر اسکے ہاتھ پر گری۔

پیچھے مڑ کر وہ ٹکرانے والے کو کچھ سخت سست سنانا ہی چاہتا تھا کہ ایک نسوانی آواز میں کی جانے والی معذرت اسکے کانوں سے ٹکرائی۔

اوہ آئم رئیلی سوری" مڑ کر دیکھا تو ایشیائی نقوش والی ایک لڑکی شرمندہ صورت لیئے کھڑی تھی۔ "

نجانے کیوں یامین کو ایسا لگا کہ وہ شرمندہ ہے نہیں نظر آنے کی کوشش کر رہی ہے۔

شاید وہ دانستہ ٹکرائی ہے۔

اٹس اوکے "ایک کھوجتی نظر اس پر ڈال کر وہ آگے بڑھنے ہی والا تھا کہ وہی آواز پھر سے سنائی دی۔ "

آر یو ایشین "شستہ انگریزی میں پوچھے جانے والے سوال پر اب کی بار یامین بےزاری سے مڑا۔ "

یس "ٹکا سا جواب دے کر پھر سے مڑنے لگا کہ ایک اور سوال آیا۔ "

واؤ آئم آلسو ایشین "(میں بھی ایشیائی ہوں)"

اوکے "یامین کے چہرے سے چھلکنے والی بیزاری کو وہ کسی خاطر میں لائے بنا اسکے ہمقدم چلنے لگی۔ "

آئم بیسیکلی فرام انڈیا "(اصل میں میں انڈیا سے ہوں)"

اوکے دین "(اچھا تو پھر) یامین کو ایسی چیپکو لڑکیاں بہت بری لگتی تھیں۔ "

وہ جانتا تھا کہ اس بے باک ماحول میں یہ سب بہت عام سی باتیں ہیں۔ مگر وہ کسی لڑکی سے بے تکلف نہیں ہونا چاہتا تھا۔

اول تو وہ یہاں آیا ہی چھ ماہ کے لئے تھا۔ اور اگر چھ ماہ کے لئے نہ بھی آتا تب بھی وہ کسی کے ساتھ یوں بے تکلف نہیں ہوتا۔ یہ اسکی عادت ہی نہیں تھی۔

اف یو ڈونٹ مائنڈ۔۔ آئی وانٹ ٹو انجوائے الون "(اگر آپ برا نہ منائیں تو میں اکیلے مزہ کرنا چاہتا ہوں) کوئی لگی لپٹی رکھے بغیر یامین نے " اسے اچھا خاصا بے عزت کیا۔

مگر نجانے کس ڈھیٹ مٹی سے بنی تھی مسکرانے لگی۔

آئم ایکچولی جرمنی بورن۔ آئی ہیو آلویز ہرڈ دیٹ۔ ایشین گائز آر سو ڈیشنگ اینڈ روڈ۔۔ بٹ ٹوڈے آئی ہیو ایکسپیرینسڈ اٹ "(میں جرمنی" میں پیدا ہوئی۔ میں نے ہمیشہ سے سنا ہے کہ ایشیائی لڑکے خوبصورت اور روکھے مزاج کے ہوتے ہیں اور آج مجھے اس بات کا تجربہ بھی ہو گیا ہے) وہ ایسے اس سے باتیں کر رہی تھی جیسے کوئی بچھڑا دوست۔

بائی دا وے آئم اپیتا۔۔ نائس ٹو میٹ یو "(ویسے میں اپیتا ہوں۔۔ تم سے مل کر خوشی ہے) اس کے سامنے کھڑے ہو کر راستہ روکتے، اسکی" جانب ہاتھ بڑھایا۔

آئی ڈونٹ لائک ٹو شیک ہینڈز ود گرلز۔۔ آئم مسلم۔ اینڈ اونسٹلی ٹیلنگ یو۔۔ آئی فیلٹ نتھنگ۔۔ اٹس بیٹر ٹو لیو مائی وے۔۔ "(مجھے لڑکیوں" سے ہاتھ ملانا پسند نہیں۔ میں مسلمان ہوں۔ اور سچائی سے بتاؤں۔۔ مجھے کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔۔ بہتر ہے کہ تم میرا راستہ چھوڑ دو) اسکے ہاتھ کو نظر انداز کرتے۔ اسکے پاس سے گزر کر سڑک کی جانب بڑھا سامنے سے آنے والی بس کی جانب تیزی سے بڑھا۔

جیسے ہی بس رکی وہ اس میں سوار ہو چکا تھا۔

اکیلے گھومنے کا ارادہ اس لڑکی کی وجہ سے اسے ترک کرنا پڑا۔

مڑ کر یہ دیکھنے کی بھی زحمت نہ کی کہ وہ چلی گئی ہے یہ وہیں کھڑی ہے۔

ایسی مردوں پر فدا ہونے والی لڑکیاں اسے بہت بری لگتی تھیں۔ جو اپنے ہی وقار کو پامال کریں۔اور باہر رہنے والی بہت کم عورتیں اس بات سے واقف تھیں۔

اسی لئے وہ جب کبھی کسی باہر کے ملک گیا۔ لڑکیوں کو خاص طور سے نظرانداز کرتا تھا۔

فرال یاد آئی۔ عورت کو ایسے ہی ہونا چاہیئے۔ مضبوط، خود کی جانب اٹھنے والی ہر نگاہ کو نظرانداز کر دینے والی۔ایک فاصلہ رکھ کر ملنے والی۔اور وہ فاصلہ نہیں ایک قلعہ تھا جو کسی کو بھی اسے فتح کرنے نہیں دیتا تھا۔

یامین۔۔جو کہ بچپن سے اس سے محبت کرتا تھا۔ مگر اتنی ہمت نہیں پاتا تھا کہ اپنی پسند کا اظہار اس سے کر سکے۔

وہ اسکی پسندیدگی کو جاننے کے باوجود ہمیشہ اسے نظرانداز کرتی تھی۔

موبائل میں محفوظ فرال کی نکاح کی تصویر نکالی۔

کب وہ وقت آئے گا۔۔جب صرف میری دسترس میں ہو گی" ایک ٹھنڈی آہ بھر کر موبائل بند کیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ تھا۔ ہر طرف۔ہر" جانب اب صرف فرال ہی دکھائی دے رہی تھی۔

اسلام علیکم" ثمین اس وقت لاؤنج میں بیٹھیں ٹی وی دیکھ رہی تھیں۔ جب یامین لاؤنج کا دروازہ دھکیل کر اندر داخل ہوا۔ "

وعلیکم سلام اس وقت خیریت ہے ؟" وہ اسے دیکھ کر پریشان ہوئیں۔ "

جی وہ بس ایک کام سے اسلام آباد جانا ہے دو دن میں واپسی ہو جائے گی" انہیں اطمینان دلاتا وہ تیزی سے سیڑھیوں کی جانب بڑھا مگر پھر" رک کر الٹے قدموں واپس آیا۔

"فرال کمرے میں ہے ؟"

نہیں وہ اپنی کسی دوست کی طرف گئی ہے۔ تھوڑی دیر پہلے ہی نکلی ہے" انکے بتانے پر وہ تھوڑا چونکا۔ "

موبائل نکال کر جیسے ہی اسے ٹریس کرنے کی کوشش کی اندازہ ہوا وہ ٹریکر آف کر چکی ہے۔

اب تو چونکنا اور بنتا تھا۔ ثمین سے کوئی بھی تذکرہ کیئے بغیر تیزی سے سیڑھیاں چڑھ گیا۔

ساتھ ہی موبائل پر کال بھی ملالی۔

فرال کو گھر سے نکلے ابھی بیس منٹ ہی ہوئے تھے کہ یامین کی کال آ گئی۔

وہ اسکی کال کی توقع کر رہی تھی۔اسی لئے بہانہ بھی پہلے سے ڈھونڈ لیا تھا۔

اسلام علیکم "کال اٹھاتے ہی سلامتی بھیجی۔"

وعلیکم سلام۔کہاں پر ہو اور یہ آپکا ٹریکر کیوں بند ہے؟"اسکی بات پر فرال برے برے منہ بنا رہی تھی۔ "

مجھے فاتح سے کچھ کام تھا ایک رپورٹ بنانی تھی تو وہ اس سے ڈسکس کرنی تھی۔اسی کے پاس جا رہی ہوں۔ "

موبائل میں صبح دودھ پیتے ہوئے مجھ سے گر گیا تھا۔بڑی مشکل سے اسے آن کیا ہے۔مگر لگتا ہے ٹھیک کروانا پڑے گا۔شاید اسی وجہ سے ٹریکر بھی بند ہو گیا ہو۔میں نے سیٹنگز کو نہیں چھیڑا کہ کہیں کچھ اور ہی ایشو نہ ہو اور اتنے سے بھی جاؤں "وہ رٹا رٹایا سبق پڑھ رہی تھی۔

اوہو۔۔چلو ٹھیک ہے اپنا دھیان رکھنا۔میں دو دن کے لیے اسلام آباد جا رہا ہوں۔کوشش کرو کہ اپنی ایکٹویٹز میرے آنے تک گھر میں ہی رکھو۔واپس آ کر چیک کرواتا ہوں آپکا موبائل "یامین کو تھوڑی سی تسلی ہوئی۔سوٹ کیس بیڈ پر رکھے ایک ہاتھ سے اس میں ضروری کپڑے رکھ رہا تھا۔

دوسرے ہاتھ سے موبائل کان سے لگایا ہوا تھا۔

اب کیا میں بند ہو کر بیٹھ جاؤں "وہ چڑ کر بولی۔ "

ضروری نہیں ہر بات پر بحث کی جائے۔کبھی کوئی بات بنا بحث بھی مان لینی چاہئیے۔میرے ساتھ دشمنی کریں۔مگر اپنے ساتھ تو مت کریں "یامین کا انداز بے حد سنجیدگی لئے ہوئے تھا۔

فرال کو بھی اپنی زبان کی تیزی کا احساس ہوا۔

اوکے سوری۔۔میں دھیان رکھوں گی "ناچاہتے ہوئے بھی وہ شرمندہ ہوئی۔ "

ٹھیک ہے۔اب میں نکل رہا ہوں۔آپ کو دیکھنے کی حسرت تو دل میں ہی رہ جائے گی۔لیکن کوئی بات نہیں۔وہاں پہنچ کر ویڈیو کال کروں گا" اور پلیز کوئی بہانہ بنائے بغیر مجھ سے بات کر لینا "اسکے لہجے میں حسرت ہی حسرت تھی۔

دل فرال کے خلاف گیا۔کیا وہ اس سے اکتا چکا ہوتا تو یوں حسرت بھرے لہجے میں کہتا۔۔۔فرال نے سوچا۔

پھر ہر سوچ جھٹکی۔"ابھی نہیں "دل کو سخت کیا۔

اوکے میں کوشش کروں گی "مثبت انداز اپنایا۔ "

PakDigestsNovel Blogspot.Com

"تھینکس اللہ حافظ "یامین نے فون بند کیا۔

فرال نے گاڑی کی رفتار تیز کی۔

دس منٹ بعد وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر تھی۔

یہ ایک گنجان آباد علاقہ تھا۔ بہت کم گھر بنے ہوئے تھے۔ بہت سارے ابھی تعمیر ہو رہے تھے۔

کچھ دور چل کر اپارٹمنٹس تعمیر کیئیے گ ئے تھے اور انہی اپارٹمنٹس میں سے ایک میں وہ لڑکی رہتی تھی۔

فرال ایک گہری سانس فضا کے سپرد کرتی اپنے مطلوبہ اپارٹمنٹ کی جانب بڑھی۔

بیل بجائی۔

کچھ سکنڈز کے وقفے کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ غالبا لڑکی نے کی ہول سے جھانک کر اطمینان کیا تھا کہ کون ہے۔

"جی آپ کون "دروازہ کھلا۔ اب وہ لڑکی فرال کے سامنے تھی۔

پست قامت، گندمی رنگت، بالوں کو پونی میں جکڑے، ٹراؤزر ٹی شرٹ کے ساتھ گلے میں اسکارف لئے وہ فرال کو کہیں سے بھی ایسی حور پری نہ لگی جسے یامین فرال پر فوقیت دیتا۔

جلن کا احساس بڑھا۔

"آپ کون ہیں "فرال کو خاموشی سے اپنا جائزہ لیتا دیکھ کر وہ اب کی بار ذرا رعب دار انداز میں بولی۔

"اصل میں مجھے کسی نے بتایا تھا کہ آپ پورٹریٹس بہت اچھے بناتی ہیں۔ مجھے بھی کچھ بنوانے ہیں۔ کیا میں اندر آ کر آپ سے بات کر سکتی ہوں ؟ اگر آپ کو کوئی مسئلہ نہ ہو "اس لڑکی کی انگلیاں غور سے دیکھتے فرال کے ذہن میں جھماکا ہوا اس نے فورا سے کہا۔

کہتے ہیں کہ آرٹسٹ کی انگلیوں سے اندازہ ہو جاتا ہے کہ وہ آرٹسٹ ہے۔

فرال تو ویسے بھی لوگوں کو آبزرو کرنے کے بارے میں بہت مشہور تھی۔

فورا سے پہلے اسکی انگلیوں کی بناوٹ دیکھ کر سمجھ گی کہ وہ لڑکی پینٹر ہے۔

"ارے ہاں کیوں نہیں آؤنا "اس نے فورا فرال کو اندر بلایا۔

اسے فرال بے ضرر سی لگی۔

"تھینکس "اسکے ساتھ اندر چلتے فرال غور سے ہر چیز کا جائزہ لے رہی تھی۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

میں اسکیچز نہیں بناتی بس پینٹنگز کرتی ہوں'' سٹنگ روم میں آکر وہ لڑکی فرال کو ایک صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کر کے خود بھی اسکے سامنے والے صوفے پر بیٹھ گئی۔

''ویسے تم نے کس سے سنا ہے۔کیونکہ میں تو یہاں کسی سے بھی ملتی جلتی نہیں'' وہ لڑکی الجھن سے اسے دیکھ کر بولی۔

''کیوں تم کہیں اور سے آئی ہو؟'' فرال نے بات سے بات نکالی۔

''ہاں بس یہ سمجھ لو یہاں کی نہیں ہوں'' وہ گول مول جواب دے کر بولی۔

''تمہارے گھر والے کوئی نہیں ہیں اکیلی رہتی ہو کیا؟'' فرال نے بھول پن سے پوچھا۔

''نہیں میں میریڈ ہوں۔ میرے پتی یہیں ہوتے ہیں'' وہ تیزی سے بولی۔

''تم۔۔تم ہندو ہو؟'' فرال اب کی بار اور بھی چونکی۔

''و۔۔وہ۔۔وہ ہاں میں ہندو ہوں'' وہ لڑکی بوکھلا کر بولی۔

''نہیں میں۔۔۔پہلے ہندو تھی اب مسلمان ہوں'' فرال کو اسکے چہرے پر ایک رنگ جاتا اور ایک آتا محسوس ہوا۔

''ایسی کیا ضرورت پڑ گئی تھی یامین جو آپ نے ایک ہندو سے شادی کر لی'' دل ہی دل میں یامین سے مخاطب ہوئی۔

''اوہ اچھا۔۔یہ تو اچھی بات ہے'' چہرے پر مصنوعی مسکراہٹ سجائے بولی۔

''تم کیا پیو گی۔۔کوئی جوس یا پھر چائے'' وہ تیزی سے صوفے سے اٹھ کر بے تکلفی سے بولی۔

''ارے کچھ نہیں'' فرال کا تو دل اس کا گلہ دبانے کا کر رہا تھا اسکے ہاتھ سے جوس اور چائے کیسے پیتی۔

''اوہو تکلف مت کرو۔۔ میں جوس لاتی ہوں'' وہ تیزی سے سامنے بنے امریکن اسٹائل کچن کی جانب بڑھی۔

''تمہارے شوہر کا نام یامین تو نہیں؟'' فرال کی آواز نے اسکے پاؤں جکڑے۔

اب کی بار وہ لڑکی ششدر پیچھے مڑی۔

''ت۔۔تم کون ہے؟'' اپنی کپکپاتی آواز پر وہ قابو پا کر بولی۔

''تمہاری موت۔۔'' اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے فرال لفظ چبا چبا کر بولی۔

''نکاح نامہ دکھاؤ'' کچھ سوچ کر وہ بولی۔

''کیوں۔۔۔تمہیں کس لیئے دکھاؤں۔۔اپنی شناخت بتاؤ اور شرافت سے یہاں سے دفع دور ہو جاؤ'' وہ لڑکی آنکھیں نکالتے ہوئے بولی۔

اب کی بار فرال غصے میں کچھ پل اسے گھورتی رہی۔

PakDigestNovel Blogspot.com

نہیں بتانا تو نکلو یہاں سے" وہ ہاتھ کے اشارے سے کہتی فرال کی جانب آئی۔ "

مگر اسکے قریب آنے سے پہلے وہ الٹ کر پیچھے گری۔

منہ کھول کر فرال کی جانب دیکھا۔

جو بکواس کی ہے وہ کرو ورنہ میں تمہارا حشر کر دوں گی۔" اسکے قریب زمین پر بیٹھ کر اسکے بالوں کو زور سے مٹھی میں جکڑا۔ "

ل۔۔۔لاتی ہوں" یہ کہہ کر وہ اٹھی۔"

فرال بھی اسکے ساتھ ساتھ کمرے میں داخل ہوئی۔

ایک الماری کے سامنے رکی۔

جلدی کرو" فرال نے اسے ٹھوکا دیا۔ "

تیزی سے ہاتھ چلاتے الماری کے پٹ وا کیئیے۔

ایک جانب رکھے پیپرز میں سے ایک نکال کر فرال کی جانب بڑھایا۔

جیسے ہی فرال کی نظر سائن پر گئی۔ وہ دیکھ کر چونکی۔

یہ تو یامین کے سائن ہی نہیں۔

بکواس کر رہی ہو" اس لڑکی کی جانب دیکھ کر فرال غرائی۔ "

کیا مطلب" وہ الجھ کر فرال کو دیکھنے لگی۔ "

یہ یامین کے سائن نہیں ہیں۔۔ تمہارے پاس کوئی آئی ڈی کارڈ پڑا ہے اس کا" فرال کے دل میں پکڑ دھکڑ شروع ہو چکی تھی۔ "

کون تھی یہ جو یوں چال چل رہی تھی۔ کیا یامین نے اس سے شادی نہیں کی؟ کیا یہ لڑکی کوئی گیم کھیل رہی ہے؟ کیا جو کچھ ان دونوں میں فرال نے سمجھا وہ سب غلط تھا اصل کہانی کچھ اور ہے؟

بے شمار سوالات دل میں اٹھ رہے تھے۔

مگر سب سے اہم ان میں یہی تھا کہ کیا یہ لڑکی یامین کی بیوی ہے کہ نہیں؟

ہاں ہے۔۔ یہ لو" مڑ کر ایک اور پیپر اسکی جانب بڑھایا۔ "

جس پر یامین کی تصویر تو تھی مگر سائن اور پتہ کوئی اور تھا۔

فرال چکرا کر رہ گئی۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

آخر یہ سب کیا تھا۔"خود سے سوال کیا۔غصے سے اس لڑکی کی جانب دیکھ کر بیگ سے موذر نکالا۔ "

اب تو کسی شک کی گنجائش نہیں تھی کہ نکاح نامہ اور آئی ڈی کارڈ کی جو فوٹو کاپی تھی وہ دونوں جعلی تھے۔

یعنی یامین نے کوئی نکاح نہیں کیا"وہ دل میں خوش ہوئی۔ "

مگر یہ سب یہ لڑکی کیوں کر رہی تھی۔

یہی سوچ کر فرال نے موذر نکال کر اسکی کنپٹی پر رکھا۔

اب بکواس کرو۔۔۔۔یہ نکاح اور یہ کاپی دونوں جعلی ہیں۔کیا ثابت کرنا چاہ رہی ہو۔۔اور کیوں یامین کے پیچھے پڑی ہو" پھر سے فرال نے" اسکی کنپٹی پر موذر کا بٹ مارا۔وہ کراہی۔

ایسے نہیں بتاؤ گی" کہتے ساتھ ہی فرال نے اسکی کنپٹی پر پھر زوردار انداز میں گن والا ہاتھ مارا۔اب کی بار وہ لڑکی بے ہوش ہو گئ۔"

کتنے دنوں کا تمھیں کہا ہوا ہے کہ سریندر کے مطلوبہ بندے کا پتہ کر کے بتاؤ مگر تم ہو کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہو" دو دن سے سریندر" دن رات پاشا کو فون پر دھمکیاں دے رہا تھا کہ اگر اب اپنی زندگی چاہتا ہے تو اس ایجنٹ کا پتہ بتائے جو اسے مطلوب ہے۔

سر ایجنسی کے بندے کا معلوم کروانا اتنا آسان کام نہیں ہے۔آپ جانتے ہیں کہ ہماری آئی ایس آئی کے گمنام سپاہیوں کے بارے میں کوئی" انفارمیشن کسی ریکارڈ میں موجود نہیں ہوتی۔حتی کہ نام اگر جان جائیں پھر بھی یقین سے نہیں کہہ سکتے کہ اس نام کے بندے کا روپ اس کا اصل روپ ہے۔وہ تو نجانے کتنے روپ بدلتے ہیں کہ اصلی اور نقلی میں تفریق ہی مشکل ہو جاتی ہے۔

بہر حال میں نے کچھ ذرائع سے پتہ کروایا ہے صرف نام جان سکا ہوں۔"پاشا کے غصے نے شہزاد کو جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر دیا۔

اچھا نام ہی بتا دو۔کہہ دوں گا اس سے زیادہ میں کچھ نہیں بتا سکتا۔"وہ تنگ آکر بولا۔ "

اس کا نام ایبک ہے۔اور جو لوگ اسے بہت قریب سے جانتے ہیں وہ بھی اسکی اصل صورت سے ناواقف ہیں۔"جو کچھ شہزاد ان دنوں میں" اس کے بارے میں معلوم کروا سکا تھا وہی بتا دیا۔

ٹھیک ہے۔میں اسے بتا دیتا ہوں" پاشا کو تھوڑی سی تسلی ہوئی کہ چلو نام تو معلوم ہوا۔"

رات میں فرال کمرے میں بیٹھی۔ایبتا کے بارے میں انٹرنیٹ سے معلومات اکٹھی کرنے میں مصروف تھی۔

اس کا فیس بک اکاؤنٹ ٹوئیٹر ہر جگہ کو کھوج رہی تھی۔

اپنے کام میں اتنی مگن تھی کہ پاس پڑے موبائل کی وائبریشن تک محسوس نہیں ہوئی۔موبائل بج بج کر بند ہو گیا۔

رات کے گیارہ بج چکے تھے۔اسکی آنکھوں میں نیند کا نام و نشان تک نہ تھا۔

ایک بار پھر سے موبائل وائبریٹ کیا۔ مگر فرال کو کوئی ہوش نہ تھا۔

کچھ دیر بعد کمرے کے دروازے پر ہونے والی دستک نے اس کا انہماک توڑا۔

بیڈ سے اتر کر دروازے کی جانب بڑھی۔

دروازہ کھولا تو سامنے ذکا صاحب کھڑے تھے۔

کیا ہوا ہے بیٹا تم ٹھیک ہو۔ یامین کا فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں" وہ پریشان صورت لیئے اسے سر سے پاؤں تک فکر مندی سے دیکھ رہے" تھے۔

جی ابا میں ٹھیک ہوں۔ وہ موبائل وائبریشن پر تھا اسی لئے پتہ نہیں چلا لیکن آپکو کس نے کہا" وہ ابھی تک اس لڑکی کی معلومات حاصل" کرنے کے زیر اثر تھی۔

یامین نے تمہیں دو مرتبہ کال کی مگر تمہارے نہ اٹھانے پر اس نے پھر میرے موبائل پر کال کی۔ کہ ابا فرال کہاں ہے کال ریسیو کیوں نہیں" کر رہی۔ میں اور تمہاری تائی بھی پریشان ہو گۓ" انہوں نے تفصیل سے بتایا۔

اوہ سوری میں دھیان رکھوں گی" وہ خفت زدہ ہوئی۔ اتنی بھی کیا بے خبری۔ خود کو کوسا۔"

چلو ٹھیک ہے۔ کوئی بات نہیں۔ بس ذرا یامین کو کال کر لو۔ وہ بہت پریشان ہو رہا تھا۔ اور ٹائم پر سو جانا اب" اسے شرمندگی سے نکالتے" تنبیہہ کر کے پلٹ گۓ۔

فرال نے ایک گہرا سانس فضا کے سپرد کیا۔ اور غصے سے موبائل کی جانب بڑھی۔

بے شک غلط فہمی دور ہو گئ تھی۔ مگر اب اس بات کا غصہ تھا۔ کہ جن بھی حالات میں یامین نے یہ سب کیا کیا وہ اسے اعتماد مین لے کر نہیں کر سکتا تھا۔ آخر کیوں اس نے فرال کو اتنے سے بھی اعتبار کے قابل نہ جانا۔

اپنی پراگندہ سوچوں کو جھٹک کر موبائل کی جانب متوجہ ہوئی۔

ان لاک کر کے یامین کا نمبر ڈائل کیا۔

دوسری ہی بیل پر فون اٹھا لیا۔

کہاں تھیں آپ" سلام دعا کیئے بنا وہ فرال پر برسا۔ "

یہیں تھی اسی دنیا میں ابھی کوئی ایسا منتر نہیں آتا کہ مرے بغیر اس دنیا سے اس دنیا میں کوچ کر جاؤں" جلی کٹی سنا کر یامین کو مزید آگ بگولا" کیا۔

شٹ اپ جسٹ شٹ اپ۔۔۔۔" وہ غصے میں تقریباً چلایا۔ "

فرال نے جھرجھری لے کر موبائل کان سے پیچھے کیا۔

آپکی آواز چیخے بنا بھی مجھ تک صاف آ رہی ہے۔ خوامخواہ اپنا گلہ نہ خراب کریں" لاپرواہی سے کہتی بیڈ پر بیٹھتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر" لیپ ٹاپ گود میں رکھتے پھر سے اریبتا کی فائل کھولی۔

آپکو اندازہ ہے میں کتنا پریشان ہو گیا تھا۔ کیا کیا خیال نہیں آئے تھے" یامین ابھی تک اس پر برسنا بند نہیں ہو رہا تھا۔ "

میرے بارے میں تو ویسے بھی اب آپکو اچھے خیال نہیں آتے۔ کوئی نئی بات نہیں" فرال بھی ایسے بولی جیسے آج ہی سارے حساب کتاب" چکا کر رہے گی۔

کیا آپ تھوڑی دیر کے لئے یہ طنز بند کر کے مجھ سے انسانوں کی طرح بات کر سکتی ہیں" یامین نے شدید غصے کے باوجود اب کی بار اپنا لہجہ" دھیما ہی رکھا۔

یہی بات میں بھی کہنا چاہتی ہوں کہ کیا آپ بھی انسانوں کی طرح بات کریں گے یا پھر دھاڑتے ہی رہیں گے" فرال نے پوری طرح حساب" چکتا کیا۔

جی بالکل انسانوں کی طرح ہی بات کرنا چاہ رہا تھا۔ اسی لئے اپنے سب کام پس پشت ڈال کر آپ سے بات کرنے کے لئے پچھلے آدھے گھنٹے" سے خوار ہو رہا ہوں" یامین نے بھی کوئی لگی لپٹی نہیں رکھی۔

اچھا فرمائیں اب کیا کہنا چاہ رہے تھے۔ اور ابا کو اتنی رات میں پریشان کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اتنی شرمندگی ہوئی مجھے" دماغ تھوڑا ٹھنڈا" ہوا تو ابا کا خیال بھی آیا۔

تو موبائل فون اسی لئے ایجاد ہوا ہے کہ گھر میں دس بندوں کو پریشان کرنے کی بجائے۔ اپنے مطلوبہ شخص سے بآسانی بات کر لی جائے۔ مگر" میری بیوی نے تو ہر ایجاد کو ناکام بنانے کی ٹھان رکھی ہے" یامین کے اعصاب ڈھیلے پڑے تو لہجہ خود بخود شوخ ہوا۔

کبھی شرمندہ ہو کر اپنی غلطی نہ ماننا" فرال اسکی شوخی پر جل کر رہ گئی۔ "

اس دن پیدا ہی نہیں ہوا تھا جب اللہ جی انسانوں میں شرمندگی بانٹ رہے تھے۔" یامین پھر یامین ہی تھا۔ "

کس سلسلے میں شہر سے باہر گئے ہیں" فرال نے اب کی بار موضوع بدلنے میں ہی عافیت جانی۔ اس کا کیا تھا وہ تو دس گھنٹے اور لایعنی گفتگو" کر سکتا تھا۔

بس چینل کے کام سے آیا ہوں۔ ایک نیا پراجیکٹ شروع کر رہے ہیں تو اسی سلسلے میں یہاں لوکیشن وغیرہ فائنلائز کرنی ہے۔" یامین نے" اب کی بار آرام سے جواب دیا۔

ہمم صحیح" فرال نے مختصر جواب دیا۔ نظریں مسلسل لیپ ٹاپ پر تھیں۔ "

بیوی" یامین کی سرگوشی نما آواز فرال کو لمحہ بھر کے لئے مصیبت سے دوچار کر گئی۔ دل کی دھڑکن نے یکدم لے بدلی۔ "

جی" ایسے لگا جیسے وہ سامنے بیٹھا اسے بغور دیکھ رہا ہو۔ "

"کوئی اچھی سی بات کہہ دو" یامین کی عجیب و غریب فرمائش پر وہ چونکی۔ ایسے تو اس نے کبھی نہیں کہا تھا۔

"کس خوشی میں" منہ بنا کر بولی۔

"بس ایسے ہی۔۔ زندگی کا کیا پتہ کب کہاں لے جائے" یامین کا لہجہ اب کی بار سرسری نہیں تھا۔ کچھ الگ سا تھا اسکے لہجے میں۔ کوئی انوکھا احساس۔ فرال اور بھی بری طرح چونکی۔

"کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ کوئی پارٹی وارٹی تو نہیں ہو رہی وہاں۔ پی پلا تو نہیں لیا" اسکا انداز فرال کو بہکا بہکا لگا۔

"جی بالکل میں تو اب تک ہر تقریب میں من من بھر پیتا پلاتا ہی آیا ہوں نا" یامین نے برا مان کر کہا۔

"تو ایسی فضول بات کرنے کی کوئی تک نہیں بنتی۔" فرال نے اسکے انداز کو نظرانداز کرنا چاہا۔ مگر نجانے کیوں دل تھوڑا پریشان ہوا۔

"اس سے بہتر میں اپنی دوسری آفیشل بیوی کو فون کر دیتا۔ کم از کم وہ پیار محبت کی باتیں تو کر لیتی ہے" یامین نے اسے صاف چڑایا۔

"بصد شوق" فرال نے برا مانے بنا کہا۔ ایک طرف سے دل تھوڑا صاف ہوا تھا۔ اسی لئے اس نے یامین کی بات کا غصہ نہیں کیا۔

"یا اللہ ایک ہی دن میں یہ انقلاب میری دوسری بیوی کے ذکر پر بھڑکنے کی بجائے۔ سکون ہی سکون۔۔ یا الہی یہ ماجرا کیا ہے" یامین کی زیرک طبیعت سے بچنا آسان نہیں تھا۔

اسی لئے فرال کو اپنے لہجے پر قابو پانا پڑا۔

"مجھے اطلاع دینے کا کوئی مقصد نہیں تھا۔ میری طرف سے جس بھی ایکس وائی زیڈ کو کال کریں۔ میری بلا سے۔" اب کی بار اس نے اپنا لہجہ پھر سے سخت کیا۔

"سچ میں اجازت ہے؟" یامین شرارتی لہجے میں بولا۔

"اسٹیمپ پیپر پر لکھ کر دوں۔ ویسے یو آپ کو اسکی بھی ضرورت نہیں شادی کرتے وقت کون سا مجھ سے پوچھ لیا تھا۔ تو پھر رومانس کرنے کے لئے میری اجازت کی کیا ضرورت پڑ گئی" فرال نے اپنا لہجہ حتی المقدور سخت رکھا۔

"وہ کیا ہے کہ مجھے رومانس کی پریکٹس نہیں نا۔ تو آپ کے ساتھ پریکٹس کر لوں گا تو دوسری کے ساتھ آسانی ہو جائے گی" یامین اپنے کام کی پریشانی اس وقت فرال سے اوٹ پٹانگ باتیں کر کے زائل کرنا چاہتا تھا۔ اور وہی ہو رہا تھا۔

دل اور روح میں سکون اترنے کے ساتھ ساتھ ساری ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ بھی جیسے کہیں جا سوئی تھی۔

"اتنی سب فضول گفتگو کر کے میرے پیسے برباد کرنے کی بجائے بہتر ہے کہ اپنی ہوتی سوتی کو کال کریں۔ اور اس کا دماغ کھائیں میرے پاس اتنا وقت نہیں" ساتھ ہی فرال نے کال بند کر دی۔

بے شک وہ جان گئی تھی کہ یامین اور اس لڑکی کا اب کوئی تعلق نہیں ہے۔ مگر پھر بھی رقابت کا احساس بہت شدید تھا۔

وہ اب تک یامین کو صرف اپنے لئے دیکھتی اور سوچتی آئی تھی۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

فون بند ہوتے ساتھ ہی پھر سے بج اٹھا۔

"میرے سر میں درد ہو گیا ہے۔ آپکی بے تکی باتیں سن سن کر" وہ پھاڑ کھانے والے انداز میں بولی۔

"میری جان کہو تو دبانے آجاؤں" یامین کا گھمبیر تا لہجہ۔

"جی آئیں ذرا۔ آپ نہیں میں دباؤں گی اور وہ بھی آپکی گردن" فرال کی بات پر یامین کا قہقہہ بے ساختہ تھا۔

"اتنا کیوں جلتی ہو" یامین نے مسکرایا۔

"اچھا اب فون بند کریں۔ اور مجھے سونے دیں" فرال نے اس کا دھیان ہٹایا۔

"میرے بغیر نیند آجائے گی" نجانے کیوں یامین کو جیسے اسکی تکلیف دہ باتوں سے اور نظر انداز کیئے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

"کیوں میں آپکی گود میں سوتی ہوں" فرال غصے میں جو کچھ کہہ گئی اُسے کہ چکنے کے بعد احساس ہوا کہ کیا کہہ گئی ہے۔

"ہاہاہا۔۔۔ آئی وش" یامین کی شرارتی آواز اسے خجل کر گئی۔

"پتہ نہیں کیوں آج آپ کی کڑوی کسیلی باتیں بھی بری نہیں لگ رہیں" یامین نے اپنے احساسات بتائے۔

"اچھا بس اتنے سینٹی مت ہوں۔ دو سال کے لئے نہیں دو دن کے لئے گئے ہیں۔ چھ ماہ کے لئے گئے تھے تو چن چڑھا کر آئے ہیں۔ دو سال کے لئے جاتے تو چھ بچے لے کر آتے" یامین نے فرال کا دماغ اچھا خاصا گھما دیا تھا۔

"استغفار کرو بیوی۔ دو سال میں تین تین بچے ہوں تو چھ بنتے ہیں۔۔۔ میرا ورلڈ ریکارڈ کیوں بنوانے پر تلی ہو۔ یا پھر یہ کسی خواہش کا اظہار ہے" یامین کی شرارتی آواز پر فرال کو سمجھ آئی کہ وہ کس قدر فضول بات کر چکی ہے۔ اور کس بندے کے سامنے۔

اب اس نے کہاں اتنی آسانی سے اسے بخشنا تھا۔

"بس کریں اب میرے سر میں درد ہونے لگ گئی ہے۔ فون بند کریں۔ اور ادھر ادھر کی باتوں اور لوگوں میں دھیان لگانے کی بجائے بہتر ہے کہ اپنے کام پر فوکس کریں۔۔ خدا حافظ" ساتھ ہی فرال نے فون بند کر دیا تھا۔

اس سے پہلے کہ اس کے منہ سے کوئی اور بے تکی بات نکلتی۔ اس نے فون بند کرنا ہی بہتر سمجھا۔ اب تک اپنی فضول بات کے جواب میں یامین کی بات کے زیر اثر اسکی کانوں کی لوئیں تک سرخ تھیں۔

"اف کیا کیا سوچ لیتا ہے یہ بندہ" اپنے چہرے کو تھتھپاتے نارمل کرنے کی کوشش کرتی۔ لیپ ٹاپ بند کر کے لائٹ آف کر کے لیٹی۔

موبائل پر یامین کا خدا حافظ کا میسج تھا۔

موبائل بند کر کے سونے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر نیند کہاں آتی۔ آنکھیں کھول کر یامین والی سائیڈ کو دیکھا۔ پھر کچھ سوچ کر یامین کے تکیے پر ہاتھ رکھ کر سونے کی کوشش کرنے لگی۔ دل ہی دل میں بہت سی سورتیں پڑھ کر یامین کا چہرہ ذہن میں لا کر پھونک ماری۔

موبائل ہاتھ میں پکڑے وہ گہری سوچ میں تھا جب اسکا ماتحت دروازہ بجا کر اسکی اجازت ملتے ہی اندر داخل ہوا۔

سر گاڑی بھی تیار ہے اور ہمارے سب بندے بھی تیار ہیں۔"اس نے ایبک کو اطلاع دی۔ "

چلو پھر۔اللہ کا نام لے کر نکلتے ہیں"ایبک اسکے کندھے کو تھپکتا ہوا اس سے پہلے خود کمرے سے باہر جا چکا تھا۔ "

تین جیپیں تھیں۔ جن میں جوان بھرے پڑے تھے۔یہ مشن ایبک کی سربراہی میں بم دھماکے میں ملنے والی فوٹیجز میں موجود را کے ایجنٹ پکڑنے کے لئے شمالی وزیرستان کی جانب جا رہے تھے۔

آج رات میں ہی ایبک کو اپنا مشن پورا کرنا تھا۔ نہیں تو انکے یہاں سے بھاگنے کی تیاری تھی۔

تین گھنٹے کی مسلسل ڈرائیو کے بعد جس مطلوبہ جگہ پر وہ لوگ پہنچے وہ ایک قلعہ کی مانند تھا۔

ایبک نے پہلے سے ہی نقشہ لے کر سب جگہوں کو مارک کر کے اپنے بندوں کو ہدایات دے دیں تھیں کہ کس نے کہاں سے اس قلعہ میں داخل ہونا ہے۔

کچھ مسلح لوگوں کو اس نے قلعہ کی دیواروں پر چڑھنے اور وہیں موجود رہنے کا حکم دیا۔

باقی کی نفری کے ساتھ وہ خود قلعہ میں داخل ہونا چاہتا تھا۔

جیسے ہی اسکے بندوں نے پوزیشنز سنبھالیں۔رسی کی مدد سے اپنے باقی بندوں کو اوپر آنے کا اشارہ رسی کو زور زور سے ہلا کر کیا۔

قلعہ کی دیواروں کے دوسری طرف قبائلی لوگ پہرہ داری میں مصروف تھے۔جو حقیقت میں ملک کے غدار تھے۔

ایبک کو ان سے کوئی ہمدردی نہیں تھی۔

اپنے ساتھ آنے والے سنائپرز کو اس نے مخصوص اشارہ کیا ہر ایک نے چن چن کر بندوں کا نشانہ لیا۔

ایبک اور اسکے ساتھیوں کے لئے اب اندر جانے کا راستہ صاف ہو چکا تھا۔

انہوں نے ایسے بوٹس پہن رکھے تھے جو زمین پر گونج پیدا نہیں کرتے تھے۔

پنجوں پر چیتے کی طرح بھاگتے وہ تیزی سے اندرونی حصے کی جانب بڑھ رہے تھے۔

قلعہ پتھروں سے بنایا گیا تھا۔

ایبک سب سے آگے دیوار کے ساتھ ساتھ جڑا آہستہ سے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا کہ دروازے پر پہرہ دار نظر آیا۔

ایبک نے ہاتھ کے اشارے سے پیچھے آنے والے ماتحتوں کو رکنے کا اشارہ کیا۔

دم سادھے آہستہ آہستہ بڑھ کر بلی کی آواز نکالی۔

پہرہ دار چوکنا ہو کر بندوق تانے جیسے ہی آگے کی جانب آیا۔

ایبک نے بندوق جھپٹ کر اسے آگے کی جانب کھینچ کر گردن پر گرفت مضبوط کر کے دائیں جانب جھٹکا دیا۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

وہ پہرہ دار وہیں پر دم توڑ گیا۔

اسے نیچے لٹا کر تسلی کرنے کے بعد ایبک نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا۔

داخلی دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی سیڑھیاں نظر آئیں جن کا رخ نیچے کی جانب تھا۔

اپنی گن کا رخ نیچے کی جانب کیئے وہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہا تھا۔

اسکے ماتحت پیچھے پیچھے آ رہے تھے۔ سیڑھیوں کے ساتھ منسلک بڑی سی۔ راہداری میں بھی دو پہرہ دار موجود تھے۔ ایبک نے اپنے بندوں کو پہلے ہی اشارہ کر کے باخبر کر دیا۔

ہاتھ کے اشارے سے انہیں بتلایا کہ جیسے ہی میں تیزی سے اتر کر فائر کروں دوسرے نے میرے اوپر سے پھلانگ کر فائر کرتے ہوئے نیچے گرنا ہے۔

انہوں نے اشارہ کیا کہ وہ سمجھ گ ئے ہیں۔ اور ویسے ہی ہوا۔

پہرہ داروں کو موقع دیئے بغیر ایبک اور اسکے ماتحتوں نے دونوں پہرہ داروں کو گولیوں کا نشانہ بنایا۔

انکے منظر سے ہٹتے ہی وہ سب تیزی سے ہر کمرے میں پھیلتے چلے گ ئے۔

بے دریغ فائر نگ کر کے اگلوں کو سنبھلنے کا موقع دیئے بنا بھون رہے تھے۔

ایبک بھاگتا ہوا سیٹنگ ایریا میں داخل ہوا جہاں وہی را کے ایجنٹ موجود تھے جو بم بلاسٹ والے کیس اور بہت سے اور کیسز میں ملوث تھے۔

PakDigest.org Blogspot.Com

اس سے پہلے کہ وہ وہاں سے بھاگ نکلنے کی کوشش کرتے ایبک نے ان پر فائر نگ اس انداز میں کی کہ وہ نکلنے نہ پائیں اور زندہ سلامت انہیں لے جا سکے۔

مگر سامنے والے بھی اسلح سے لیس تھے۔

جوابی فائر نگ کے تبادلے میں ایک گولی ایبک کا بازو چیر لے گئ۔

مگر وہ اس قدر سخت جان تھا کہ اپنی گن پر گرفت ڈھیلی نہیں چھوڑی۔

گرتے خون سمیت اسی بازو سے فائر نگ کرتا رہا۔

دو کی ٹانگوں پر فائر کرتے انہیں کھڑے ہونے کا موقع دیئے بنا ایبک ان پر چھلانگ لگا کر انہیں دبوچتا ان پر حاوی ہو چکا تھا۔

چھوڑو ہمیں "وہ دونوں چلائے۔ "

تمہیں تو اب تمہارا بھگوان بھی نہیں چھڑا سکتا جو مرضی کرنا ہے کر لو "شلوار قمیض وہ دونوں بالکل قبائلی باشندے محسوس ہو رہے تھے۔ "

کیا بکواس ہے یہ "وہ دونوں خود کو ایبک کی گرفت سے چھڑاونے کی پوری کوشش میں تھے مگر ایبک کی چٹانوں سی مضبوط گرفت انہیں "

نکلنے میں مدد نہیں دے رہی تھی۔

"تمہیں تو اب ہمارے سردار بتائیں گے کہ کون کیا بکواس کر رہا ہے" ایبک کے ماتحت اسی اثناء میں اسکے پاس پہنچ چکے تھے۔

ایبک دونوں کے ہتھوں کو گرفت میں لیۓ کھڑا تھا۔

"ان خبیثوں کو پکڑ کر گاڑی میں ڈالو" اس نے چند جوانوں کو حکم دیا۔

ایبک کی گرفت سے انہیں پکڑتے آگے کی جانب دھکیلتے وہ جوان آگے بڑھے۔

"کوئ شہادت؟" یامین نے اپنے دو بندوں سے سوال کیا۔

"سر شہاب نے شہادت حاصل کی ہے" مصطفی کی بات پر ایبک نے لمحہ بھر کو آنکھیں میچیں۔ وہ اسکی پوری ٹیم میں سب سے زیادہ باہمت اور اس کا پسندیدہ تھا۔

اور اللہ تو آزمائش ہی اسی طرح دیتا ہے۔

کبھی آپکی پسندیدہ چیز کو لے کر اور کبھی پسندیدہ انسان کو۔ ایسے ہی موقعوں کے لئے اس نے صبر کی تلقین کرنے کا حکم ہے۔

جو صبر کر لیتے ہیں وہ اللہ کا بہترین انعام پاتے ہیں۔

ایبک کو بھی اللہ کی رضا میں راضی ہونا تھا۔

"اللہ اکبر"

اس سے زیادہ وہ کچھ نہ کہہ سکا۔

"اسے میں اٹھاؤں گا۔ تم سب چلو" کسی کو بھی اسے ہاتھ لگانے سے منع کرتے اپنی زخمی بازو کے باوجود ایبک نے شہاب کے شہادت پانے والے جسم کو اٹھایا جس پر جگہ جگہ گولیاں لگیں تھیں۔ خون بری طرح رس رہا تھا۔

"اللہ نے تمہیں ہم سب میں معتبر جانا ہے۔" یامین نے شہاب کے شہید جسم سے مخاطب ہو کر سرگوشی کی۔

چند لمحوں میں وہ سب واپسی کی جانب گامزن تھے۔

یامین اس وقت یونیورسٹی سے نکل کر اپارٹمنٹ کے راستے پر پیدل ہی چل رہا تھا۔ تیز تیز قدم اٹھاتے مختلف سڑکیں عبور کرتا ایک گلی میں داخل ہوتے بائیں جانب دیکھ رہا تھا کہ دائیں جانب سے ایک نسوانی وجود بری طرح اس سے ٹکرایا۔

"اوہ سوری" تیز سانسوں میں اسے معذرت کرتی اپنا وحشت زدہ نظروں سے پیچھے کی جانب دیکھ رہی تھی۔

یامین چہرے کبھی نہیں بھولتا تھا۔ اور یہ تو ابھی کچھ دن پہلے ہی اس سے ٹکرائ تھی۔

"آر یو آل رائٹ" یامین نے اسکے چہرے پر پھیلنے والی سراسیمگی دیکھ کر پوچھا۔ جواب بھی خوف سے پیچھے کی جانب دیکھ رہی تھی۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

"ي۔۔یس آئم او کے۔۔او کے"وہ گھبرائی آواز میں بولی۔

یامین نے اسکے بازو سے اپنے ہاتھ ہٹائے۔

"ہو از ہریسنگ یو(کوئی تمہیں تنگ کر رہا ہے)"یامین نے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا۔

"نن۔نن۔نو ون(نہیں کوئی بھی نہیں)"وہ نظریں چرا کر بولی۔

"دین وائے یو لک سو ٹینسڈ(تو پھر تم اتنی پریشان کیوں نظر آرہی ہو)یامین نے اسے جھٹلایا۔

اسپیتا نے ایک خاموش نظر اس پر ڈالی۔

"فیو بوائز آر فولونگ می۔۔دے۔۔دے وانٹ ٹو کڈنیپ می۔ان فیکٹ دے آر مائی کلاس فیلوز۔۔اینڈ دے وانٹ ٹو سپینڈ ٹائم ود می۔۔آئم ناٹ دیٹ کائنڈ آف گرل۔۔آئی ٹولڈ دیم۔۔دیٹ دے آر جسٹ مائی فرینڈز۔۔بٹ دے ڈونٹ انڈرسٹینڈ دس تھنگ۔۔سو وین آئی ریزیسٹ۔۔اینڈ ٹرائیڈ ٹو ایسکیپ۔۔دے سٹارٹڈ فولونگ می

(کچھ لڑکے میرا پیچھا کر رہے ہیں۔وہ مجھے اغوا کرنا چاہتے ہیں۔اصل میں وہ میرے ہم جماعت ہیں۔اور وہ میرے ساتھ وقت گزارنا چاہتے ہیں۔میں اس قسم کی لڑکی نہیں ہوں۔میں نے انہیں بتایا تھا۔کہ وہ صرف میرے دوست ہیں۔لیکن وہ کچھ سمجھنے کو تیار نہیں۔لہذا جب میں نے مزاحمت کی اور بھاگنا چاہا۔انہوں نے میرا پیچھا شروع کر دیا)یامین کے ساتھ چلتے وہ اپنی روداد سنانے لگی۔

"یو شوڈ انفارم پولیس(تمہیں پولیس کو مطلع کرنا چاہیئے)"یامین نے اسے مشورہ دیا۔

"نو۔۔ایکچولی۔۔آئی لو الون ہئیر۔آئی ڈونٹ وانٹ ٹو انوالو ان اینی پولیس انکوائری(نہیں۔اصل میں میں یہاں اکیلی رہتی ہوں۔میں کسی پولیس کی تفتیش میں ملوث نہیں ہونا چاہتی)اسکا لہجہ اسکے انداز کی چغلی کھا رہا تھا۔

"وئیر از یور فیملی(تمہارا خاندان کہاں ہے)"یامین نے اگلا سوال پوچھا۔

"دے لو ان۔۔ان بنگلادیش(وہ رہتے ہیں۔۔بنگلادیش میں رہتے ہیں)"اس نے تھوڑا اٹک کر جواب دیا۔

"اوکے دین واٹ کین آئی ڈو فور یو(ٹھیک ہے۔مگر میں تمہارے لیئے کیا کر سکتا ہوں)"یامین اپنے اپارٹمنٹ کے سامنے روکتے ہوئے بولا۔

"کین۔۔کین آئی سٹے فور فیو آورز ان یور فلیٹ۔مے بی دے آر سٹل ہئیر۔ڈونٹ یو وری آئی ول گو ٹو مائی فرینڈز ہوم آفٹر فیو آورز(کیا۔کیا میں کچھ گھنٹوں کے لئے تمہارے فلیٹ پر رہ سکتی ہوں۔ہو سکتا ہے وہ لوگ یہاں ہی ہوں۔میں کچھ گھنٹوں بعد اپنی فرینڈ کے گھر چلی جاؤں گی)"اسکی بات پر یامین ٹھٹھکا۔

پھر بے تاثر چہرے کے ساتھ اسے اپنے اپارٹمنٹ میں لے آیا۔

تین گھنٹوں بعد وہ اسکے اپارٹمنٹ سے چلی گئ۔

مگر اسی رات یامین نے اسکے فیس بک۔۔اور ای میل کے اکاؤنٹس ہیک کر لئے۔ جن کے بارے میں وہ باتوں باتوں میں اس سے پوچھ چکا تھا۔

پہلی مرتبہ اس لڑکی کا ٹکرانا تو وہ اگنور کر گیا تھا۔

مگر دوسری مرتبہ اس کا ٹکرانا اور ایک کہانی سنا کر اسکے اپارٹمنٹ تک رسائ حاصل کرنا۔۔یہ بات اگنور کئے جانے والی نہیں تھی۔

لہذا یامین کو بھی اسکے ساتھ تھوڑی سی گیم کھیلنی پڑی۔

اکاؤنٹس ہیک کرنے کے بعد جو انفارمیشن اسکے سامنے آئ اس کے بعد یامین کو اندازہ ہو گیا کہ یامین سے اس لڑکی کا ٹکرانا کسی چال کا حصہ ہے جو کوئ اور نہیں سریندر کھیل رہا ہے۔

سر آپکو خبر ملی ہے۔" پاشا ابھی کچھ دیر پہلے ہی گالف کا میچ کھیل کر گھر آیا تھا کہ شہزاد گھبرایا ہوا لاؤنج میں داخل ہوا۔ "

پاشا کا کینیڈا کا ویزا لگ چکا تھا۔ شہزاد اسکی ٹکٹ لینے گیا تھا۔

پاشا کچھ دن کے لئے منظر سے روپوش ہونا چاہتا تھا۔

سریندر کو وہ پہلے ہی مزید مدد کرنے سے انکار کر چکا تھا۔

نہ صرف یہ بلکہ اسکے پیسے بھی واپس بھجوا چکا تھا۔

اب کس بات کی خبر۔۔۔باقی سب باتوں کو دفع کرو مجھے یہ بتاؤ کہ میری ٹکٹ ہوئ کہ نہیں" پاشا نے بے زاری سے شہزاد کی جانب دیکھا۔ "

صوفے پر بیٹھے سامنے ٹیبل پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے وہ ریلیکش انداز میں بیٹھا تھا۔ مگر چہرے پر شدید بیزاری تھی۔

سر بہزاد کہ پتہ چل گیا ہے" شہزاد نے جیب سے ٹکٹ نکال کر اسکی جانب بڑھاتے ہوئے گویا دھماکا کیا۔ "

کیا واقعی کہاں ہے وہ خبیث۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میرے ساتھ۔۔اس نے میرے ساتھ غداری کی" ٹانگیں میز سے نیچے" رکھتے ہوئے وہ جوش سے بولا۔

سر وہ ہمارے لئے مزید گڑھے کھود چکا ہے" شہزاد مودب کھڑا گویا ہوا۔ "

کیا مطلب" پاشا الجھا۔"

سر وہ ہمارے خلاف وعدہ معاف گواہ بن چکا ہے۔اور اس ٹکٹ کا اب کوئی فائدہ نہیں۔کیونکہ آپکا نام بلیک لسٹ میں شامل کر دیا گیا ہے آپ" اب ملک سے باہر نہیں جا سکتے۔آپ نے شاید ابھی کچھ دیر پہلے کی خبریں نہیں دیکھیں۔کل تک آپکے وارنٹ گرفتاری جاری کرنے کا حکم کر دیا گیا ہے۔"شہزاد نے بڑھ کر ٹی وی آن کیا۔

جس پر پاشا کی تصویر کے ساتھ بہزاد کی کپڑے میں ڈھانپے شکل کی تصویر چل رہی تھی۔اور ساتھ ساتھ ان تمام قتلوں کے حقائق کی پٹی چل رہی تھی جو اب تک پاشا نجانے کتنے لوگوں سے کروا چکا تھا۔

یہ کیا بکواس ہے "وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا۔ "

ایس ایچ او کو کال کرو"شہزاد کو حکم جاری کیا۔صوفے سے اٹھ کر اب وہ ادھر ادھر پھر رہا تھا۔ "

شہزاد نے جلدی سے فون ملایا

یہ بات کریں"بیل بجنے کی آواز آتے ہی شہزاد نے موبائل پاشا کی جانب بڑھایا۔ "

ہیلو۔۔صادق یہ کیا بکواس چل رہی ہے میرے خلاف۔۔یہ کون ہے بہزاد جو میرے خلاف وعدہ معاف گواہ بن گیا ہے۔یہ یہ۔۔ جھوٹا" انسان ہے میں جانتا تک نہیں اس شخص کو"وہ چلا رہا تھا۔

سر اب ہم کچھ نہیں کر سکتے۔اس نے بہت سے ثبوت۔۔۔بہت سی تصاویر اور آپکے بہت سے کنٹریکٹ کی تفصیلات تک دے دی ہیں۔نہ" صرف یہ بلکہ اسکے اکاؤنٹ میں آنے والے پیسوں تک کی تفصیلات موجود ہیں۔جن میں سے زیادہ تر اکاؤنٹس کی جب ہسٹری معلوم ہوئی تو وہ آپکے ہی زیر تصرف ملے۔۔اتنے سارے ثبوت کے بعد ہم آپکو کسی صورت بچا نہیں سکتے۔"صادق نے جو کچھ بتایا وہ پاشا کو ہارٹ اٹیک کروانے کے لئے بہت تھا۔

بکواس کر رہا ہے وہ سب"وہ پھر سے چلایا۔ایک ہاتھ سے ماتھے کو مسل رہا تھا۔ "

سر آپ جتنا مرضی چلا لیں اب کوئی فائدہ نہیں۔کیونکہ آپکے خلاف بغیر بیل کے وارنٹ گرفتاری جاری ہو چکے ہیں۔"اس نے ایک اور بم" پھوڑا۔

میں۔۔۔میں نے یہ سب اکیلے نہیں کیا۔تمہارے پیشے کی بہت سی کالی بھیڑیں اس میں ملوث ہیں"وہ منت بھرے لہجے میں بولا۔ "

سر آپ بے شک صحیح ہوں گے۔مگر فی الحال تو آپکے خلاف جو ثبوت ملے ہیں ان میں آپ کا اپنا پورا گینگ ہی صرف ملوث ہے۔باقی کچھ اور" سیاستدانوں کے خلاف بھی اس نے گواہی دے دی ہے۔جو آپکے ساتھ مل کر کام کرتے رہے ہیں۔"پاشا نے مزید کوئی اور بات سنے بنا فون بند کر کے زور سے زمین پر مارا وہ چکنا چور ہو گیا۔

شہزاد خاموش کھڑا تھا۔

وہ اب کسی بھی طرح نہ اسے اور نہ خود کو بچا سکتا تھا۔

"میں۔۔۔ میں کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔۔ سب نے مجھے نیچا دکھانے کے لئے یہ منصوبہ بندی کی ہے۔" وہ جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔

اسی لمحے بیل بجی اور کچھ دیر بعد وردی میں ملبوس پولیس اسکے سامنے ہتھکڑی لیئے کھڑی تھی۔

" خبردار۔۔ خبردار اگر کسی نے مجھے ہاتھ بھی لگایا" وہ غصے سے پیچھے کی جانب بڑھتا سب کو ہاتھ اٹھا کر وارننگ دے رہا تھا۔

"سر اگر آپ اس وارنٹ گرفتاری کو دیکھنے کے بعد بھی خاموشی سے ہمارے ساتھ نہیں چلے تو پھر مجھے زبردستی کرنی پڑے گی" آنے والے پولیس آفسرز میں سے ایک بولا۔

"یہ نہیں ہو سکتا۔۔ یہ میرے خلاف سا" اسکی بات پوری ہونے سے پہلے چھ پولیس آفسر اسکی جانب بڑھ کر اسے زبردستی باہر کی جانب گھسیٹنے لگے۔

کچھ پولیس کے جوان شہزاد کو بھی ہتھکڑی لگا چکے تھے۔

یامین دو دن بعد گھر واپس آ رہا تھا۔ فلائٹ ائیر پورٹ پر پہنچ چکی تھی۔ وہاں سے کیب لے کر وہ گھر واپسی کے راستے پر تھا کہ ماحد کا موبائل پر فون آیا۔

" ہیلو کیسے ہو۔۔ فلائٹ لینڈ کر چکی ہے" ماحد نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

" ہاں یار اب تو کیب میں ہوں بس گھر واپس جا رہا ہوں" یامین نے گاڑی کی کھڑکی سے باہر بھاگتے دوڑتے راستوں کو دیکھ کر کہا۔

ماحد سے بات کرتے فرال بہت شدت سے یاد آئ۔

اس رات کے بعد سے وہ اس سے بات ہی نہ کر سکا۔ اور اس نے تو ویسے بھی تعلق توڑنے کی قسم کھا رکھی تھی۔

" یار ایک بری خبر ہے۔۔" ماحد ٹھہر ٹھہر کر بولا۔

" کیا ہوا ہے سب خیریت ہے فرال ٹھیک ہے" پہلا خیال صرف اسی کا آیا۔

اپنی تمام تر نفرت کے باوجود وہ یامین کو ابھی بھی اتنی ہی عزیز تھی۔

" نہیں فرال تو ٹھیک ہے۔ مگر اپیتا تمہارے اپارٹمنٹ میں نہیں ہے۔۔" ماحد کے جواب نے اسے پریشان کر دیا۔

کیا مطلب نہیں ہے۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ ہر وقت اسکے اپارٹمنٹ کی نگرانی کرو۔ کہ کہیں وہ وہاں سے نکل نہ جائے۔" یامین کا غصہ بجا" تھا۔

ہاں میں جانتا ہوں کہ مجھ سے تھوڑی سی غفلت ہوئی۔ پرسوں صبح میں فاتح نے مجھے ایک کام میں ایسا الجھایا کہ میں وہاں جا نہیں سکا۔ مگر" میں نے اپنے ایک ساتھی کو وہاں کی نگرانی کے لئے معمور کر دیا تھا۔

مگر کسی کو اس کا معلوم ہو گیا اور اس نے میرے آدمی کو بے ہوش کر دیا۔ اس سے مجھے شک پڑتا ہے کہ ارپیتا خود کہیں نہیں گئی بلکہ کسی نے اسے اغوا کیا ہے" ماحد نے تفصیل سے سارا واقعہ بتایا۔

ماحد وہ لڑکی بہت اہم تھی ہمارے لئیے" یامین پریشان ہو اٹھا۔ "

اسے کسی کے ہاتھ نہیں لگنا چاہئیے تھا۔" یامین آہستہ آواز میں بولا۔ "

میں گھر پہنچ کر سامان رکھ کر پھر تم سے ملتا ہوں" یامین کو احساس ہوا کہ وہ کسی کی گاڑی میں بیٹھا ہے لہذا جلدی سے بات ختم کر کے فون" بند کیا۔

گھر پہنچا تو سب لاؤنج میں بیٹھے شام کی چائے پینے میں مصروف تھے۔

ارے بیٹا بتایا ہی نہیں کس وقت آنا ہے" وہ سلام کرتا اندر آیا۔ ذکا کھڑے ہو کر اس سے بغلگیر ہوتے ہوئے بولے۔ "

بس ابا سیٹ کنفرم نہیں تھی۔ سو سوچا پہلے سے بتا کر کیا کروں گا۔ جیسے ہی سیٹ ملے گی آجاؤں گا" سامنے ٹیبل پر رکھی پلیٹ سے ایک شامی" کباب اٹھا کر کھاتے فرال کے ساتھ صوفے پر بیٹھا۔

ارے منہ ہاتھ تو دھو لو" ثمین نے ٹوکا۔ "

ممی بہت بھوک لگی ہوئی ہے" وہ بے چاری سی شکل بنا کر بولا۔ "

فرال خاموش تھی۔ اسی خاموشی سے اسکے لئے چائے کا کپ بنانے لگی۔

ابھی مت بناؤ میں ذرا سامان رکھ کر فریش ہو جاؤں پھر آ کر پیتا ہوں" یامین نے اسے چائے کپ میں ڈالتے دیکھا تو منع کرتے ٹرالی اٹھا کر" سیڑھیوں کی جانب بڑھا۔

جاؤ بیٹا دیکھو جا کر اسے کوئی چیز نہ چاہئیے ہو" ثمین نے فرال کو بھی اسکے پیچھے جانے کا کہا۔ "

وہ بادلنخواستہ اٹھ کر خاموشی س اسکے پیچھے چل پڑی۔

بے دھیانی میں دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔

نظر شیشے کے سامنے بنا شرٹ کے کھڑے یامین پر پڑی جس کے ایک بازو پر بینڈیج تھی۔

وہ شیشے کے سامنے کھڑا اسے چیک کر رہا تھا۔

فرال کو لگا جیسے اس کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا ہو۔

پریشانی سے آگے بڑھی۔

"یہ کیا ہوا ہے" فرال کی آواز سنتے ہی یامین تیزی سے بیڈ پر رکھی شرٹ کو پکڑنے کے لئے بڑھا۔

دروازہ ناک کر کے آتے ہیں" ناگواری سے بولا"

"میرا کمرہ ہے میں کیوں ناک کر کے آؤں" ہمدردی ایک طرف رکھ کر غصے سے بولی۔

"میرا بھی کمرہ ہے۔اور جس وقت میں کمرے میں ہوں آپکو آئندہ ناک کر کے آنا ہے۔" یامین اسے تنبیہی نظروں سے دیکھ کر بولا۔

تیزی سے شرٹ پہنی۔

"آپکے بازو پر کیا ہوا ہے؟" فرال اسکی بات نظر انداز کرتی اسکے قریب کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

"اسکی سائیڈ سے گزرنے لگا کہ بازو فرال کی نازک گرفت میں آگیا۔ "آپ کو اس سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئیے

"کیوں مجھ سے کوئی مطلب کیوں نہیں ہونا چاہئیے۔بیوی ہوں آپکی"

"اچھا یاد آگیا آپکو" یامین نے طنز بھری نگاہیں اسکے خوبصورت چہرے پر گاڑھیں۔

"میں اس گھر میں آپکی بیوی کی حیثیت سے ہی ہوں داشتہ کی حیثیت سے نہیں" فرال کو اسکی نگاہیں تکلیف سے دوچار کر گئیں۔سوچے سمجھے بغیر غصے میں بولی۔

"شٹ اپ فرال" یامین اب کی بار چلایا۔

"مجھ سے جتنی مرضی نفرت کریں مگر آئندہ ہمارے رشتے کے لئے اتنے گھٹیا الفاظ استعمال مت کرنا۔میں انسان سے حیوان بننے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا" انگلی اٹھا کر اسے تنبیہہ کی۔جسکی آنکھوں سے چند آنسو نکلے۔

"کیوں کر رہی ہو یہ سب" بے اختیار اسے خود میں سمویا اسکی بے اعتباری یامین کو اب بری طرح چبھنے لگ گئی تھی۔

"آپ نے یہ سب کس مجبوری میں کیا۔پلیز مجھے بتائیں۔کیا آپ مجھے اعتبار میں لے کر یہ سب نہیں کر سکتے تھے" فرال اسکے کندھے سے سر اٹھا کر بولی۔یامین اسکے سوالوں پر چونکا۔

PakDigestNovel Blogspot.com

"کیا مطلب۔۔ کس مجبوری کی بات کر رہی ہو"

یہی۔۔۔یہ جو آپ نے شادی کی ہے۔ میرا دل کہتا ہے۔ کہ آپ نے یہ شادی اپنی خوشی سے نہیں کی۔ مگر وہ جو کوئ ہے آپ اسے چھوڑ" دیں۔ یا پھر مجھے وہ مجبوری بتائیں "فرال نے فورا سنبھل کر سوالات کی نوعیت بدلی۔

میں نے آپکو کہا ہے کچھ دن انتظار کر لیں۔ میں بہتر انداز میں آپ کو سب بتا دوں گا۔ مگر آپکی بے اعتباری کی تو کوئ انتہا ہی نہیں "یامین" نے پھر سے وہی بات دہرائ۔

اور یہ چوٹ کیسے لگی "فرال نے بات بدل دی۔ "

بس ویسے ہی ایک جگہ گر گیا تھا وہاں کانچ پڑا تھا وہی چبھ گیا" یامین نے تفصیل بتائ۔ "

سچ کہہ رہے ہیں "فرال نے اسکے تاثرات جانچے۔ "

نہیں جھوٹ بول رہا ہوں۔ اگر آپکو میری کسی بات کا یقین نہیں کرنا ہوتا۔۔ تو پوچھتی کیوں ہو "یامین پھرے سے غصے میں آیا۔ اسکے وجود" پر سے اپنے ہاتھ ہٹا کر فاصلہ پیدا کیا۔ پھر پلٹ کر واش روم کی جانب چلا گیا۔

کچھ دیر بعد وہ ماحد کے پاس تھا۔

تم اپارٹمنٹ میں گ ےئ تھے۔ "یامین اور ماحد ماحد کے کمرے میں آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ "

نہیں وہاں پر صرف تم آتے جاتے ہو۔ لہذا میں اس فلیٹ کے اندر نہیں گیا کہ کہیں کسی کو شک نہ ہو جائے اور یہ نہ ہو آس پڑوس والے اسکی" گمشدگی کے باعث مجھے موردالزام ٹھہرائیں "ماحد کی بات معقول تھی۔

ٹھیک ہے۔ اس کا مطلب یہی ہے کہ جو کوئ اسکے اپارٹمنٹ مین گیا ہے وہ اب بھی شاید وہاں کی خبر گیری کر رہا ہو۔ "یامین نے کچھ سوچتے" ہوئے کہا۔

بالکل۔۔ اور ہو سکتا ہے کہ وہ تمہاری اصلیت سے واقف ہو چکے ہوں "ماحد کی بات پر وہ بھی چونکا۔ "

میں نے کبھی اسے ایسا کوئ کلیو نہیں دیا تھا کہ وہ مجھے میری اس حیثیت سے ہٹ کر کچھ اور سوچتی۔ میں یہ نہیں مان سکتا کہ وہ میرے" بارے میں جان گئ ہو گی۔ "یامین نے وثوق سے کہا۔

مگر ہم اس طرح اب ہاتھ پر ہاتھ رکھ نہیں بیٹھ سکتے۔ ہمیں وہاں جا کر دیکھنا ہو گا۔ یہ تو ابھی ہمارا شک ہے کہ اسے کسی نے کڈنیپ کیا ہے۔" مگر اصل حقیقت کا اندازہ وہاں جا کر ہو گا "یامین کی بات درست تھی۔

اور فرض کرو اگر کوئ گھاگ لگائے بیٹھا ہو۔ اور اریبتا کے کڈنیپ کیئے جانے کا مقصد ہی تمہیں ٹریپ کرنا ہو تب؟ "ماحد نے ایک اور سوال"

اٹھایا۔

کسی کو مجھے ٹریپ کرنا ہوتا تو وہ بہت پہلے کا کر چکا ہوتا۔ میں تو شروع سے ان لوگوں کے سامنے اسی روپ میں ہوں۔ وہ بہت پہلے یہ کام" کر کے مجھے اغوا کروا چکے ہوتے۔ معاملہ کچھ اور ہے" یامین کی بات درست تھی۔ وہ اپیتا سے تو ملا ہی یامین کے روپ میں تھا۔

اوکے چلو" یامین کی بات کی تائید کرتا ماحد اپنی جگہ سے اٹھا۔ یامین بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ "

مگر میں اپارٹمنٹ میں جاؤں گا جبکہ تم گاڑی میں بیٹھ کر نگرانی کرو گے۔" یامین کی تجویز اسکے دل کو لگی۔"

ٹھیک ہے۔ بلکہ یہی زیادہ بہتر ہے" ماحد کے کہتے ساتھ ہی وہ دونوں باہر کی جانب بڑھے۔"

اگلے دن وہ پھر شام میں یامین کے اپارٹمنٹ میں موجود تھی۔

ہمیشہ کی طرح اس بار یامین اسے عام لڑکی سمجھ کر اگنور نہ کر سکا۔

خیریت رہی پھر کل" وہ دونوں اب اردو میں گفتگو کر رہے تھے۔ "

"جی۔۔ میری دوست نے فی الحال مجھے پناہ دے رکھی ہے۔"

آپ اپنے گھر والوں کو کیوں نہیں بتاتیں۔۔ یا پھر واپس چلی جائیں" کافی کا مگ بناتے یامین امریکن سٹائل کچن میں کھڑا بہت غور سے اسکے" چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھ رہا تھا۔

میری فیملی میں سوائے میرے ایک انکل اور گرینڈما کے اور کوئی نہیں" اسکا لہجہ اسکے جھوٹ کی چغلی کھا رہا تھا اور یامین جیسے تیز نظر بندے" کے سامنے بڑے بڑے جھوٹوں نے اپنے جھوٹ کو مانا تھا۔ وہ تو پر ایک لڑکی تھی۔

مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے آج۔ میں نہیں جانتی آپ اسے پاگل پن کہیں گے یا کچھ اور۔ مگر مجھے پھر بھی کہنا ہے" وہ نگاہیں جھکائے بات" کر رہی تھی۔

یامین نے اسے کافی کا مگ پکڑایا اور خود اسکے سامنے رکھے بین بیگ پر بیٹھ گیا۔

جی جی ضرور کہیں" یامین گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ "

مجھے۔۔ مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔ میں جانتی ہوں یہ مضحکہ خیز بات ہے کہ ایک ہی ملاقات میں کیسے مگر مجھے خود نہیں پتہ۔ شاید یہ" پہلی نظر کی محبت ہے یا پھر کچھ اور میں نہیں جانتی۔ مگر میں کل سے اب تک ایک لمحے کے لئے آپکو اپنے ذہن سے محو نہیں کر پا رہی" یامین نے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

ہمممم۔۔تو پھر کیا کیا جائے "یامین نے ایسے جواب دیا جیسے وہ اس سب سے پہلے سے واقف تھا۔ "

اپیتا نے حیرت سے اس کا پرسکون چہرہ دیکھا جہاں کوئی ارتعاش۔ کوئی پریشانی۔۔۔۔کچھ نہ تھا۔

اس نے تھوک نگلی۔

آپ کو اس سب پہ کوئی حیرت نہیں "اس نے اپنی حیرت کو الفاظ دئیے۔ "

اس میں حیرت کی کیا بات ہے۔ پہلی نظر کی محبت ہوتی ہے اور بہت شدت سے لوگوں پر اثر انداز بھی ہوتی ہے اس میں تو کوئی حیرت کی"

بات ہی نہیں "اسکے جواب پر اب بھی وہ کچھ حیران تھی۔

اب اس محبت کا انجام کیا ہونا چاہئیے؟"بجائے پریشان ہونے کے وہ اپیتا کو حواس باختہ کر رہا تھا۔ "

میں۔۔ میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔ پلیز۔ دیکھیں ایک تو میں یہاں مجبور ہوں۔ وہ لوگ کل کو مجھے کسی بھی طرح نقصان پہنچا"

سکتے ہیں۔ آپ کا سہارا ہو گا تو وہ مجھے کچھ نہیں کہہ سکیں گے "اپیتا نے ایسے بولا جیسے رٹا رٹایا کوئی سبق ہو۔

اوہ تو اب سمجھا۔ یہ محبت آپکو اپنی جان بچانے کے لئے ہوئی ہے۔ "اس نے بات کو بڑھاوا دیا۔ "

نہ۔۔ نہیں۔ بھگوان کی قسم ایسا نہیں ہے۔ میں واقعی آپ سے محبت کر چکی ہوں۔۔ لیکن میں ان لوگوں سے خوفزدہ بھی ہوں۔ آپ پلیز"

غلط مت سمجھیں مجھے۔ اسی لئے تو آپ سے محبت ہوئی کہ کل کس طرح آپ نے کچھ گھنٹے یہاں رکھ کر مجھے بچا لیا۔

نجانے کیوں کل آپ پر اعتبار کرنے کو جی چاہا۔ آپ بھی تو مرد ہیں۔ آپ بھی تو میری مجبوری کا فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔

بلکہ مسلسل باتیں کر کے مجھے اس وحشت سے نکالا۔

کوئی اتنا اچھا اور بے غرض کیسے ہو سکتا ہے؟

بس یہی سوچتے سوچتے مجھے لگا مجھے آپ سے محبت ہو گئی ہے۔

ہر کسی کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا جیون ساتھی ایسا ہو جس پر وہ آنکھیں بند کر کے اعتماد کرے۔

اور مجھے آپ ویسے ہی لگے۔ اسی لئے میں نے اپنی فیلنگز شئیر کرنے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں کی۔"وہ سانس روکے بس بولے جا رہی

تھی۔

مجھے نہیں معلوم آپ میرے بارے میں کیا سوچتے ہیں اور یہ سب سن کر کیا سوچیں گے۔ مگر مجھے بہتر لگا کہ میں کہہ دوں "یامین خاموشی"

سے اسکی بات سن رہا تھا۔

شادی کوئی اتنا آسان معاملہ نہیں۔ خاص طور سے تب جب دو انسانوں کے مذہب بھی الگ الگ ہوں۔ "یامین نے اب کی بار اسکی بات کو"

سنجیدگی سے لیتے ہوئے کہا۔

تو۔۔تو کیا ہوا۔۔یہاں مثالیں بھری پڑی ہیں۔ایسے لوگوں کی جو الگ الگ مذہب رکھنے کے باوجود شادی کر کے اکٹھے رہ رہے ہیں۔اور"

دونوں اپنا اپنا مذہب نبھا رہے ہیں۔

میں کبھی آپکو آپکے مذہب سے ہٹنے کا نہیں کہوں گی" وہ جوش سے بولی۔

آرام سے۔۔آرام سے۔۔۔یہ فیصلے یوں اتنی جلدی نہیں ہوتے۔۔۔اور میں ایسے لوگوں میں سے نہیں۔جن کے لئے مذہب صرف ایک"

پہچان تک رہ جائے۔میری زندگی میں مذہب ہر جگہ اور ہر مقام پر پہلے ہے بعد میں میری اپنی خواہشات۔" یامین نے اسے بہت کچھ باور

کروایا۔

لیکن آپ کم از کم میرے بارے میں سوچیں تو صحیح" وہ بضد تھی۔ "

میرا خیال ہے۔۔۔سوچنے کی مجھے نہیں آپکو ضرورت ہے۔بہتر ہے کہ آپ مجھ سے اب دوبارہ کبھی مت ملیں۔۔آپ اب جا سکتی ہیں" ہٹیلے"

اور کسی قدر غصیلے لہجے میں وہ اس سے مخاطب ہوا۔

اپیتا کو ہرگز امید نہیں تھی کہ وہ یوں اتنے روکھے انداز میں بات کرے گا۔

آپ یہ سب کر کے اگر یہ سمجھ رہے ہیں کہ میں آپ کا پیچھا چھوڑ دوں گی تو ایسا نہیں ہوگا۔میں آپ سے شدید محبت کرنے لگ گئی ہوں۔"""

وہ منت سماجت پر اتر آئی۔

یامین کوئی جواب دیئے بنا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔اپارٹمنٹ کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ کر اسے کھولتے اپیتا کو جانے کا اشارہ کیا۔

اسے بے حد سبکی محسوس ہوئی۔

ابھی تو میں جا رہی ہوں۔لیکن میں روز آؤں گی۔بار بار آؤں گی" وہ جاتے جاتے بھی اسے دھمکی دینے والے انداز میں بولی۔ "

آپ جائیں پلیز۔" یامین نے پھر سے غصے سے کہا۔ "

وہ خاموشی سے اسے گھور کر نکل گئی۔

آدھے گھنٹے بعد وہ دونوں اس اپارٹمنٹ کے سامنے گاڑی کھڑی کیئے اس میں بیٹھے تھے۔

جاؤ تم چیک کر کے آؤ میں دیکھتا ہوں" ماحد نے اسے جانے کا اشارہ کیا۔ "

یامین نے اپنی گن لوڈ کی۔پاکٹ میں ڈال کر گاڑی سے اتر کر وہ اپارٹمنٹ کی جانب بڑھا۔

دروازے پر ہاتھ رکھا تو وہ لاک تھا۔ چابی نکال کر گھمائی۔

احتیاط سے اندر کی جانب بڑھا جہاں خاموشی کا راج تھا۔

آہستہ قدموں سے چلتا آگے بڑھا۔

کوئی بھی موجود نہیں تھا۔

چاروں جانب گھوم پھر کر دیکھا۔ سب کمرے خالی تھے۔

بیڈ روم کی جانب بڑھا۔

سب کچھ اپنی جگہ تھا۔ کہیں کوئی چیز بکھری نہیں تھی جس سے اندازہ ہوتا کہ یہاں کسی کو اغوا کی کوشش کی گئی ہو۔

آخر کوئی تو چیز اپنی جگہ سے کھسکی ہوتی۔ مزاحمت کی کوئی تو نشانی ہوتی۔

وہ سیٹنگ روم میں کھڑا ہر چیز کو بار بار غور سے دیکھ رہا تھا۔ یکدم نگاہ کارپٹ پر گری کسی چمکتی ہوئی چیز پر پڑی۔

جھک کر اٹھایا۔ ہاتھ میں پکڑ کر سیدھا ہوا بے یقینی سے ہاتھ میں پکڑی اس چیز کی جانب دیکھا۔

اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اریپتا اس شخص کی تحویل میں ہو گی۔

تیزی سے بیڈ روم میں موجود الماری کی جانب بڑھا۔

وہ تمام کاغذات بھی غائب تھے۔ اب تو اس کے شک پر یقین کی مہر لگ چکی تھی۔

اشتعال تھا کہ بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ تیزی سے باہر کی جانب بڑھا۔

گاڑی میں آ کر بیٹھنے تک وہ اپنے غصے اور اشتعال پر قابو پا چکا تھا۔

کیا ہوا کوئی کلیو ملا؟" ماحد نے استفسار کیا۔ "

ہاں۔۔۔ مگر ابھی تمہیں نہیں بتا سکتا" یامین نے بے لچک انداز میں کہا۔ "

ماحد نے پھر دوبارہ کوئی سوال نہیں کیا۔

وہ کبھی بھی یامین کو کریدتا نہیں تھا۔ وہ جانتا تھا کہ یامین کو اس بات سے شدید چڑ ہے۔

اب کہاں جانا ہے؟" ماحد نے اسے خاموش دیکھ کر سوال کیا۔ "

گھر" یامین نے پھر سے سپاٹ لہجے میں کہا۔ "

ٹھیک ہے" ماحد نے گاڑی کا رخ یامین کے گھر کی جانب موڑی۔"

یامین اور اریبتا کے جعلی نکاح کو چار مہینے کا عرصہ گزر چکا تھا۔اب تو یامین کے واپس جانے کے دن قریب ہی تھے۔

پاکستان جانے سے پہلے وہ کچھ شاپنگ کرنے نکلا۔اریبتا بھی اسکے ہمراہ تھی۔

ایک کافی شاپ سے کافی لے کر پیتے ہوئے وہ دونوں لمبی سی سڑک پر بے فکری سے چلتے ہوئے کافی پی رہے تھے۔

"آپ صحافی ہیں۔اور صحافیوں کے بارے میں میں نے سنا ہے کہ ان کے ایجنسیوں سے بھی کافی تعلقات ہوتے ہیں"

یامین بہت دنوں سے اسی سوال کی امید کر رہا تھا۔

جب سے اس نے اریبتا سے نکاح کیا تھا تب سے اب تک وہ اسکی غیر موجودگی میں فلیٹ کا ایک ایک کونا چھان چکی تھی۔اسکی ہر وارڈروب اور ہر دراز کو بھی دیکھ چکی تھی مگر کہیں سے ایسا کوئی سراغ نہ ملا تھا جو یامین کے ایجنسیوں کے ساتھ کسی بھی تعلق کا راز فاش کرتا۔

اریبتا اس بات سے بے خبر تھی کہ جس دن یامین نے اس سے نکاح کیا تھا اس سے پہلے ہی یامین نے اپنے ہر طرح کے ضروری ڈاکومینٹس اس فلیٹ سے کہیں اور منتقل کر دیئے تھے۔نہ صرف یہ بلکہ ہر کمرے میں مائیکرو کیمرے بھی لگا دیئے تھے جن کو اس نے اپنے موبائل سے کنیکٹ کیا ہوا تھا۔وہ بآسانی اریبتا کی نقل و حرکت اپنے موبائل میں دیکھتا تھا۔

"ضروری تو نہیں ہوتا۔کیونکہ مجھ جیسے بے ضرر سے صحافی ایسے لوگوں کے ساتھ ہرگز تعلق استوار نہیں کرتے۔ویسے بھی پاکستان کے حالات سے سب ہی باخبر ہیں۔کب کس بندے کو ایجنسیوں والے اٹھا لے جائیں ہمیں پتہ بھی نہیں چلتا۔تو اب ایسے حالات میں مجھ جیسا شریف بندہ اتنا بڑا رسک نہیں لے سکتا" یامین نے اپنی مسکراہٹ بڑے طریقے سے چھپا کر جواب دیا۔

"ہمم۔۔آپ کا کوئی ایسا دوست جو ان سے تعلق رکھتا ہو؟"اس نے پھر سے سوال کیا۔

"آپ کیوں یہ سب سوال کر رہی ہیں۔کسی ایجنسی والے کے متعلق معلومات چاہئیں کیا؟"اریبتا کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اچانک اتنی بڑی بات پوچھ لے گا۔

اس نے فوراً اپنے تجسس کو دبایا۔کہ کہیں اسے شک نہ گزرے۔سریندر کے مسلسل دباؤ کی وجہ سے وہ پریشانی میں اپنا آپ اس پر آشکار کر رہی تھی۔اور بے وقوفی میں اسکے ہاتھ اپنی اصلیت کا سرا تھما رہی تھی۔

"ارے نہیں نہیں۔۔میں تو ویسے ہی پوچھ رہی تھی۔میں نے سنا ہے کہ آپکے ہاں ایجنسیوں کے لوگ بہت خطرناک ہوتے ہیں۔جیسا آپ نے کہا کہ کسی بھی بندے کو اٹھا لے جاتے ہیں۔تو کیا یہ غیر قانونی نہیں؟"اس نے لہجہ سرسری بنا کر بات ہی پلٹ دی۔

"نہیں۔۔میرے خیال میں کوئی نہ کوئی وجہ تو ہوگی کہ وہ اس طرح لوگوں پر ہاتھ ڈالتے ہیں۔اور اگر یہ سب اتنا ہی غیر قانونی ہوتا تو امریکہ کب کا ہمیں طالبان کی طرح اور بھی بڑا دہشتگرد بنا کر پاکستان پر حملہ کر چکا ہوتا۔"یامین کے لہجے میں تلخی جھلکی۔

"ہم یہ کیا ٹینس باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں۔چھوڑیں پرے۔آپ نے کبھی اپنی فیملی کے بارے میں مجھے نہیں بتایا"یامین کی بات پر لاجواب ہوتی وہ موضوع ہی بدل گئی۔

اتنی کیا جلدی ہے بس کچھ دنوں میں پاکستان جا رہے ہیں۔ تو مل لینا" یامین نے کافی کا آخری سپ لے کر کڑواہٹ اندر اتاری۔"

یامین نیچے آیا۔ ثمین کھانا لگا چکی تھیں۔ کھانے کھائے بغیر گھر سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہو سکتی تھی۔

مجبوراً اسے ڈائیننگ ٹیبل پر بیٹھنا پڑ ہی گیا۔

ثمین نے انٹر کام سے فرال کو بھی نیچے آنے کا کہا۔

کچھ دیر بعد ہی غائب دماغ سی فرال ڈائننگ ہال میں یامین کے سامنے والی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی۔

یامین نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا۔ اس وقت یامین کو اسکی موجودگی سے سخت الجھن ہو رہی تھی۔

اسے منع تو کر دیا تھا مگر امید نہیں تھی کہ وہ یامین کے متعلق اتنے بڑے راز کو راز رکھے گی۔

کیا بات ہے فرال کھانا ڈالو بیٹے" وہ یک ٹک میز پر کسی چیز کو گھور رہی تھی۔ '

خالی خالی نظروں سے ثمین کو دیکھا جیسے سمجھ نہ پا رہی ہو کہ وہ کیا کہہ رہی ہیں۔

فرال" اب کی بار ذکا نے بھی اسے زور سے آواز دی۔ "

یامین اس سب منظر سے بے نیاز کھانا کھانے میں مگن تھا۔

جج۔۔جی" چونک کر انہیں دیکھا۔ "

کیا بات ہے بیٹا۔ کھانا شروع کریں" ذکا نے اسے ہاتھ پر ہاتھ دھرے دیکھ کر ٹوکا۔ "

جی۔۔جی میں لیتی ہوں" وہ بوکھلا کر پلیٹیں ادھر سے ادھر کرنے لگی۔"

اب کی بار ثمین نے غور سے اسکی شکل دیکھی۔ اور پھر ایک نظر رغبت سے کھانا کھاتے یامین کو دیکھا۔

تم نے کچھ کہا ہے اسے" انہوں نے شک بھری نگاہوں سے اسے دیکھا۔ جس کے حلق میں ماں کے سوال پر نوالہ پھنستے پھنستے رہ گیا۔"

کیا ہو گیا ہے آپکو۔ ایسی کوئی بات نہیں" نظر چرائی۔ ویسا تو کچھ بھی نہیں کہا تھا جیسا ماں سمجھیں تھیں۔۔"

تھوڑی دیر پہلے تک تو یہ بالکل ٹھیک تھی" اب کی بار فرال کھانا شروع کر چکی تھی اور یامین کی بھوک اڑ گئی تھی۔ "

آپکے خیال میں میں نے اس کو آتے ہی مار لگائی ہے۔ حد ہو گئی ممی۔۔ آپ میرے بارے میں ایسا سوچتی ہیں۔۔" یامین نے بے یقینی سے" ماں کو دیکھا۔

تو پھر یہ ایسے کیوں کر رہی ہے" ثمین نے غصے سے کہا۔ "

تو اس سے پوچھیں" یامین نے خون آشام نظروں سے فرال کو دیکھا۔ نجانے ڈرامہ کر رہی تھی یا یامین کی اصلیت جان کر اسکے ہاتھوں کے" طوطے اڑ گئے تھے۔

PakDigests.blogspot.com

تائی اماں ایسا کچھ نہیں ہے۔۔ میرے سر میں درد ہے۔ کھانا کھا کر پھر کوئی ٹیبلٹ لیتی ہوں۔انہوں نے کچھ نہیں کہا" فرال نے بات بگڑتی" دیکھ کر جلدی سے معاملہ سنبھالا۔

بس میری بات پر یقین ہی نہیں آئے گا۔تین دن بعد آیا ہوں اور آتے ہی کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے" یامین پہلے ہی فرال والی بات پر" غصے میں بھرا بیٹھا تھا کہ اب ثمین کے تفتیشی انداز نے غصے کو ہوا دے دی۔آخری نوالہ زہر مار کر کے کھاتا تیزی سے کرسی دھکیل کے کمرے سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا نکل گیا۔

آپ بھی حد کرتی ہیں" ذکا نے ثمین کو افسوس سے دیکھا۔ "

اب ماں کے پوچھنے پر یوں آگ بگولا ہونے کی کیا تک ہے۔" ثمین نے سر جھٹکا۔ "

وقت کی نزاکت دیکھ لیا کریں۔۔ ابھی تو وہ آیا تھا اور آپ ڈنڈا لے کر پیچھے پڑ گئیں" ذکا نے دھیمے انداز میں انہیں سمجھایا۔ "

ایک تو مجھے اس لڑکے کی سمجھ نہیں آتی۔۔ اب نجانے کہاں نکل گیا ہے۔آپ اس کا پتہ کروائیں۔کسی خطرناک گینگ کے ساتھ تو نہیں" شامل ہو گیا۔مجھے اس لڑکے کا خطرہ لگا رہتا ہے۔بہت مشکوک حرکتیں ہوتی جا رہی ہیں۔۔۔" یامین کی گاڑی کی آواز سن کر ثمین سر پر ہاتھ رکھ کر اپنے خدشے بتانے لگیں۔ابھی بات پوری بھی نہ ہو پائی تھی کہ فرال کو اچھو لگ گیا۔

اگر انہیں پتہ چل جائے کے ان کا بیٹا آئی ایس ائی کا ایجنٹ ہے" ثمین کی باتوں پر یہی سوچ کر فرال کے حلق میں نوالہ اٹک گیا۔ "

ارے۔۔ارے کیا ہو گیا۔یہ پانی پیو" انہوں نے جلدی سے گلاس میں پانی انڈیل کر فرال کی جانب بڑھایا۔"

یامین گاڑی دوڑاتا ذکا کے پرانے گھر پہنچا۔

جہاں فرال نے اپیتا کو رکھا ہوا تھا۔

گاڑی دروازے پر روک کر مین گیٹ کا تالا کھولا۔یہ گھر پچھلے دس سال سے بند تھا۔

اور فرال نے دو دن سے اسے پھر سے آباد کر دیا تھا۔

فرال کا سوچتے پھر سے شدید غصہ عود کر آیا۔

گیٹ کا تالا کھول کر چابی سے لاک کھولتا اندر کی جانب بڑھا جہاں ہو کا عالم تھا۔

سوئچ بورڈز آن کیئے۔گھر پرانے طرز پر بنا ہوا تھا۔جس میں صحن۔۔۔پھر برآمدہ اور پھر کمرے شروع ہوتے تھے۔ایک کمرے میں لائٹ جلتی نظر آئی۔یامین اسی کمرے کی جانب بڑھا۔

دروازے پر لگا قفل کھولا تو سامنے بیڈ پر نڈھال سی اپیتا گٹھڑی بنی نظر آئی۔

اپیتا" اسے آوازیں دیتا یامین اندر کی جانب بڑھا۔"

ک۔۔ کلک کون ہے" وہ نجانے بھوک سے نڈھال تھی یا فرال نے اس پر تشدد کیا تھا۔ یامین نے غور سے اس کا چہرہ دیکھا۔ مگر وہاں کسی"
تشدد کے نشان نہیں تھے۔ جس کا مطلب تھا کہ وہ بھوک سے ہی نڈھال تھی۔

اپیتا میں یامین ہوں" اسے ہاتھ لگائے بنا وہ پاس کھڑا بس آوازیں دے رہا تھا۔ "

وہ۔۔ وہ لڑکی۔ کہاں ہے۔۔ وہ وہ آجائے گی۔۔ وہ بہت خطرناک ہے" وہ خوف سے خود میں سمٹتے ہوئے بولی۔ "

وہ نہ صرف خطرناک ہے بلکہ ہیبت ناک بھی ہے۔" یامین نے خود سے کہا۔ "

کوئی لڑکی یہاں نہیں ہے میں ہوں یامین" یامین نے اسے فرال کی غیر موجودگی کا یقین دلانا چاہا۔ "

ن۔۔۔ نہیں وہ پھر آجائے گی" وہ اب بھی خوف کے زیر اثر تھی۔ بار بار دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی۔ "

یااللہ فرال کس انداز میں اسے خوفزدہ کیا ہے۔ ایسے تو دشمن بھی ایبک کے نام سے نہیں کانپتے جیسے یہ آپکے نام سے کانپ رہی ہے" یامین"
دل ہی دل میں فرال سے مخاطب ہوا۔

اب کی بار اپیتا کو اسکے حال پر چھوڑ کر فرال کو فون ملاتا باہر آیا۔

ہیلو۔۔ کیا کیا ہے اسکے ساتھ۔۔ کہیں کرنٹ ورنٹ تو نہیں لگا دیا" دوسری جانب سے فون اٹھاتے ہی یامین شروع ہو گیا۔ "

اتنے خوفناک کام آپکو ہی مبارک ہوں۔ بس ایک دو گن کے بٹس مارے تھے اور گولی ہوا میں چلا کر بتائی تھی کہ یہ گولی اسکے سینے میں بھی"
اتر سکتی ہے اگر آپ سے ملاقات اور اس جعلی شادی تک کا قصہ اور وجہ نہ بتائی تو" وہ تیزی سے بولی۔ یامین کے کچھ دیر پہلے کیئے جانے والے
غصے نے اسے اچھا خاصا ڈرا دیا تھا۔

واہ کیا بات ہے۔۔ ایک گولی پھر میرے سینے میں بھی اتار دینی تھی۔۔۔ آپ کو میں جتنا ان معاملات سے بچانا چاہ رہا ہوں آپ اتنا ہی انوالو"
ہو کر میرے لئے مسئلے پیدا کر رہی ہو" یامین جل کر بولا۔

اور آپکی وہ چھوئی موئی حسینہ وہ تو کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ یہ سریندر کون ہے اور یہ اسکی سوتیلی بیٹی آپکے ہی پیچھے کیوں لگ گئی ہے۔ اور کوئی آئی"
ایس آئی کا ایجنٹ نہیں ملا اس کو" فرال کی باتوں سے لگ رہا تھا وہ ایبک والے شاک سے باہر آچکی ہے اب۔

نہیں۔۔۔ اور آپ میری بات اب کان کھول کر سن لو۔ کچھ دن آپ نے گھر سے باہر بالکل نہیں نکلنا۔ اور اگر نکلی تو آپکی خیر نہیں ہو گی۔"
میری اس بات کو احتیاط، دھمکی یا کچھ بھی سمجھ لو۔۔ جو کہا ہے وہ ہونا چاہیئے" یامین ایک ایک لفظ پر زور دے کر بولا۔

آپ کیا اب اس چڑیل کے ساتھ رہیں گے" اس کی سوئی وہیں اٹکی تھی۔ "

نہیں باراتی بلا کر ڈانس کروں گا۔ جو کہہ رہا ہوں وہ سنا ہے کہ نہیں" یامین چلایا۔ "

سن لیا ہے ہو جائے گا عمل بھی" فرال منہ بنا کر بولی۔ "

یامین نے کچھ بھی مزید کہے بنا کال کاٹ دی۔

ماحد ابھی کچھ دیر پہلے ہی گھر واپس آیا تھا۔ کھانا کھا کر ابھی وہ لیٹنے کی تیاری کر ہی رہا تھا کہ موبائل پر یامین کی کالنگ دیکھ کر بے صبری سے اٹھایا۔

"ہیلو۔۔۔ خیریت"

تمہاری بہن کے کارنامے کب ختم ہوں گے۔" یامین بھرا بیٹھا تھا۔ "

کیوں اب کیا ہوا" بیڈ پر بیٹھتے ماحد چونکا ہوا۔ یامین نے ماحد کو الف سے یے تک تمام قصہ کہہ سنایا۔ "

اف خدایا۔۔ تم نے ایک لگانی تھی اسے "فرال کی حرکتوں کا سن کر ماحد کو بھی شدید غصہ آیا۔"

خیر جو کچھ بھی ہو جائے اتنی گھٹیا حرکت میں نہیں کر سکتا۔ لیکن اب مجھے ڈر ہے کہ وہ باہر نکلے گی اور ضرور نکلے گی۔ گھر کے باہر تو میں نے" سیکیورٹی لگادی ہے۔ سریندر کے لوگ ہمہ وقت اس فلیٹ کی نگرانی کر رہے تھے۔ تمہارے بندے کو فاتح کے ساتھ مل کر اس نے بے ہوش کر دیا مگر وہ بے وقوف یہ نہیں جانتی تھی کہ اسکے علاوہ سریندر کے بندے بھی اس فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہیں۔ وہ سب اب فرال کے حلیے سے واقف ہو چکے ہوں گے "یامین کی باتیں ماحد کو وحشت میں مبتلا کر رہی تھیں۔

بس نہیں چل رہا تھا کہ کیا کر دے۔

تم کہتے ہو تو اسے میں اپنے گھر لے آؤں کچھ دنوں کے لیئے۔۔ یہاں ہم سب کی نگرانی میں رہے گی تو باہر نہیں جاسکے گی۔ وہاں تو دن بھر" صرف تائی ہوتی ہیں۔ اور تایا جان آفس "ماحد کا مشورہ اسکے دل کو بھی لگا۔

ہاں یہ بہتر رہے گا۔ تم کل صبح ہی اسے لے آؤ۔ بلکہ تم نہ لینے جانا کسی اور کو بھیج دو۔ تمہارے ساتھ تو وہ کبھی نہیں آئے گی" یامین فرال کی ماحد سے ناراضگی کے بارے میں بہت اچھے سے واقف تھا۔

ٹھیک ہے میں بابا کو کہوں گا وہ لے آئیں گے۔ مگر اسے یہ کہہ دینا کہ منہ ڈھانپ کر آئے۔ تمہاری تو کچھ سن ہی لیتی ہے مگر میری تو بالکل" نہیں سنتی"

ماحد کی بات پر یامین فقط ہوں کہہ کر رہ گیا۔

ایک بات بتاؤ گے ؟"ماحد کے سوالیہ انداز پر یامین حیران ہوا۔"

تمہیں کب سے اجازت لینے کی ضرورت پڑ گئی؟"وہ ہولے سے ہنسا"

۔۔۔ میں نے اب تک تم سے کبھی نہیں پوچھا کہ اپیتا سے شادی والا ڈرامہ تم نے کیوں پلے کیا۔۔ کیا آج اس حقیقت سے پردہ اٹھا سکتے ہو" ماحد نے بہت سوچ سمجھ کر لفظوں کا چناؤ کیا۔

یار اصل میں ہمارے ٹی وی پر آنے والے پروگرام کی وجہ سے سریندر شک میں مبتلا تھا کہ میرے ایجنسیوں کے ساتھ تعلقات ہیں۔ اور تم"

جانتے ہو یہاں کچھ صحافیوں کے انکے ساتھ واقعی تعلقات ہوتے ہیں۔اور وہ میرے ذریعے سے ایبک تک پہنچنا چاہتا تھا۔
مجھے ارپیتا سے دوسری ملاقات میں یہ شک ہو گیا۔ جس کا میں نے تم سے ذکر کیا۔ہاں اس شادی والی کہانی کی اصلیت ابھی تک نہیں بتائی۔
اصل میں میں ارپیتا کے ذریعے سریندر تک پہنچنا چاہتا تھا۔اور وہ ایسے انداز میں کہ سریندر کو شک بھی نہ ہو مجھ پر اور میں یامین نہیں ایبک کے ہی روپ میں اس تک پہنچوں۔۔اسے یامین کے روپ میں دھوکہ دیتا رہوں۔اور اب جبکہ میرا مشن کامیاب ہونے والا تھا میری بیگم صاحبہ نے ٹپک کر سارا کھیل بگاڑ دیا۔" یامین نے لمحے بھر کا وقفہ لیا۔
ابھی یہ آخری آپریشن پر جانے سے پہلے میں ارپیتا کے ذریعے معلوم کروا چکا تھا کہ سریندر اصل میں ہے کس جگہ پر۔کچھ دن پہلے ہی اسکا" ایک خفیہ موبائل پکڑنے اور اسکا ڈیٹا ہیک کرنے میں میں کامیاب ہو گیا تھا۔یہ موبائل اور سم اس نے مجھ سے چھپا کر رکھی تھی جس کے ذریعے وہ مسلسل اس کے ساتھ رابطے میں تھی۔اب میرا پلین یہ تھا کہ واپس آکر ایک دو دن آرام کر کے پھر اپنی ٹیم کے ہمراہ سریندر کے اڈے پر جا کر دھاوا بولوں گا۔" یامین نے ایک ایک بات ماحد کو بتائی جو خود بھی آئی ایس آئی میں کام کرتا تھا مگر ایجنٹ کی حیثیت سے نہیں۔ بس ورکر کی حیثیت سے۔
اور یہ بات ان دونوں کے گھر والے نہیں جانتے تھے۔
تو وہ کہاں ہے "ماحد نے ایک اور سوال کیا۔ "
آجکل وہ انڈیا اور پاکستان کے بارڈر کے قریب ایک قصبے میں ہے۔ چھپ کر وہاں کام کرتا ہے۔ مگر اس بات سے بے خبر ہے کہ آئی ایس" آئی دنیا کے چپے چپے سے واقف ہے۔وہ زمین کے اندر بھی چلا جائے ہم اسے وہاں سے بھی ڈھونڈ لائیں گے" یامین کے لہجے میں کاٹ تھی۔
"اب تم کیا کرو گے۔ یہ سب معاملہ خراب ہونے کے بعد؟"
ابھی تو مین اسے صبح واپس لے جاؤں گا۔ تم جانتے ہو ہمارے پاس جو آوازیں بدلنے والی ڈیوائیس ہے۔ میں نے ارپیتا کی آواز کی ٹون سب" اس ٹیپ پر ریکارڈ کر لی ہے۔اب میں اسے تو چند دن بے ہوش رکھوں گا تاکہ یہ ابا کے گھر کا نقشہ نہ بتادے۔کیونکہ اسکے متعلق پتہ کروانے پر وہ جان جائیں گے کہ فرال کا میرے ساتھ کوئی تعلق ہے۔اور پھر فرال اسے یہ بھی بتا چکی ہے کہ وہ میری منگیتر ہے۔ شکر ہے یہ نہیں بتایا کہ میری بیوی ہے" یامین کی باتیں سن کر ماحد کو فرال پر شدید غصہ آرہا تھا۔
لہذا اسے کچھ دن ہوش میں لانا ٹھیک نہیں۔ خیر۔۔ میں اپنی آواز میں ریکارڈنگ کروں گا جس میں سریندر کو یہی بتاؤں گا کہ میں ٹھیک" ہوں اور وہ لڑکی مجھے کسی اور کے دھوکے میں لے گئی۔اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔اور یہ سب وہ ڈیوائیس جب سریندر کو بتائے گی تو میری آواز کی ٹون ارپیتا کی آواز میں تبدیل کر کے بتائے گی۔اور پھر دو تین دنوں میں ہم سریندر تک پہنچ جائیں گے" یامین نے اسے سارا لائحہ عمل بتایا۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

صحیح۔۔۔یہ بہتر رہے گے۔ خیر بیسٹ آف لک یار۔ میں کل ہی فرال کو یہاں لے آتا ہوں تا کہ وہ مزید کوئی ایشو نہ کرے"ماحد نے اسے یقین دہانی کروائی۔

تھینکس یار"یامین نے تشکر آمیز لہجے میں بولا۔ "

کوئی پرابلم نہیں۔۔اب تم ریلیکس ہو کر اپنا کام کرو"ماحد نے الوداعیہ کلمات کے بعد موبائل بند کر دیا۔"

رات میں اریبتا کو وہیں بند کر کے اور اپنے دو بندوں کو اسکی نگرانی پر مامور کر کے یامین واپس گھر پہنچ گیا۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔دل میں دعا بھی مانگ رہا تھا کہ فرال جاگ رہی ہو تا کہ اس سے کل چچا کی طرف جانے کی بات آسانی سے کر سکے۔

گھر پہنچ کر کمرے میں داخل ہوا تو اسے جاگتا دیکھ کر پر سکون سانس فضا کے سپرد کی۔

فرال کی خشمگیں نظروں نے چند لمحے کو اسکی جانب دیکھا اور پھر واپس کتاب کی جانب مرکوز ہو گئیں۔

بیڈ پر نیم دراز وہ انہماک سے کتاب پڑھنے میں مگن تھی۔

یامین خاموشی سے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھا۔

کچھ دیر بعد کپڑے بدل کر واپس آیا تب بھی وہ اسی انداز میں کتاب پڑھ رہی تھی۔

اب کی بار یامین کو دیکھنا بھی مناسب نہ سمجھا۔

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے"کچھ دیر اسکے متوجہ ہونے کا انتظار کرنے کے بعد آخر اسے متوجہ نہ پا کر یامین کو کہنا پڑا۔ "

سن رہی ہوں"فرال نے بے زار سی آواز میں بمشکل لب کشائی کی۔ "

نظریں اب بھی کتاب پر مرکوز تھیں۔

یامین نے ہاتھ بڑھا کر کتاب لینی چاہی مگر فرال نے فوراً ہاتھ پیچھے کر کے اسے گھور کر دیکھا۔

اتنے ہی بے چین تھے مجھ سے بات کرنے کے لئے تو جلدی آنا تھا۔ میری کہانی بہت اہم موڑ پر ہے اسے ادھورا نہیں چھوڑ سکتی"یامین کو" گھورنے کے بعد وہ اسی انداز میں بیٹھی رہی۔

اور میری زندگی کی کہانی اہم موڑ پر ہے اور میں اسے کسی حماقت کی نذر نہیں ہونے دینا چاہتا"یامین نے بھی اسی کے انداز میں کہا۔ "

میری حماقت نہیں آپکی بے اعتمادی"فرال نے اسکی تصیح کی۔ "

اس جعلی نکاح کے لیئے آپ کو جو بھی حالات پیش آئے تھے۔آپ مجھے اعتماد میں لے کر بتا سکتے تھے۔مجھے ہمیشہ میری متجسس طبیعت کی" وجہ سے حوصلہ دینے والا آج اسی عادت پر مجھ سے خفا ہو رہا ہے۔اگر مجھے عام لڑکیوں کی طرح ٹریٹ کرنا تھا تو پھر اتنا سب سکھانے کی کیا ضرورت تھی۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

مجھے بھی عام سوچ والی لڑکی رہنے دیا ہوتا۔ جو اپنے خاوند کی کسی بات کے آگے چوں تک کرنے کی ہمت نہ کر سکتی۔

مجھے بہادر اور نڈر بنانے میں سب سے زیادہ ہاتھ آپ کا ہے تو پھر اب شکوہ کس بات کا؟" فرال بھری بیٹھی تھی۔

میں آپ کی سب باتیں مانتا ہوں۔ شاید میں کسی اور حالات میں آپ کو سب کچھ بتا ہی دیتا مگر وہ سب بہت غلط وقت پر کھلا اور پھر آپکی بے اعتباری۔ خیر میرے پاس ابھی وقت نہیں یہ سب ڈسکس کرنے کا۔

آپ نے اپیتا کو اغوا کر کے نہ صرف خود کو بلکہ مجھے بھی بہت بڑی مصیبت میں پھنسا لیا ہے۔ میں نے سوچا تھا آپریشن کر کے واپس آؤں گا تو آپ کو سب حقیقت بتا دوں گا۔

مگر آپ تو پھر آپ ہو۔۔۔۔

صبر نہیں کیا۔ میں ہر بات مانتا ہوں فرال مگر انسان میں تھوڑا سا اعتدال ہونا چاہئیے۔ آپکا متجسس ہونا مجھے ہمیشہ اچھا لگا۔ لیکن میں نے ہمیشہ آپ کو کہا ہے کہ اپنی صلاحیت کو صحیح انداز میں استعمال میں لاؤ۔

لیکن خیر۔۔ بات بڑھی تو بہت لمبی ہو جائے گی۔ اور مجھے ابھی کل کے دن میں بہت سے کام نمٹانے کے لئے تھوڑے سے آرام کی ضرورت ہے" یامین اسے بہت کچھ سمجھانا چاہتا تھا مگر وقت نہیں تھا۔

اور کبھی کبھی وقت حقیقت میں نہیں ہوتا اور پھر اس وقت کی قلت آدھی ادھوری باتیں اپنے پیچھے چھوڑ کر بہت سے پچھتاوے بنا دیتا ہے۔

ہاں تو میں نے کون سا بیڈ میں کھٹمل چھوڑے ہوئے ہیں۔ آپ سو جائیں" فرال نے برا سا منہ بنایا۔ "

میں تب تک آرام سے نہیں سو سکتا جب تک آپکی حفاظت میرے لئے یقینی نہ ہو" یامین کی بات پر فرال نے الجھ کر اسے دیکھا۔ "

کیا مطلب؟" وہ واقعی اسکی بات کا مقصد سمجھ نہیں پائی تھی۔ "

اس لڑکی کے ذریعے میں بہت بڑا گینگ پکڑنے والا ہوں۔ اور اب آپ نے اس لڑکی کو حراست میں لے کر میرا سب کام خراب کروا دیا۔ میں اپنا کوئی بندہ انکی نظروں میں نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔

یہ وہی گروہ ہے جو پاشا کی پشت پناہی کر رہا تھا۔ انڈیا میں موجود سریندر جس کی مجھے بہت عرصے سے تلاش تھی" یامین کے انکشاف فرال کو حیران کئیے دے رہے تھے۔

اوہ۔۔ تو پھر" فرال نے کتاب بند کر کے سائیڈ پر رکھی اور پریشانی سے اسے دیکھا۔ "

پھر یہ کہ وہ میری اس فلیٹ کی نگرانی کروا رہا تھا جہاں سے آپ اپیتا کو لے کر نکلی تھی۔ اور انہوں نے آپ کا پیچھا بھی کیا تھا" یامین کے بتانے پر اسے یاد آیا کہ ایک گاڑی اس دن اسکے تعاقب میں تھی مگر فرال کو اندازہ نہیں ہوا کہ وہ کون ہیں۔

ہاں مگر وہ انہیں دھوکا دے کر نکل کھڑی ہوئی تھی۔

ہاں اس دن کچھ لوگ میری گاڑی کے پیچھے لگے تھے۔" فرال نے جلدی سے بتایا۔ "

وہ سرینڈر کے ہی بندے تھے" یامین نے الفاظ پر زور دیا۔ "

اب کیا ہو گا؟" فرال اب کی بار تھوڑا اور پریشان ہوئی۔ "

اب یہ کہ وہ لوگ آپکے تعاقب میں ہوں گے۔ اور آپکی حفاظت میری اولین ترجیح ہے" یامین کے لہجے کی نرماہٹ فرال کو ویسی ہی لگی جیسی" ہمیشہ سے تھی۔

سخت گیر لہجہ اس وقت تھکا ہوا تو تھا ہی مگر فرال کے لئے آنچ دیتا ہوا تھا۔

تو میں تو گھر میں ہی ہوں" فرال نے جلدی سے کہا۔ "

نہیں یہ کافی نہیں۔ کیوں کہ اب آپ کا کوئی پتہ نہیں آپ کب نکل کھڑی ہو" یامین نے اسکی بات کی نفی کی۔ "

ایسا نہیں ہو گا" فرال نے اسے یقین دلانا چاہا۔ "

میری جان میں آپ کی رگ رگ سے واقف ہوں" فرال کے چہرے پر آنے والی لٹ کو انگلی سے چھوتا اپنی باپ پر زور دے کر بولا۔ "

اسی لئے میں نے یہ سوچا ہے کہ کچھ دن آپ چچا چچی کے ہاں رہ لو" یامین نے اسے لائحہ عمل بتانے لگا۔ "

اف اللہ اماں کی زیر نگرانی مت بھیجیں" اس نے دہائی دی۔ جانتی تھی نہ کہ ماں نے تو کسی کی سننی نہیں اور اسے سات پردوں میں چھپا لینا" ہے۔

پلیز فرال۔۔۔ تمام اختلافات اور ناراضگیاں اپنی جگہ پھر بھی آپ جانتی ہو کہ آپ میرے لئے کیا ہو۔۔ اور آپ کو کوئی گزند پہنچے یہ" میرے لیئے قابل قبول نہیں" یامین نے اسکے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتے ہوئے گھمبیر لہجے میں کہا۔

دونوں آمنے سامنے تھے۔ یامین کے پل میں تولہ پل میں ماشہ رویے نے فرال کو بوکھلا دیا تھا۔

اسی لیئے کل چچا آپکو لینے آئیں گے۔ آپ نے خاموشی سے کچھ دنوں کے لیئے انکے ہاں چلے جانا ہے۔ اور آپ نقاب کر کے جاؤ گی۔ اب مزید" کوئی کیوں مت کرنا۔ میں نے آپکو بتا دیا ہے کہ وہ لوگ اب آپ کے تعاقب میں ہیں۔ میں نہیں چاہتا وہ میری کسی بھی کمزوری کو میرے سامنے نہ لائیں۔ اور آپ میری سب سے بڑی کمزوری ہو" اتنے پریشان کن دنوں کے بعد آج دونوں یوں اکٹھے بیٹھے تھے۔

یامین کا دل چاہ رہا تھا اسے کہیں چھپا دے۔ کوئی غلط ارادہ لئے نگاہ بھی اسکی جانب نہ اٹھے۔

اوکے میں چلی جاؤں گی" فرال نے بلا چوں چرا اسکی بات مان لی۔ اس بار وہ خاموشی سے موقع کی نزاکت کو سمجھ گئی۔ وہ یامین کے لیئے ہمیشہ" کام کرنا چاہتی تھی۔

اس کا کام کبھی بگاڑنا نہیں چاہتی تھی۔ مگر انجانے میں سب کچھ بگڑ گیا تھا۔

تھینکس مائی ڈیئر" یامین نے تشکر سے اسے خود میں بھینچا۔ "

مگر ایک بات۔۔۔" فرال جھجھک کر اس سے تھوڑا دور ہٹی۔ ان میں ابھی تک اس حد تک کی بے تکلفی نہیں آئی تھی۔ "

جی میری جان" یامین کا میٹھا اور پیار بھرا لہجہ سننے کے لئے اسے لگتا تھا اسکے کان ترس گ ئے ہوں۔ آج پھر وہی محبت اسکے لہجے میں سموئ" تو فرال کی آنکھیں ہلکی سی نم ہوئیں۔

ہمارے درمیان آئندہ عدم اعتمادی نہیں آئے گی" فرال نے جیسے موقع کا فائدہ اٹھا کر سب صحیح کرنا چاہا۔ "

اس بارے میں ہم کچھ دنوں کے بعد بات کریں گے۔" یامین اپنا اچھا موڈ خراب کرنا نہیں چاہتا تھا اسی لئے فرال کو ٹوک دیا۔ "

یہ کیا۔۔" یامین نے اسکی بات پوری ہونے سے پہلے اسکے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش کروایا۔ "

پلیز۔۔آج میں سکون سے آپکے پاس سونا چاہتا ہوں۔ نجانے کتنے دنوں کی بے آرامی ہے جس کی تھکن آج میں آپکے پاس رہ کر اتارنا چاہتا" ہوں۔ اس لئیے اس موضوع کو پھر کسی دن پر اٹھا رکھو۔۔ نجانے ابھی اور کتنے معرکے سر کرنا ہے۔

اور کتنی راتیں جاگنا ہیں۔۔ اسی لئیے آج مجھ پر تھوڑا سا رحم کھا کر اپنے اس موڈ کو برقرار رکھ کر میرے ساتھ لیٹ جاؤ۔ پلیز" یامین کی عجیب سی خواہش کے آگے فرال خاموش ہو گئ۔

یامین نے اٹھ کر لائٹ آف کی۔

بیڈ پر فرال کے برابر لیٹ کر اس پر ہاتھ رکھتے آنکھیں موند لیں۔

فرال نے بھی آنکھیں بند کرتے ہوئے اسکی موجودگی کو بھرپور انداز میں محسوس کیا۔

اگلے دن گیارہ بجے کے قریب فرال کے والد اسے لینے آگ ئے۔

یامین گھر پر نہیں تھا۔ وہ صبح میں جلدی نکل گیا تھا۔ اریبتا کو اپنے فلیٹ پر پنچانا تھا۔

جانے سے پہلے وہ ماں کو بتا گیا کہ چچا آکر فرال کو کچھ دنوں کے لئیے گھر لے جائیں گے۔

ثمین کو کوئ اعتراض نہیں تھا۔

فرال بیگ تیار کر کے نیچے آئ۔ فی الحال تو وہ ایک ہفتے کا ہی سامان لے جا رہی تھی۔

یامین نے کہا تھا جب میں کال کروں گا تب واپس آجانا۔

فرال نے اچھا کہہ کر اپنی ایک ہفتے کی تیاری کر لی تھی۔

نیچے اتری تو زبیری صاحب ثمین سے باتیں کرنے میں مصروف تھے۔

اسے اترتا دیکھ کر بے اختیار بازو وا کئیے۔

کافی دنوں بعد اس سے ملے تھے۔

کیسا ہے میرا بچہ۔" اسکے ماتھے پر پیار کر کے اسے ساتھ لگایا۔ "

PakDigestNovel Blogspot.Com

فرال نے فقط سر ہلایا۔

اچھا بھابھی اب اجازت دیں" ثمین سے مخاطب ہوئے۔ "

ارے چائے تو پی جائیں" ثمین نے انہیں روکنا چاہا۔ "

نہیں بھابھی پھر صحیح۔ اپنے گھر والی بات ہے۔ کوئ اتنا ضروری نہیں ہے۔ بس اسے گھر ڈراپ کر کے مجھے آفس کے لیئے نکلنا ہے" انہوں" نے عذر بتایا۔

چلیں پھر تو آپ کو روکنا جائز نہیں۔ لیکن پھر جلد ہی آپ سب نے کھانے پر آنا ہے۔ کتنے دن ہو گ ئے ہیں اکٹھے بیٹھے ہوئے" انہوں نے" مان سے کہا۔

جی جی ان شاءاللہ ضرور" انہوں نے فورا حامی بھری۔ فرال کا بیگ اٹھایا۔ "

چلیں بیٹا" انہوں نے فرال سے پوچھا۔ "

جو ایک جانب خاموش کھڑی تھی۔

جی" اس نے مختصر جواب دیا۔ "

آگے بڑھ کر ثمین سے ملی۔

جلدی واپس آنا۔۔ تمہارے بغیر گھر بہت اداس ہو جائے گا۔ اور میں بھی" محبت سے اسے ساتھ لگاتے انہوں نے محبت سے کہا۔ "

میں بھی" فرال نے نم آنکھوں سے کہا۔ "

نجانے کیوں عجیب سی اداسی ہو رہی تھی۔ یا شاید وہ شادی کے بعد یوں پہلی بار میکے جا رہی تھی۔

جو بھی تھا وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔ بے چینی اور اداسی کیوں ہو رہی ہے۔

وہ اپنے ماں باپ سے ملنے جا رہی ہے۔ بہن بھائیوں کے پاس جہاں اس نے زندگی کے اتنے سال گزارے۔

آج انہی کے پاس جاتے ہوئے وہ اداس ہو رہی تھی۔

اپنی لایعنی سوچوں کو جھٹک کر زبیری صاحب کے پیچھے چل پڑی۔

اسی اداسی سمیت گاڑی میں بیٹھ گئ۔ چہرے کو پوری طرح نقاب میں ڈھانپ رکھا تھا۔

گاڑی سٹارٹ ہوتے ہی ایک خاموش نگاہ اپنے کمرے کی کھڑکی پر ڈالی۔

تھوڑے سے دنوں میں ہی یامین کی محبت سے دل بھر گیا تھا۔

اس کے گھر سے ہی دور جانے کا خیال سوہان روح ثابت ہو رہا تھا۔

تو بالآخر میں بھی محبت میں مبتلا ہو گئ" خود سے مخاطب ہو کر نظر ونڈاسکرین کی جانب موڑی۔ گاڑی چل پڑی۔ "

PakDigestsNovel Blogspot.Com

سارا رستہ زبیری صاحب اس سے چھوٹی چھوٹی باتیں پوچھتے رہے۔ وہ ہوں ہاں میں جواب دیتی رہی۔

گھر کے قریب پہنچے ہی تھے کہ ایک ریڑھی والا قریب سے گزرا۔ ریڑھی سیبوں سے بھری پڑی تھی۔

زبیری صاحب نے گاڑی روک کر اس ریڑھی والے کو گزر جانے کا اشارہ کیا۔ جو سڑک کراس کر رہا تھا۔

فرال کا نجانے کیوں سیب کھانے کو دل کیا۔

سر باہر نکال کر اس سے سیب کی قیمت پوچھی۔

"باجی سو روپے کا۔۔ بہت اچھے دانے والا ہے" لڑکا اپنے مخصوص انداز میں بولا۔

فرال نے سر ہلا کر بیگ کھولا۔

"ارے رکو بیٹا میں دے دیتا ہوں" زبیری صاحب نے اسے پرس کھولتا دیکھ کر ٹوکا۔

"ارے نہیں بابا میرے پاس پیسے ہیں میں لے لیتی ہوں" فرال نے نقاب والا ہاتھ نیچے کرتے جلدی سے پیسے نکالے۔

اور یہی لمحہ اسکی تباہی کا تھا۔

ریڑھی والا یکدم ریڑھی چھوڑ کر انکی گاڑی کی جانب آیا۔

دوسری جانب سے دو اور آدمی انکی گاڑی کی جانب بڑھے۔ نجانے کہاں سے نمودار ہوئے تھے۔

تینوں کے ہاتھ میں گنز تھیں۔

"باہر نکل" ان میں سے ایک کرخت آواز میں فرال کی جانب کا دروازہ کھول کر اسے باہر نکلنے کے لئے کہنے لگا۔

"کلک۔۔ کیا بات ہے۔ گاڑی چاہئے۔ پیسے چاہئے میں۔۔ میں دے دیتا ہوں" زبیری صاحب نے فرال کا بازو تھام کر اسے اپنے حصار میں کیا۔

"چپ کر بڈھے۔۔۔ چل نکل چھوری۔۔۔ سنائی نہیں دیتا" ایک اور غصے سے بولا۔

"میں کہہ رہا ہوں۔ جو چاہئیے مجھے بتاؤ میں دیتا ہوں لڑکی کے بارے میں بات مت کرو" وہ غصے سے چلائے۔

"اے چپ کر نہیں تو کھوپڑی میں گھسا دوں گا۔۔ ہمیں یہ لڑکی ہی چاہئیے" وہ پھر سے غصے سے نہ صرف بولے۔ بلکہ اب کی بار گن کا رخ زبیری صاحب کی ٹانگ کی جانب کر کے فائر کیا۔۔

"بابا" فرال چلائی۔ وہ اپنی اداس کیفیت کے سبب اپنی گن وہیں چھوڑ آئی تھی۔ نہیں تو اتنی آسانی سے ان تینوں کو خود پر حاوی نہیں ہونے دیتی۔

"تم۔۔ تم بھاگ جاؤ فرال" زبیری صاحب نے تکلیف سے کہا۔

مگر اسی لمحے ان میں سے ایک نے فرال کو بازو سے پکڑ کر باہر نکالا۔

فراال اس وقت نہتی تھی۔ لہذا چپ چاپ باہر آ گئ۔

مضبوط اعصاب کی مالک نہ ہوتی تو اس خوفزدہ صورتحال سے بے ہوش ہو جاتی۔

زبیری صاحب کی تکلیف دیکھ کر اس نے فوری یہی فیصلہ کیا کہ کوئ بھی مزاحمت کیئیے بنا ان تینوں کی بات مان لے۔

اسے کچھ کچھ سمجھ آ گیا تھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔

یامین کا خدشہ درست نکلا تھا۔

فراال سے ذرا سی چوک ہو گئ اور وہیں وہ دھر لی گئ۔

فراال نہیں۔۔ چھوڑو میری بیٹی کو" زبیری صاحب اسے ان تینوں کے ہمراہ دیکھ کر چلائے۔"

بابا پلیز" فراال نے التجا کرتی نظروں سے انہیں دیکھتے ہاتھ جوڑ کر خاموش رہنے کا کہا۔ "

جنہوں نے ٹانگ میں گولی اتاری تھی انہیں سینے میں اتارتے کیا دیر لگنی تھی۔

اور فراال اپنی وجہ سے اپنے باپ کی زندگی کو داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی۔

تو چل آگ ئے۔ بکواس کرنے دے بڈھے کو" ایک نے گن سے فراال کو آگ ئے بڑھنے کے لئے ٹھوکا دیا۔"

وہ چپ چاپ چل پڑی۔

یامین کچھ دیر پہلے ہی ارپیتا کو فلیٹ میں پہنچا کر اور نیند آور دوائ دے کر آفس کے لیئے نکل ہی رہا تھا کہ ماحد کا فون آ گیا۔

یامین۔۔" ماحد کی گھبرائ ہوئ آواز یامین کو کسی انہونی کا احساس دلا رہی تھی۔ "

کیا ہوا ہے" خطرے کی گھنٹی کہیں قریب ہی بجی تھی۔ "

فراال کو کچھ لوگ اغوا کر کے لے گ ئے ہیں اور بابا کی ٹانگ پر گولی بھی ماری ہے۔ میں ان کو لے کر ہاسپٹل میں ہوں۔۔" ماحد کے الفاظ"

یامین کے پیروں تلے سے زمین نکال گ ئے۔

جس لیئے وہ فراال کو بچا رہا تھا وہی ہو گیا۔

اسے لگا وہ اپنے پورے قد سے گر جائے گا۔

ایسے درندہ صفت لوگ دشمنوں کا کیا حال کرتے ہیں وہ اچھے سے جانتا تھا۔

کیسے اغوا ہوئ" یامین بڑی دقت سے بولا۔ "

ماحد نے اسے سارا واقع بتایا۔

جب وہ لوگ فراال کو لے گ ئے تب بابا نے مجھے کال کی۔ میں فوراً پہنچا۔ہاں بابا نے اس گاڑی کا نمبر نوٹ کر لیا ہے جس میں وہ لوگ"

اسے لے کر گ ۓ ہیں" ماحد نے ساری صورتحال بتائی۔

ٹھیک ہے وہ نمبر مجھے بھیجو" یامین نے فوراً کہا۔ "

اس کا رخ اپنی گاڑی کی جانب تھا۔

گاڑی میں بیٹھ کر تیزی سے ماحد کے گھر کی جانب بڑھا۔

کچھ دیر بعد ہی وہ وہاں موجود تھا۔

صائقہ پریشان حال بیٹھیں روئے جا رہی تھیں۔ ثمین اور ذکا بھی پہنچ چکے تھے۔

گھر کے باقی افراد بھی موجود تھے۔ ثمین صائقہ کو تسلی دینے کے ساتھ ساتھ خود بھی رو رہی تھیں۔ فرال انہیں تھی ہی اتنی پیاری۔

یامین میری فرال" اسے اندر آتا دیکھ کر صائقہ بھاگتے ہوئے یامین کا بازو تھام کر سسکتے ہوئے بولی۔ "

آ جائے گی۔۔ آپ پریشان نہ ہوں چچی" یامین نہیں جانتا تھا وہ کس دل سے انہیں تسلی دے رہا ہے۔ مگر ان لمحوں میں اسکی جانب سے ملنے "

والی ذرا سی بھی پریشانی سب کو کتنے بڑے غم سے دوچار کر سکتی تھی۔ اس بات سے یامین اچھے سے واقف تھا۔

اسی لئے سب کے سامنے خود کو مضبوط ظاہر کر رہا تھا۔

ماحد نے گاڑی کا نمبر بھجوا دیا تھا۔

یامین نے سب پولیس چوکیوں پر وہی نمبر بھجوا کر انہیں الرٹ کر دیا تھا۔

سب پریشان حال بیٹھے تھے۔ سوائے یامین کے جو خود مضبوط ظاہر کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا۔

یامین کے لئے اس وقت اپنے اعصاب پر قابو رکھنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔ مگر اسے فی الحال ہر طرح کی جذباتیت کو قابو میں رکھنا ضروری تھا۔

یامین نے اپنے باس کو فون ملایا۔

دوسری بیل پر ہی انہوں نے فون اٹھالیا۔

سر۔۔ ایک پرسنل اور پروفیشنل ایشو آپس میں گڈمڈ ہو گئے ہیں" فون ملاتے ہی وہ باہر لان میں آ چکا تھا۔ "

کیا مطلب کیا ہوا ہے" سر باقر نے الجھ کر پوچھا۔ "

یہ وہی باس تھے جن کی اجازت سے اس نے اپیتا والے کیس کو اپنے ہی انداز میں کرنے کی حامی بھری تھی۔

انہوں نے بھرپور تعاون کیا تھا۔

یامین نے سارا قصہ کہہ سنایا۔

سمجھ نہیں آرہی تمہیں اس موقع پر شادی کی مبارک کیسے دوں۔۔ خیر تم فکر مت کرو اب بھی جس حد تک جانا چاہو ضرور جاؤ میں پوری" طرح تمہاری مدد کرنے کو تیار ہوں۔"انہوں نے اپنے ساتھ کا یقین دلایا۔

سر میں آپ سے ایک مشورہ کرنا چاہتا ہوں"یامین نے ٹھہر ٹھہر کر کہا۔ "

ہاں ہاں ضرور"اجازت فوراً ً مل گئ۔ "

آدھے گھنٹے بعد وہ اریبتا کے پاس موجود تھا۔

اسے انجکشن لگایا تا کہ وہ بے ہوشی والی کیفیت سے باہر آئے۔

اس کے پاس وقت بہت کم تھا۔

پندرہ بیس منٹ بعد ہی وہ ہوش میں آچکی تھی۔

اٹھو"یامین نے کرخت لہجے میں کہا۔ "

کلک۔۔۔ کون ہے"وہ گھبرا کر اٹھ بیٹھی۔ "

میں ہوں یامین زیادہ ڈرامے مت کرو"وہ چڑ کر بولا۔ "

کک۔۔۔کیا بات ہے"وہ خوفزدہ نظر آرہی تھی۔ "

ابھی تو کچھ نہیں ہوا۔ لیکن اگر تم ہوش میں نہیں آئیں اور میرے ساتھ تعاون نہیں کیا تو پھر تمہاری لاش ہی یہاں پڑی ہو گی"یامین کے" سرد اور سپاٹ لہجے نے اسے سن کر دیا۔

کک۔۔ کیا کرنا ہو گا مجھے"وہ گھبرائ ہوئ بولی۔ یہ وہ نرم خو یامین تو نہیں لگ رہا تھا۔ "

اس وقت بھنچے جبڑے اور آنکھوں میں خون لیئے اس کے قریب بیڈ کے پاس کھڑا اسے بری طرح سے گھور رہا تھا۔

پانچ منٹ کے اندر اگر تم اپنے حواسوں میں واپس نہ آئیں تو یاد رکھنا میں ابھی کے ابھی تمہیں زمین میں زندہ گاڑھ دوں گا۔۔"یامین نے" اسے وارن کیا۔

اریبتا فوراً اسے اپنی حالت پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگی۔

یامین کہ رویہ دیکھ کر اسکے چودہ طبق روشن ہو چکے تھے۔

اس قابل ہو نا کہ میری بات سن کر اس پر عمل کرو"یامین نے اسے مشکوک نظروں سے دیکھ کر کہا۔"

PakDigestsNovel Blogspot.Com

مم۔۔۔ مم۔۔ نہیں میں اب ٹھیک ہوں۔ آپ بتائیں مجھے کیا کرنا ہے" وہ کافی حد تک اپنے حواسوں میں آنے کی کوشش کر چکی تھی۔ "
یامین ایک نظر اسکی جانب دیکھ کر رہ گیا۔

باس چھوری آ گئی ہے" وہ جو ٹانگ پر ٹانگ رکھے جیسے انتظار میں تھا اندر آتے راجو کو دیکھ کر مسکرائے بغیر نہیں رہ سکا۔ "
شاباش کیسے اور کس طرح پکڑا اسے" اسے نے تفاخر بھری نگاہ اپنے بندے پر ڈالی۔ "
سر جی آپ نے جس دن سے ہمیں اس لڑکی کے گھر کی نگرانی کا کہا تھا ہم تب سے کر رہے تھے۔ "
آج میری ریڑھی کے پاس جو گاڑی رکی اس میں یہ چھوکری کسی بڈھے انسان کے ساتھ بیٹھی تھی۔ جسے وہ بابا کہہ رہی تھی۔
میں نے اسے دیکھتے ہی اپنے بندوں کو مخصوص اشارہ کیا جیسے ہوی وہ آئے ہم نے گاڑی پر دھاوا بولا دیا۔ اس نے اور بڈھے نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی مگر ہم نے بھی اسے سبق سکھایا۔
ایک گولی اسکی ٹانگ میں مار کر اسے اٹھنے سے مفلوب کر دیا اور لڑکی لے کر آگ ئے" راجو نے الف سے یہ تک اپنی تمام کارکردگی بتائی۔
ویل ڈن۔۔ اس لڑکی کو باہر والے کواٹر میں رکھو۔۔ اور سخت قسم کی نگرانی کرو۔ سنا ہے کہ یہ لڑکی بھی بہت تیز ہے۔ اگر یہ ہمارے ہاتھوں" سے نکل گئی تو سمجھو ایبک نکل گیا۔
اس لڑکی کے ذریعہ ہم ایبک تک پہنچ سکتے ہیں۔ اسے آلہ کار بنا کر ایبک کو ہمارے حوالے کرنے کی ڈیمانڈ بڑے آرام سے کی جاسکتی ہے۔ یہ مسلمان خود کو تو تکلیف میں ڈال لیتے ہیں۔ مگر مسلمان عورتوں کے لئے جان کی بازی تک لگا دیتے ہیں۔
اسی لیئے یہ لڑکی حاصل کرنی بہت ضروری تھی۔ اور اس سے اپیتا کا بھی خاص طور سے پتہ کرنا ہے۔ اس فون کال سے مجھے تسلی نہیں ہوئی۔
مجھے ایسا لگتا ہے جیسے اس سے کسی نے زبردستی کہلوایا تھا کہ وہ ٹھیک ہے۔ نہ جانے میری چھٹی حس کیوں کہہ رہی ہے کہ وہ آئی ایس آئی کے ہاتھ لگ چکی ہے۔ اور یہ سب یہ لڑکی ہی بتا سکتی ہے۔ اگر وہ بھی ہمارے ہاتھ سے نکل گئی اور آئی ایس آئی کے ہاتھ چڑھ گئی پھر تو ہم سب گئے"
جہاں سریندر نے انہیں شاباش دی وہیں اس نے انہیں خبردار بھی کیا۔
جاؤ اور اسے لے جا کر اپیتا کے متعلق پوچھو اگر نہیں بتاتی تو پھر میں اپنے طریقے سے پوچھوں گا" سریندر نے اپنی سرخ انگارہ آنکھیں راجو" کے گڑبڑاتے چہرے پر ڈالیں۔
جی۔۔ جی باس۔۔ نمستے" وہ جلدی سے وہاں سے نکلا اور کوارٹر کی جانب بھاگا۔ جہاں وہ فرال کو پہلے ہی پہنچا چکا تھا۔ "

راجو ابھی اسکے کمرے سے نکلا ہی تھا کہ اسے اپیتا کے نمبر سے فون آنے لگا۔

"ہاں بھئی کہاں ہو" سریندر نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ آپکے لئے ایک خوشخبری ہے" اپیتا کی چہکتی آواز نے سریندر کو چونکایا۔

"ہاں ہاں بتاؤ" وہ پرجوش ہوا۔

"سمجھیں آپکا کام ہو گیا ہے" وہ پھر سے اسی لہجے میں بولی۔

"کک۔۔۔ کیا کہہ رہی ہو۔۔۔ سیدھی طرح بتاؤ پہیلیاں مت بوجھواؤ" وہ سمجھتے ہوئے بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا

"اتنے ٹیڑھے بندے کو قابو کیا ہے۔۔۔ سیدھی طرح کیسے بتادوں۔ آپ بس مجھے اپنے پاس بلانے کا انتظام جلد از جلد کریں۔ میں اسے لے کر جلد ہی آپکے پاس آنا چاہتی ہوں" اپیتا نے شرط رکھی۔

"اپیتا۔۔۔ میں سچ میں تمہیں مالا مال کر دوں گا۔۔ اور ہاں میں نے ایک لڑکی پکڑی ہے جو تمہیں اغوا کرا کر لے گئ تھی۔ اس نے تشدد تو نہیں کیا تم پر۔۔ نہیں تو میں بھون کر رکھ دوں گا اسے" سریندر نے دانت پیس کر کہا۔

"ارے نہیں نہیں۔۔ وہ تو بے ضرر ہے۔ وہ یامین نہیں اسکی شاید کزن یا منگیتر ہے۔ اس نے تو کچھ نہیں کہا تھا مجھے۔ آپ اس پر تشدد مت کرنا بلکہ اسے چھوڑ دیں۔ اس کا اس سب قصے سے کوئی تعلق نہیں" اپیتا کی بات پر اس کے کان کھڑے ہوئے۔

"چلو ٹھیک ہے۔ میں آج ہی تمہارے یہاں تک پہنچنے کا انتظام کرواتا ہوں۔ تم وہاں سے نکلو بارڈر پار کروانے کا انتظام میں کروا دیتا ہوں" اس نے فوراً سے اسے بلانے کی حامی بھری۔

"ٹھیک ہے میں یہاں آنے کی تیاری کرتی ہوں۔ آپ میرے مال تیار رکھیں" وہ معنی خیزی سے بولی۔

"اچھا اچھا ٹھیک ہے" سریندر پھر سے ہنسا۔

اس کا مقصد پورا ہونے جا رہا تھا۔ وہ کیونکر نہ خوش ہوتا۔

اپیتا کا اشارہ جس جانب تھا وہ اچھے سے سمجھ گیا تھا۔

اسکے قریب اسکے خاص بندے بیٹھے تھے۔

"ہمارا کام ہو گیا ہے" وہ جوش سے اس سب سے مخاطب ہوا اور ساری گفتگو بتائی۔

"تو سر پھر اس لڑکی کا ہمیں کیا فائدہ" ان میں سے ایک بولا۔

"اس لڑکی کو اتنا ہلکا مت لو۔۔۔ ابھی اسے پکڑے آدھا گھنٹہ نہیں ہوا۔ اور ایبک اتنی جلدی اپیتا کو مل بھی گیا۔ پچھلے چھ ماہ میں تو وہ ایسی کوئی

کامیاب کوشش نہیں کر سکی۔ اس لڑکی کا یقینا کوئی بہت اہم تعلق ہے۔ خبردار رہو۔ ایبک کے روپ میں کہیں کوئی بڑی مصیبت ہم تک نہ پہنچ جائے۔ اپنے سب بندوں کو کہہ دو الرٹ رہیں۔ وہ شام تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ اور ہمیں اس تمام عرصے میں بہت چوکنا رہنا ہے" مگر یہ سب تدبیریں تب دھری کی دھری رہ جاتی ہیں جب وہ آسمان والا اپنی تدبیر کرتا ہے۔ اور ایسا ہی کچھ سریندر کے ساتھ ہونے والا تھا

راجو اس کوارٹر کی جانب تیزی سے بڑھ رہا تھا جہاں فرال کو رکھا گیا تھا۔

دروازہ کھول کر اندر آنے والے سکھ کو فرال نے ایک نظر دیکھ کر چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔

راجو نے اپنے سامنے موجود کم عمر فرال کو خون آشام نظروں سے دیکھا۔

فرال کا سب سے بڑا قصور اس کا مسلمان ہونا تھا۔

اور دوسرا قصور اپیتا کو اغوا کرنا تھا جس میں راجو کی جان تھی۔

وہ اپیتا سے خاموش محبت کرتا تھا۔ یہ دونوں قصور معاف کیئے جانے والوں میں سے نہیں تھے۔

فرال کالے کڑھائی والے سوٹ میں شال لپیٹے ادھ کھلے بالوں میں کہیں سے بھی پریشان یا اغوا شدہ نظر نہیں آ رہی تھی۔

بے فکری سے چاروں جانب دیکھتے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے یہاں کا جائزہ ہی لینے آئی ہو۔

کون ہو تم اور اپیتا کو کہاں رکھا ہے؟" راجو کی دھاڑ پر اس نے ایک ناگوار نظر اس کی جانب کی۔"

جب آپ کو یہ معلوم نہیں کہ میں کون ہوں تو مجھے اغوا کرنے کی وجہ؟" فرال کے سوال نے راجو کا دماغ بھک سے اڑا دیا۔ "

اسے یہ کوئی عام لڑکی معلوم نہیں ہوئی۔ کوئی اور لڑکی ہوتی تو رو رو کر اب تک آسمان سر پر اٹھا چکی ہوتی۔

مگر یہ۔۔۔

راجو بس سوچ کر رہ گیا۔

دیکھو۔۔۔ زیادہ ڈرامے مت کرو۔۔۔ تمہیں یہاں بکواس کے لئے نہیں لے کر آئے۔۔ سیدھی طرح بتاؤ اپیتا کہاں ہے؟" وہ ایک بار پھر "

دھاڑا۔

فرال کے ہاتھ بندھے تھے۔ ورنہ اس دھاڑ پر وہ اپنے کانوں پر ہاتھ ضرور رکھ لیتی۔

تم باس ہو ان کے جنھوں نے مجھے اغوا کیا ہے؟" ایک بار پھر پرسکون لہجے میں کہا گیا۔ "

تمہیں اس سے کیا؟" راجو ناگواری سے بولا۔ "

مجھے اس سے یہ۔۔۔ کہ میں بار بار سب کو ایک ہی اسٹوری نہیں سناؤں گی۔ اپنے باس کو بلاؤ۔۔۔ وہ جو کچھ پوچھے گا ایک ہی بار بتا دوں گی""

فرال کے جوابات راجو کا دماغ خراب کر رہے تھے۔

تمہیں تو۔۔۔اس سے پہلے کہ وہ فرال کی جانب بڑھ کر اسے کوئی نقصان پہنچاتا۔ "

کوئی بھاگتے ہوئے کمرے میں داخل ہوا۔

پھولی سانسیں بحال کیں۔

باس کہہ رہے ہیں۔ابھی اس سے کوئی پوچھ گچھ مت کرو وہ خود ہی آکر اس سے سوال جواب کریں گے "وہ جو کوئی تھا باس کا پیغام لایا اور نو" دو گیارہ ہو گیا۔

فرال نے ایک جتاتی نظر اس پر ڈال کر نظریں پھیر لیں۔

وہ غصے سے بل کھاتا نکل گیا۔

راجو کے جاتے ہی فرال نے ارد گرد کا اور بھی باریک بینی سے جائزہ لیا۔

ایک طرف کاٹھ کباڑ کے نیچے اسے ایک پتری دکھائی دی۔

جس کرسی پر وہ بیٹھی تھی اسے اپنے وجود سمیت اٹھا کر گرتے پڑتے قدموں سے اس پتری کے قریب پہنچی۔

اسکے قریب کرسی رکھ کر سانس بحال کیا۔

جو اس مشقت میں بری طرح پھول چکا تھا۔اسکے پاس وقت کم تھا۔اسے یہ اطمینان تو تھا کہ جیسے ہی یامین کو معلوم ہو گا وہ آرام سے بیٹھے گا نہیں۔ مگر وہ کب تک یہاں پہنچ پاتا ہے وہ اس بات سے انجان تھی۔

تب تک اسے خود کو ان درندوں سے بچانے کے لئے کچھ تو ہاتھ پیر مارنے تھے۔

وہ نہیں جانتی تھی یہ کون سا علاقہ ہے۔اسے یہاں لاتے وقت وہ لوگ بے ہوش کر چکے تھے۔

مگر ان سب کے حلیوں سے اسے اچھی طرح اندازہ ہو گیا تھا کہ وہ سریندر کے قبضے میں ہے۔

سب شکل سے ہندو ہی لگتے تھے۔

مگر وہ خود کو اتنی آسانی سے ان کا شکار بننے نہیں دینا چاہتی تھی۔

دل میں اللہ کے نام کا ورد کرتی رہی۔

نقاب ہٹانے والی غفلت اس سے انجانے میں ہوئی تھی۔اس بار اس نے یامین کی بات کی نفی نہیں کی تھی۔

مگر انجانے میں اس سے غلطی سرزد ہوئی تھی۔ مگر یہ غلطی اتنی بڑی نہیں تھی کہ وہ اپنی عزت سے ہاتھ دھو بیٹھتی۔

ں سے جوتا اتار کر پاؤں میں اس اس نے اللہ کا نام لے کر پاؤں کی مدد سے اس تیز دھار پتری کو آہستہ آہستہ اپنے قریب کیا۔ پاس کرتے ہی پاؤ پتری کو پھنسا کر پاؤں کو موڑ کر ہاتھوں کو جس حد تک آگے بڑھا سکتی تھی بڑھا کر پاؤں میں پھنسی پتری کو ہاتھ کی دو انگلیوں کے درمیان تھام لیا۔

آہستہ آہستہ رسی کو اس پتری سے کاٹنا شروع کیا۔

ابھی دو بل ہی کاٹے تھے کہ اسے اپنے کمرے کے دروازے کے باہر سرسراہٹ محسوس ہوئی۔

فورا سے پہلے اپنا شغل روک دیا۔

دروازہ چرچرایا۔ عجیب سی ہیئت والا شخص کمرے میں داخل ہوا۔ اونچا لمبا مگر موٹی جسامت کا حامل وہ شخص شاید سرینڈر رہی تھا۔

فرال نے اپنی گھبراہٹ پر قابو پایا۔

اور یہی اسکی خاصیت تھی کسی بھی حال میں وہ بہت جلد ہاتھ پاؤں چھوڑنے والوں میں سے نہیں تھی۔

PakDigestsNovel Blogspot.Com

بس ایک اریبتا والے قصے میں جذبات پر قابو نہ پا سکی۔

"بڑی جی دار ہے تو" اپنے پیلے دانتوں کی نمائش کرتے ہوئے دائیں جانب پڑی ایک کرسی فرال کے قریب کرتے ہوئے بیٹھ گیا۔

فرال نے خاموش رہنا مناسب سمجھا۔

بے تاثر چہرہ لیئے ایک نظر اسکے مسکراتے چہرے پر ڈال کر فرال نے نظریں پھیر لیں۔

"اریبتا کو کیوں اغوا کیا تھا؟" فرال کی بے نیازی دیکھ کر اسکے مسکراتے لب آپس میں پیوست ہوئے۔

حیران بھی ہوا۔۔ ایسی بے خوف لڑکی کو دیکھ کر۔

"اسی لئے کے وہ میرے منگیتر کے پیچھے پڑی ہوئی تھی۔" فرال نے سوچا سمجھا جواب دیا۔

"کون یامین۔۔ تیرا منگیتر ہے" اس نے تصدیق چاہی۔

"ہاں اور اسی وجہ سے اسے اغوا کیا تھا۔ خیر اغوا بھی نہیں کیا تھا بس پوچھ گچھ کر کے چھوڑ دیا تھا۔۔ کیوں تمہار کیا تعلق ہے اس سے؟" اب کی بار فرال نے جان بوجھ کر سوال کیا۔

"تجھے میرا انٹرویو لینے یہاں نہیں لے کر آیا۔ لہذا منہ بند کر کے بیٹھ۔۔۔ جتنا پوچھا ہے اتنا جواب دے" وہ بگڑ گیا۔

"ایبک کے ساتھ تیرا کیا تعلق ہے؟" اب کی بار جانچتی نظروں سے اس نے فرال کے چہرے کو دیکھا۔

جہاں ایبک کا نام سن کر اجنبی تاثرات بکھرے۔

ایبک۔۔۔۔۔۔۔یہ کون حضرت ہیں" چہرے پر کمال کے انجان تاثرات تھے۔ "

تیرا باپ ہے۔۔۔وہ۔۔۔۔کوئی تو تعلق ہے تیرا اس کے ساتھ "اب کی بار وہ دھاڑا۔ "

یہ لڑکی اسے کوئی عام لڑکی معلوم نہیں ہوئی۔

سریندر کی تو صورت دیکھ کر لوگ خوفزدہ ہو جاتے تھے اور یہ۔۔۔یہ اتنے آرام سے اسے دھوکہ دے رہی تھی۔

نہیں اپنے باپ کو میں اچھی طرح جانتی ہوں اور نام سے بھی واقف ہوں۔ان کا نام ایبک نہیں۔۔۔کہیں تمہارا باپ تو نہیں جس کے لئے" اتنا بے چین نظر آ رہے ہو" فرال کے جواب نے سریندر کو گویا آگ لگا دی۔

اتنا نڈر انداز۔۔۔وہ غصے سے اپنی کرسی سے اٹھ کر اسے ٹھوکر مارتا فرال کی جانب بڑھا۔

اسکا چہرہ اپنی سخت گرفت میں لیا۔

تو اسی کی کوئی بندی ہے۔۔۔اتنا نڈر انداز کسی عام لڑکی کا نہیں ہو سکتا۔۔۔یہ پاکستانی۔۔۔(گالی) یہ سمجھتے ہیں ایسے نڈر لوگوں سے ہمیں شکست" دیں گے ان کی بھول ہے۔تجھے اور تیرے اس ایبک کو تو میں زندہ زمین میں گاڑھوں گا۔اور پھر تجھ سے پوچھوں گا کون سا ایبک؟ تجھے میں شام تک کا ٹائم دیتا ہوں۔تو اچھی طرح اپنے ذہن پر زور دے اور مجھے بتا کہ تیرا اس (گالی) سے کیا تعلق ہے نہیں تو میرے کتے بہت دنوں سے بھوکے ہیں۔انہیں تم دونوں کے گوشت کے لئے میں نے بھوکا رکھا ہے۔ایک ایک بوٹی سیکنڈوں میں نوچ ڈالیں گے۔اب تو سوچ لے تو نے سچ بولنا ہے یا جھوٹ بول کر میرے کتوں کی خوراک بننا ہے "غصے سے اسکے چہرے کو جھٹکا دے کر چھوڑا۔

فرال کو لگا اسکا چہرہ کسی آہنی گرفت نے تھام رکھا تھا۔

چہرے میں شدید درد کی لہریں اٹھ رہی تھیں۔

مگر جو بکواس وہ کر چکا تھا اسکے آگے یہ تکلیف کچھ بھی نہیں تھی۔

یا مین کو گالی اسکے ملک کو گالی دی تھی اس نے۔اور فرال کے لئیے یہ بات کسی بھی طرح برداشت کرنا نہایت تکلیف کا باعث بن رہی تھی۔

مگر اس وقت اسے جوش سے نہیں ہوش سے کام لینا تھا۔

ایک خونخوار نظر اس پر ڈال کر فرال نے منہ ایک جانب کر کے نفرت سے تھوکا۔

اور اس نفرت میں کیا کچھ تھا وہ سریندر برداشت نہ کر سکا۔۔ایک زوردار تھپڑ فرال کے منہ پر مارا۔

فرال نے اتنا غیر متوقع تھپڑ کھا کر بھی اپنے قدموں کو مضبوطی سے زمین پر جمائے رکھا۔

فرال کی آنکھوں میں ابھی بھی کوئی خوف نہیں تھا۔ دل میں درود شریف کا ورد تیز تر ہو چکا تھا۔

سریندر غصے سے پاگل ہوا تھا۔

غصے سے اسکے بال مٹھی میں جکڑے۔

تو اتنی نڈر کیسے ہے۔۔۔ تیرا سب غرور خاک میں ملا دوں گا" سریندر کی آنکھیں غصے سے ابل رہی تھیں۔ "

میں پاکستان کی بیٹی ہوں۔ میں تم جیسوں سے خوف نہیں کھاتی میری رگوں میں اس دھرتی کا لہو ہے جس کی مٹی کے لئے تم جیسے درندوں" نے انکی عزتیں روند ڈالیں۔۔ انہیں لہولہان کر دیا مگر تم جیسے درندوں کی کوئی حکمت عملی اس پاک دھرتی کو بننے سے روک نہ پائی۔

میں اسی پاک دھرتی کی بیٹی ہوں جس کی عافیہ آج بھی تم جیسے سفاکوں کے درمیان ہے مگر وہ اپنے مذہب اور اپنی شناخت پر ڈٹی ہوئی ہے۔ تم جیسے درندے ہمارے لیئے کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔۔۔

جتنی سفاکی دکھانی ہے دکھالو۔۔ میری چمڑی بھی ادھیڑ دو گے تو بھی میرا جواب یہی ہو گا کہ میں کسی ایبک کو نہیں جانتی" اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے جس فخر سے وہ بولی۔۔۔

وہ فخر سریندر کے ہاتھوں میں لرزش پیدا کر گیا۔

لا الہ اللہ محمد الرسول اللہ۔۔۔۔۔ مجھے اب اپنے مرنے کا خوف نہیں۔۔ میرا اختتام ہوا بھی تو اللہ نے مجھے مرنے سے پہلے کلمہ نصیب کر دیا۔۔"

جو گولی میرے سینے میں اتارنی ہے اتار دو۔۔ خنجروں سے مارنا ہے تو بھی میں تیار ہوں۔۔۔" اس کا ایک ایک لفظ سریندر کے ہوش اڑا رہا تھا اسے بوکھلا رہا تھا۔

اسی اثناء میں کوارٹر کا دروازہ بجا۔

سریندر کی نظر فرال کے مسکراتے بے خوف چہرے سے ہٹ نہیں پا رہی تھی۔

اسے کس چیز نے اتنا بے خوف کر دیا تھا وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

سریندر کو اپنی گھگھی بندھنے کی بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

اس نے کبھی کسی دشمن عورت کو مارنے میں لمحوں کی دیر نہیں لگائی تھی۔

عورتوں کے ساتھ ایسی ایسی بدسلوکی وہ کر چکا تھا مگر پہلی بار کسی مسلمان عورت کو پکڑا تھا۔

اور وہ حیران تھا کہ عورت کا کوئی روپ اتنا نڈر بھی ہو سکتا ہے۔

فرال کے بال چھوڑ کر وہ دروازے کی جانب بڑھا۔

سر جی کپور صاحب ہیں بہت ضروری بات کرنی ہے آپ سے "اسکا ماتحت دروازے پر کھڑا کسی فون کی اطلاع دے رہا تھا۔ "

"چلو میں آرہا ہوں"

اسے بھیج کر وہ پھر فرال کی جانب پلٹا جو دائیں جانب چہرہ موڑے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔

میں تمہیں شام تک کا وقت دے رہا ہوں۔ یہ جو تم باتیں کر رہی ہو۔۔ میرے تشدد کے آگے کھڑی نہیں رہ پاؤ گی "سریندر نے اسے پھر دھمکانا چاہا۔

اب کی بار فرال نے ایک خاموش مگر چبھتی ہوں نظر اس پر ڈال کر ہٹالی۔

سریندر غصے سے مٹھیاں بھینچ کر باہر نکل گیا۔

اسکے جاتے ہی فرال نے اپنے حواس بحال کر کے اب کی بار تیزی سے رسی کاٹنی شروع کی۔ پندرہ سے بیس منٹ کی مشقت کے بعد رسی کٹ گئی۔

فرال نے ہاتھوں کو آگے کر کے آہستہ سے کلائیوں کو رسی سے آزاد کیا۔ اٹھ کر کوارٹر میں موجود کھڑکی سے باہر جھانکا۔ دور دور تک خاموشی تھی۔ بے شمار درخت لگے ہوئے تھے۔

آہستہ سے بڑھ کر دروازے کی جانب گئی۔ ہولے سے اسے دھکیلا تو وہ مقفل ہی ملا۔

واپس کرسی پر بیٹھ کر نئے سرے سے ایک ایک چیز کا جائزہ لینے لگی۔

کاٹھ کباڑ میں کچھ اوزار نظر آئے۔ یکدم اسکی آنکھیں چمکیں۔

اوزاروں کو ہولے سے اٹھا کر کھڑکی کے قریب آکر کھڑکی کی مضبوطی چیک کی۔

مگر وہ کافی خستہ حال دکھائی دی۔

پلاس اور ایک ٹیڑھے دہانے والا اوزار تھام کر آہستہ آہستہ کھڑکی کی جالی کو اسکے چوکھٹے سے ہٹانا شروع کیا۔

بالکل ویسے ہی جیسے یامین نے ایک بار اسے اسی کے باتھ روم کی کھڑکی کی جالی ہٹانے کا طریقہ بتایا تھا۔

یہ سب کرتے یامین شدت سے یاد آیا۔

ناچاہتے ہوئے دو آنسو پلکوں کی باڑھ توڑ کر باہر آہی گئے۔ سر کو جھٹک کر ذہن کو اپنے کام پر مرکوز کیا۔

آدھے گھنٹے کی مسلسل کوشش کے بعد فرال اس کھڑکی کی جالی کو ہٹانے میں کامیاب ہوگئی۔

آہستہ سے اس جعلی کو پکڑ کر نیچے رکھا۔

ٹیڑھے داہنے والا اوزار اور ایک اور تیز دھار آلہ ہاتھ میں پکڑ کر وہ کوئی بھی آواز پیدا کیئے بغیر اس کوارٹر سے باہر آئی۔ کوارٹر کی دیوار کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے وہ تیزی سے آگے بڑھی۔ بائیں جانب سے دو بندوں کی باتیں کرنے کی آواز آئی۔

وہ دونوں یقیناً اسکی پہرہ داری کے لئے وہاں کھڑے کیئے گ ئے تھے۔

فرال آہستہ آہستہ چلتی ہوئی انکے پیچھے آئی۔ سرسراہٹ پر جیسے ہی انہوں نے مڑ کر دیکھا فرال نے دونوں ہاتھوں میں تھامے ہوئے اوزاروں کے پے درپے وار کیئے۔

وہ دونوں اس غیر متوقع حملے کے لئے تیار نہ تھے۔ گن نکالنے کی موقع بھی نہ مل سکا اور وہ دونوں وہیں پر ڈھیر ہو گ ئے۔

یامین اریبتا کو بتا چکا تھا کہ وہ اسکے یامین کے پیچھے پڑنے والے مقصد کو اچھی طرح جان چکا ہے۔

تمہارا باس سریندر ہے جس نے تمہیں میرے پیچھے اسی لیئے لگایا کہ وہ میرے ذریعے سے ایبک تک پہنچ جائے" یامین کی بات سن کر اریبتا" کا ایک رنگ آرہا تھا اور ایک رنگ جا رہا تھا۔

نن۔۔۔ نہیں ایسی کوئی بات نہیں "اس نے یامین کو جھٹلانا چاہا مگر اسکی زبان لڑکھڑا گئ۔ "

اگر میری کزن کو کچھ ہوا تو میں سریندر کو نہیں چھوڑوں گا۔ اس کا ایبک کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ تمہیں ایبک چاہیئے تھا میں اسے" تمہارے پاس لانے کا کوئی سبب نکالوں گا۔ مگر یاد رکھنا اگر میری کزن کو تمہاری وجہ سے کچھ ہوا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا" وہ ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولا۔

کک۔۔۔ کیا واقعی تم ایبک کو جانتے ہو" وہ خوشی سے بے حال ہوئی۔ "

ہاں۔۔۔ میں جانتا ہوں۔ تم ایک بار پھر سریندر کو فون کر کے اس سے ٹائم لو۔ "اس نے اریبتا کو یقین دلایا۔ "

میں آدھے گھنٹے میں ایبک کو یہاں بھیجتا ہوں" یامین تیزی سے باہر نکلا دروازہ مقفل کر کے چلا گیا۔ "

آدھے گھنٹے بعد ماحد ایبک کو لیئے اسکے فلیٹ میں کھڑا تھا۔

لمبے بال، بڑی سی گھنی داڑھی اور پرانے سے کپڑوں میں ملبوس گرین آنکھوں والے ایبک کو دیکھ کر پہلے تو اریبتا خوفزدہ ہوئی۔

میں یامین کا دوست ہوں۔ اور ایبک کو لایا ہوں۔ یامین کسی کام میں مصروف تھا وہ آ نہیں سکا۔ اسی لیئے اس نے مجھے یہاں بھیجا ہے اور" میں تمہارے ساتھ اسے لے کر سریندر تک جاؤں گا۔ "ماحد نے ایبک کے دونوں ہاتھ پیچھے باندھ رکھے تھے۔

"تم سریندر سے بات کرو کے یامین کا ایک بندہ بھی تمہارے ساتھ ہو گا۔"ماحد نے بے تاثر چہرے سے کہا۔

"میں بات کرتی ہوں۔"اریپتا نے سریندر کو فون کیا۔

"دیکھو اریپتا مجھے یہ معاملہ اتنا آسان نہیں لگ رہا۔تم اکیلی ایبک کو لے کر نہیں آسکتیں کیا۔گاڑی میں بھیج دوں گا۔اور پھر میرا بندہ ہو گا اور اس لڑکی کو ہم باحفاظت بارڈر پر پہنچا دیں گے۔وہ میری ذمہ داری ہے۔ہمیں صرف ایبک چاہیئے وہ مل جائے تو اس لڑکی کا ہم نے اچار ڈالنا ہے کیا۔۔"سریندر ماحد کا سن کر سخت جھنجھلایا۔

"وہ بہت خطرناک انسان لگ رہا ہے۔میں اکیلی اسے لے کر نہیں آسکتی۔اور پھر آپ نے خود ہی تو بتایا تھا کہ ایبک کو قابو کرنا کوئی آسان کام نہیں۔تو پھر میں تو ایک لڑکی ہوں۔جو اتنے مردوں کو کچھ نہیں سمجھتا۔میں تو پھر اسکے دو تھپڑوں کی بات ہوں۔آپ جب دیکھیں گے اسے تو خود خوف کھا جائیں گے۔اتنا عجیب انسان لگتا ہے"اریپتا نے خوف سے کانپ کر کہا۔

"تم جیسی چیونٹی کو بس بلوں میں ہونا چاہیئے۔ایک وہ ہے جسے میں نے پکڑ رکھا ہے۔کیا جی دار لڑکی ہے"سریندر اریپتا کے خوفزدہ ہونے پر سخت برہم ہوا۔

"ان کے پاس کیا ثبوت ہے کہ جو بندہ وہ بھیج رہے ہیں وہی ایبک ہے۔"سریندر نے ایک اور نقطہ اعتراض اٹھایا۔

اریپتا بھی چند لمحوں کے لیئے خاموش ہوئی۔یہ بات تو ٹھیک تھی۔وہ کسی بھی بندے کو ایبک بنا دیتے سریندر کے پاس کیا ثبوت ہوتا کہ وہی ایبک ہے۔

"پہلے پوری طرح کنفرم کرو کہ وہی ایبک ہے۔پھر ہی میں اسے یہاں کی سرحد پار کرنے دوں گا"سریندر نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔میں کنفرم کرتی ہوں"اریپتا نے کچھ سوچ کر فون بند کر دیا۔

فون سنتے سنتے وہ دوسرے کمرے میں جا چکی تھی۔

"تم لوگوں کے پاس کیا ثبوت ہے کہ یہی ایبک ہے"فون ہاتھ میں لہراتے وہ اک ادا سے بولی۔

مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی بات پر ایبک یوں بھڑک جائے گا۔

ماحد کی گرفت سے ہاتھ چھڑاتے بپھرے شیر کی طرح وہ اریپتا کے قریب آیا۔

"اپنے چھنچھندر کو بتا دے۔۔۔ایبک گمنام دنیا سے لڑ جانے والا ہے۔مگر جہاں بات اسکے ملک کے بندوں پر آجائے تب وہ اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی اپنی شناخت کی۔"گرین آنکھیں اریپتا کو ایسے دیکھ رہی تھیں جیسے اس کا خون چوس لیں گی۔اریپتا خوف کے مارے اپنی جگہ منجمد تھی۔پھٹی پھٹی آنکھوں سے ایبک کو دیکھ رہی تھی۔

PakDigestNovel
Blogspot.Com

ماحد نے ایبک کا آئی ڈی کارڈ نکال کر دکھایا۔

اب یقین ہے یا پھر نادرا آفس لے چلوں" ماحد نے بے زار لہجے میں کہا۔ "

ٹھ۔۔۔ ٹھیک ہے۔۔ ٹھیک ہے۔" وہ اب بھی خوفزدہ تھی۔ ماحد نے ایبک کا بازو کھینچ کر اسے پیچھے کیا۔ "

اگر اسکے ہاتھ کھلے ہوتے" اپیتا نے خوف سے جھرجھری لی۔ "

پھر سے سریندر کو فون کیا۔

وہ ہی ایبک ہے میں نے اس کا آئی ڈی کارڈ دیکھا ہے۔" اپیتا کی آواز میں اب بھی لڑکھڑاہٹ تھی۔ "

ٹھیک ہے اسکے آئی ڈی کارڈ کی تصویر لے کر ابھی مجھے واٹس ایپ کرو" سریندر کے کہنے پر اس نے ویسے ہی کیا۔ "

آدھے گھنٹے بعد سریندر نے انہیں آنے کا عندیہ دے دیا۔

میں گاڑی بھیجوں گا۔ میرا بندہ پہلے ان کی پوری طرح تلاشی لے گا پر وہ بیٹھیں گے" سریندر نے ہدایات جاری کیں۔ "

ٹھیک ہے" اپیتا نے فون بند کر دیا۔ "

سریندر کا بندہ آئے گا وہی ہمیں لے کر جائے گا۔ اور پہلے تم لوگوں کی تلاشی ہو گی۔" اس نے سریندر کا پیغام ان تک پہنچایا۔ "

ایبک کے چہرے پر بڑی شرارتی مسکراہٹ ابھری۔ جو پھر قہقہے میں تبدیل ہوئی۔

چوہا کہیں کا" اپیتا پریشان نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی ایسے جیسے وہ اس کا دماغی توازن ٹھیک نہ ہو"

فرال نے ان دونوں کو باری باری ٹانگوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر اسی کوارٹر میں بند کر دیا۔ ان دونوں کی گنز اٹھا کر قابو کیں۔ فرال تیزی سے درختوں کے جھنڈ کی جانب بڑھ رہی تھی۔

شام دھیرے دھیرے گہری ہو رہی تھی۔

درختوں میں ایک ایسی جگہ پر وہ پہنچ چکی تھی جہاں وہ بآسانی چھپ گئی تھی۔

مگر ارد گرد کچھ بھی دیکھنے سے قاصر تھی۔ کچھ سوچ کر اب کی بار وہ درختوں کے اوپر چڑھنے لگی۔

ایک درخت کے سب سے اوپرے حصے کی جانب شاخوں پر بیٹھ کر سانس بحال کرنے لگی۔

اب وہ ایسی جگہ بیٹھی تھی جہاں وہ چاروں جانب آسانی سے دیکھ سکتی تھی مگر اسے کوئی بھی دیکھنے سے قاصر تھا۔

ابھی اسے وہاں بیٹھے زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایک جانب سے ایک جیپ آتی دکھائی دی۔ رہائشی حصے کی جانب بھی اسکی نظر تھی۔

وہ جیپ اس کوارٹر کے کچھ دور جا کر رکی جہاں انہوں نے فرال کو بند کیا تھا۔

جیسے ہی جیپ سے لوگ اترے۔۔اریبتا اور ماحد کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔

ان دونوں کے ساتھ لمبے بکھرے بالوں والا عجیب سی شکل وہ صورت کا ایک شخص تھا۔

فرال اس شخص کو نہیں جانتی تھی۔ مگر وہ حیران تھی کہ ماحد نے اس شخص کو بازو سے کیوں تھام رکھا تھا جبکہ اس کے ہاتھ بھی بندھے ہوئے تھے۔

جیسے ہی وہ تیوں آکر کھڑے ہوئے۔ سریندر رہائشی حصے کی جانب سے کچھ آدمیوں کے ہمراہ ان کی جانب بڑھ رہا تھا۔

ویل ڈن "تالی بجاتا وہ اریبتا کی جانب داخل ہوا۔ "

تھینک یو" وہ ایک ادا سے جھک کر کورنش بجالائی۔ "

فرال کو اتنی دور سے ان کے درمیان ہونے والی گفتگو سنائی نہیں دے رہی تھی۔

میں تمہارا بندہ لے آیا ہوں۔ جس لڑکی کو تم نے پکڑا تھا اسے میرے حوالے کر دو" ماحد نے دوٹوک بات کی۔ "

کر دیتے ہیں اتنی جلدی کیا ہے۔۔ابھی ہم اس سے تو اپنے بدلے نکال لیں" وہ ایک ہاتھ سے ماحد کو خاموش کرواتا ایبک کی جانب بڑھا۔ "

تو تو ہے ایبک۔۔۔۔"اب اس کا رخ مکمل طور پر ایبک کی جانب تھا۔ "

ہاں میں ہوں ایبک۔۔۔۔۔ تمہاری موت" ایبک کے جواب پر سریندر نے زوردار قہقہہ لگایا۔ "

یوں ان شکنجوں میں قید ہو کر بھی تیرا غرور نہیں ٹوٹا" سریندر نے شعلہ بار نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔ "

"میرا یہ غرور کبھی نہیں ٹوٹے گا۔۔۔۔یہ غرور مجھے میرے وطن نے دیا ہے"

ہاہاہا۔۔وہی وطن جس کی سرحد پار کر کے تو یہاں میرے قبضے میں آ بھی گیا۔۔اب تیرا وطن کہاں گیا۔۔ہاں۔۔بول" سریندر نے شانے اچکاتے ہوئے کہا۔

وہاں تیری چتا کو آگ لگوانے کی تیاریاں ہو رہی ہیں" سریندر نے اسکے جواب پر بپھر کر اسے مکا مارا۔ "

اتنا بھاری مکا کھانے کے بعد بھی ایبک کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ تھی۔

تم تھک جاؤ گے ہانپ جاؤ گے۔۔" ایبک مسلسل اسے چڑا رہا تھا۔ "

میں کہتا ہوں بکواس بند کرو۔۔" وہ غصے سے دھاڑا۔ "

ابھی تو ملاقات ہوئی ہے۔۔ابھی تو اس بکواس کا آغاز ہوا ہے ابھی سے گھبرا گئے" ایبک نے پھر سے جتاتی نظریں اسکے چہرے پر ڈالیں۔ "

اسے اندر لے کر جاؤ اور اسکے جسم سے کپڑے اتار کر اسکے جسم کے ہر حصے کو جلا دو" ایبک نے اپنے ماتحتوں کو حکم دیا۔ "

فرال کو نجانے کیوں اس شخص کی چال میں یامین کا شک ہوا۔

یکدم جھماکا ہوا۔۔۔ایبک۔۔۔

اس سے پہلے کے سریندر کے بندے یامین کو لے کر اندر کی جانب بڑھتے۔

فرال نے جو گنز سریندر کے بندوں کو مار ڈالنے کے بعد اپنے پاس رکھیں تھیں۔ان میں سے ایک لے کر اسکے بندوں کا نشانہ باندھا۔

یامین کی جانب بڑھتے ہوئے ہاتھ پر سب سے پہلے فرال نے فائر کیا اور اس بندے کے سینے کا نشانہ لے کر گولی چلائی۔

اور ایک نہیں یک بیک تین گولیوں نے سریندر کے تین بندوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔

سب چونکے۔۔ سریندر چیخنے لگا۔

"کون ہے یہ کون ہے یہ درختوں کی جانب"

کمینی عورت تو انکے ساتھ ملی ہوئی ہے" سریندر نے اپیتا کو بالوں سے پکڑ کر کھینچا۔ "

ماحد اتنی دیر میں یامین کے ہاتھ کھول چکا تھا۔

یکدم فضا میں ہیلی کاپٹر کی آوازیں گونجیں۔تڑتڑ گولیاں چلنی شروع ہوئیں۔

فرال درخت سے نیچے اتر کر ان لوگوں کی جانب بھاگی۔

ماحد نے گرنے والوں میں سے ایک کی گن لے کر سریندر کے بندوں پر فائرنگ شروع کی جو رہائشی حصے سے باہر آنا شروع ہو چکے تھے۔

سب ہتھیاروں سے لیس تھے۔ مگر اوپر سے برسنے والی گولیوں نے انہیں سنبھلنے کا موقع نہیں دیا۔

ایبک نے ایک جانب سے بھاگتی ہوئی فرال کو دیکھا۔

وہ تیزی سے اسکی جانب بڑھی۔

قریب ٹھہر کر غور سے یامین کو دیکھا۔

وہ تو کوئی اور ہی تھا۔۔

یامین" وہ زیر لب بولی۔ "

بھاگو یہاں سے" یامین نے بمشکل نظر ہٹا کر اسے ایک جانب بھاگنے کا اشارہ کیا۔ "

ہیلی کاپٹر سے اب کی بار بمباری شروع ہو چکی تھی۔

لمحوں میں وہاں کھنڈر بن چکا تھا۔

یامین نے سریندر کو بھاگنے کا کوئی بھی موقع نہیں دیا تھا۔

وہ اسے زندہ سلامت وہاں سے لے جا کر سزا دلوانا چاہتا تھا۔اور اپنی اسی کوشش میں وہ کامیاب رہا تھا۔

جس لمحے وہ ایبک کے روپ میں اپیتا کے پاس آیا۔اتنی ہی دیر میں اس نے اپنے باس سے بات کر کے اس علاقے میں ہیلی کاپٹر لے جانے کی اجازت مانگی۔

وہ جان گیا تھا کہ اسکی تلاشی ہو گی اور وہ اپنے ساتھ کوئی ہتھیار نہیں لے جا سکتا۔

نہیتے وہ اسکے بندوں سے زیادہ دیر نہیں لڑ سکتا تھا۔

اور زمینی راستوں سے وہ کسی کو اپنے ہمراہ لے جا نہیں سکتا تھا۔

لہذا اس نے فضائی مدد کا کہا۔

مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ زمینی مدد اللہ نے اسکے لئے پہلے سے تیار کر رکھی تھی۔فرال کی صورت۔

رات کے سائے گہرے ہونے سے پہلے وہ سب اپنے وطن میں کھڑے تھے۔

رات کے دو بج رہے تھے فرال سکون سے سو رہی تھی۔اسکے اغوا ہونے کے بعد یہ سب جو اس پر گزرا تھا وہ سب یامین چھپا گیا تھا۔بس سب یہ جانتے تھے کہ ماحد اور یامین نے اسے بازیاب کروایا ہے کہاں سے اور کیسے؟اس سب کے لئے انہوں نے فرال کو کسی کو بھی سختی سے بتانے سے منع کیا تھا۔

فرال خود بھی اس حد تک خطرناک صورتحال گھر والوں کو نہیں بتا سکتی تھی اور نہ ہی ان دونوں کے آئی ایس آئی میں ہونے کو۔

صائقہ نے اس سب معاملے کے بعد چند دن اسے اپنے پاس روک لیا تھا۔

چار دن ہو چکے تھے یامین کی فرال سے کوئی ملاقات نہیں ہوئی تھی۔

مگر رات کے اس پہر وہ خود کو اسکے پاس آنے سے روک نہیں پایا۔

اسکے باتھ روم کی کھڑکی کی جالی اتار کر رات کے دو بجے وہ اسکے کمرے میں موجود تھا۔

یوں چھپ چھپ کر ملنے کا بھی اپنا ہی مزہ تھا۔

اسی لئے سیدھے طریقے سے اسکے کمرے میں آنے کی بجائے وہ رات کے اس پہر آیا تھا۔

فرال کے قریب بیڈ کے ساتھ دو زانو بیٹھ کر اسکے خوابیدہ وجود کو گہری نظروں سے دیکھا۔

پھر جھک کر پیار کی نشانی اسکے ماتھے پر چھوڑی۔

فرال کسمسائی۔ ذرا سی آنکھیں کھول کر جوں ہی سامنے دیکھا۔ چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔

اس چیخ کا گلہ یامین نے تیزی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر گھونٹا۔

کیا کر رہی ہو؟" یامین نے گھر کا۔ "

آپ کہاں سے آگئے۔۔ اس وقت" فرال نے اڑے ہوئے حواسوں کو بحال کرتے ہوئے کہا۔ "

اپنے پرانے راستے سے" اسکے قریب بیڈ پر بیٹھتے ہوئے یامین نے مزے سے کہا۔ "

کیوں آئے ہیں۔۔ جب آپ کو مجھ پر کوئی اعتبار نہیں" فرال کو یکدم اپنی ناراضگی یاد آئی۔ "

اعتبار آپ کو نہیں یا مجھے نہیں۔۔۔ شادی کی پہلی رات اتنی بے اعتباری دکھائی۔۔۔ فرال میں نے آپ کو بتا ہی دینا تھا مگر ایک طریقے" سے۔۔ مجھے افسوس اس بات کا تھا کہ ساری زندگی ساتھ رہتے ہوئے بھی مجھ پر یقین نہیں آیا۔

کسی لڑکی کی اتنی سی بکواس سن کر مجھے کچھ کہنے کا موقع دیئے بغیر مجھ پر دفعہ عائد کر دی۔" یامین لگتا تھا آج سب الجھے سرے سلجھانے آیا تھا۔

وہ بات ہی ایسی تھی کہ میں اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ پائی۔ میرا خیال تھا کہ اب ہم اتنے کلوز ہو چکے ہیں۔ کہ آپ کے اور میرے درمیان" کوئی رازراز نہیں۔

مگر میں غلط تھی" فرال نے بھی اپنے دل کی باتیں بتان شروع کیں۔

PakDigestNovel Blogspot.Com

پھر وہی بات۔۔۔ میں یہ نہیں کہتا کہ آپ میرے لئے پوزیسو نہ ہو۔ بلکہ مجھے اچھا لگتا ہے۔ لیکن فرال محبت گنجائش دیتی ہے خامیوں کو" سدھارنے کی۔ جہاں محبت گنجائش نہیں دیتی وہاں وہ صرف دھونس ہوتی ہے۔ اور دھونس ہمیشہ بے لچک ہوتی ہے۔ اسی لئیے رشتے ٹوٹتے ہیں۔ کیونکہ محبتیں کھوکھلی ہوتی ہیں۔ محبت میں لچک نہ ہو تو وہ صرف وقتی کشش ہوتی ہے۔

فرال میں نے آپ سے محبت میں ہمیشہ مارجن رکھا۔

ہاں مگر میں نے آپ کے جس تجسس کو بڑھاوا دیا اس سے بعد میں میں خود اریٹیٹ ہوا۔

مگر وہ بھی صرف اسی لئیے کہ میں آپ کا ری ایکشن دیکھ کر بے حد پریشان ہوا۔

مجھے امید نہیں تھی کہ آپ میری کچھ بھی سنے بنا مجھ سے اپنا رشتہ تک ختم کرنے کی بات کرو گی جو میری ہر سانس کے ساتھ چلتا ہے۔" فرال خاموش بیٹھی اسکی باتیں سن رہی تھی۔

شاید غلطی ہم دونوں سے ہوئی۔ آپ سے یہ غلطی ہوئی کہ آپ نے مجھ سے بے حد امیدیں باندھ لیں۔ اور مجھ سے غلطی۔ یہ ہوئی کہ میں"

اپنے جذبات پر قابو نہ پا سکی" فرال نے سچے اور صاف دل سے اپنی غلطی کا موازنہ کیا۔

میں نے اس دن بھی نقاب جان بوجھ کر نہیں گرایا تھا۔ بوکھلاہٹ میں گر گیا تھا" فرال نے ایک اور غلطی کی صفائی دی۔ "

مجھے امید ہے اب ہم دونوں اپنے رشتے کو اعتدال کے ساتھ نبھائیں گے" یامین نے اسکے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔"

ان شاءاللہ" فرال نے ہولے سے مسکرا کر کہا۔ "

اف شکر" یامین نے یکدم اسکے ہاتھ چھوڑے اور بیڈ پر دونوں ہاتھ پھیلا کر لیٹ گیا۔ "

اب آپ جس راستے سے آئے ہیں اسی سے واپس چلیں جائیں۔ اور کل سیدھے راستے سے مجھے لینے آنا" فرال نے اسے پھیلتے دیکھ کر جلدی" سے کہا۔

یار اب اتنی مشقت کر کے آیا ہوں۔ پلیز آج رات یہیں سونے دو۔۔ ویسے بھی اکیلے کمرے میں مجھے اب نیند نہیں آتی" یامین نے بے چاری" سی شکل بنائی۔

یہ اماں سے مجھے یہاں کچھ دن رکھنے کی حامی بھرنے سے پہلے سوچنا چاہئیے تھا۔" فرال نے اس پھر چڑایا۔ "

میں احد کو فون کر کے بتا دیتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کے کمرے میں ہوں۔ صبح سب کو سنبھال لینا" یامین نے موبائل جیب سے نکالا۔ "

فرال نے تیزی سے اسکے ہاتھ سے اچک لیا۔

جی نہیں آپ ایسا کچھ نہیں کر رہے۔۔ کیا سوچے گا وہ" فرال نے اسے گھورا۔ "

نہیں سوچتا وہ۔۔ اسے پتہ ہے میں آپ کے لئیے کتنا اتاولا رہتا ہوں" یامین نے زیر لب مسکراتے ہوئے اس سے موبائل لینا چاہا۔ "

ہاں اللہ۔۔۔ آپ میرے متعلق فیلنگز میرے بھائی کو بتاتے ہیں" فرال کا منہ کھل گیا۔ "

نہیں تو کیا چچا کو بتایا کروں۔۔۔" یامین نے برا سا منہ بنایا۔ "

آپ کو شرم نہیں آتی وہ میرا بھائی ہے" فرال نے اسے شرم دلانا چاہی۔ "

وہ آپ کے اور میرے رشتے سے پہلے میرا دوست تھا" یامین نے اسے یاد کروایا۔"

ویسے بھی آپ کون سا میری گرل فرینڈ ہو جو اسے ٹینشن ہوتی" یامین نے مزے سے کہا۔ "

گرل فرینڈ کیوں ہونے لگی میں آپکی۔۔ بیوی ہوں بس" فرال نے سوچے سمجھے بغیر کہا۔ "

لوگوں کی گرل فرینڈز اس سے کہیں زیادہ آگے تک تعلقات بنا چکی ہوتی ہیں جتنا آپ نے میری بیوی ہو کر ابھی تک مجھ سے نہیں بنائے"""

فرال جان گئی اُس کا اشارہ کس جانب ہے

PakiJeetsNovel Blogspot.Com

ایک تو آپکی فضول باتیں۔۔اچھی بھلی سو رہی تھی۔۔آکر نیند خراب کر دی "اسکی کچھ بولتی گہری آنکھوں سے نظریں چرا کر تکیہ ٹھیک کرنے لگی۔

فرال۔۔"یامین کا پکارنے کا انداز اسکی دھڑکنیں تیز کر گیا۔ "

آئم سوری فور ایوری تھنگ۔۔۔شاید آپ کو اس حد تک لے جانے میں میرا بہت زیادہ قصور تھا۔آپکے شوق کو ہوا دے کر پھر اسے دبانے کی غلطی کی "یامین اب تک انہیں باتون کے زیر اثر تھا۔

چھوڑدیں یامین۔۔بس انسان کی زندگی میں بہت سے واقعات اسے سبق سکھانے کے لئے ہوتے ہیں۔اور شاید یہ سب تکلیفیں اسی لئے آئیں کہ کچھ سبق میں سیکھوں کچھ آپ۔

اور پھر انسان تو ہے ہی خطا کا پتلا۔۔ہر نئی خطا اسے ایک نئے تجربے سے دوچار کرتی ہے۔بس یہ سب بھی زندگی کا ایک تجربہ تھا "اور واقعی کئی دفع بات کچھ بھی نہیں ہوتی مگر اس کچھ نہیں نے بھی ہمارے لئیے کچھ سبق کہیں رکھا ہوتا ہے۔

فرال اور یامین کی غلط فہمیوں نے بھی انہیں سبق سکھایا۔

ایک کو اعتبار کرنے کا اور ایک کو اعتبار میں توازن قائم کرنے کا۔

PakDigestNovels.Com
Blogspot.Com

ختم شد